قواطع البشر

عن انواع الشر

طبع في المطبع مفيد عام الكائن
في بلدة اگره في سنة ۱۳[illegible]
الهجرية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی حمی حومۃ الکبائر بقوامع النصوص الزواجر ونوامیس عن لہ القواصم القو
عن ان یلموا بذلک الحمی اذا لم یخشوا من غضب الالہ ولم یسیروا الی سوابغ رحمتہ ورزقہ
والصلوۃ والسلام علی سید رسلہ وخاتم انبیائہ ومصطفاہ وعلی آلہ وصحبہ وکل من
نحا منحاہ **اما بعد** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دن ہم پاس رسول خدا صلعم کے
بیٹھے تھے کہ اتنے مین ایک آدمی آیا جسکے کپڑے بہت سفید اور بال بہت سیاہ تھے اوسپر کوئی اثر سفر کا نظر نہیں
آتا تھا اور نہ ہم مین کوئی اوسکو پہچانتا تھا وہ حضرت کے پاس زانو سے زانو ملاکر بیٹھا اور اپنے ہاتھ گھٹنون
پر رکھکر کہا ای محمد صلعم خبر دو مجھکو اسلام سے یعنی اسلام کیا چیز ہے فرمایا اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو
اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد رسول ہین اللہ کے اور پڑھا کر تو نماز اور دیا کر تو زکوۃ
اور روزہ رکھہ تو رمضان کا اور حج کر گھر کا اگر وہان تک تو راہ پا سکے اوسنے کہا تو نے سچ کہا ہم نے تعجب کیا
کہ یہ شخص پوچھتا ہے اور پھر تصدیق کرتا ہے کہا خبر دو مجھکو ایمان سے یعنے وہ کیا چیز ہے فرمایا ایمان
یہ ہے کہ یقین لاوے تو اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون اور رسولون اور دن آخرت پر اور تقدیر کے

خیروشر کہا تمنے سچ کہا خبر دو مجکو احسان سے یعنی وہ کیا شئے ہے فرمایا احسان یہ ہے کہ عبادت کرے
تو اللہ کی گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسکو نہین دیکھتا ہے تو وہ تجھے دیکھتا ہے الحدیث مطولاً
مسلم اس حدیث کے آخر مین آیا ہے کہ حضرت نے کہا اے عمر تو جانتا ہے یہ سائل کون تھا مینے کہا
اللہ و رسول جانتے ہین فرمایا یہ جبرئیل ہین تمھارے پاس آئے تا کہ تمھین تمھارا دین سکھلا ئین انتہے
اس حدیث کو اہل حدیث حدیث جبرئیل علیہ السلام کہتے ہین یہ حدیث دلیل قاطع و برہان ساطع ہے
اس بات پر کہ ملت اسلامیہ عبارت ہے درستی سے ان تین چیزون کی انھین سے اگر ایک شئے بھی
فوت ہو جاویگی تو انسان مسلمان نہوگا پھر جب یہ تینون چیزین کسی شخص مین جمع ہون تو اوسپر
واسطے ابقاء اسلام کے بچنا اضداد سے ان چیزون کے بھی واجب ہے کیونکہ اگر وہ اضداد اسلام
و ایمان و احسان سے نہ بچیگا تو اصل ملت مین خلل و نقصان پیدا ہوگا اسلام کی ضد کفر
ہے توحید کی ضد شرک ہے ایمان کی ضد انکار رسالت و یوم آخر و انکار خیر و شر قدر وغیرہ ہے احسان
کی ضد ریا و سمعہ ہے اسلام عبارت ہے اعمال صالحہ سے ایمان عبارت ہے تصدیق قلبی و اقرار لسانی
سے احسان عبارت ہے اخلاص نیت و عمل صواب سے پھر گناہ اگر ان تینون چیزون کو بگاڑ دیتے
ہین ان تینون چیزونکی رونق اور حسن عاقبت جب ہی ہوتی ہے کہ بعد قبول و التزام ان ہر سہ شئے
کے گناہون سے بچتا رہے عبادت و مناجات سے لذت اوٹھانے جو شخص گناہون مین پھنسا
رہتا ہے اوسکو کچھ مزہ طاعت کا نہین ملتا ہے اگر ایمان صحیح رہا اور بعد عذاب و عقاب کے آگ سے
نجات پا کر بہشت مین بھی گیا تو بھی وہی بات رہی جو کسی شخص غیور تجربہ کار نے کہی ہے بہشتی کہ
باین سوائی دست بہم دہد بتر از دوزخ ست ؎

کسے کز لذت طاعت بود محروم مسن ضامن		کہ بگذارند در جنت و سلے با داغ حرمانش

اسلئے ہر مسلمان مومن محسن پر واجب ہے کہ جسطرح حسنات کو معلوم کرے اوسی طرح سیئات کا
بھی عالم ہو جائے کیونکہ جسطرح بدون معلوم کرنے حسنات کے درستی عبادت کی نہین کر سکتا ہے
جس سے جنت ملتی ہے اسیطرح بغیر دریافت کرنے سیئات کے معاصی سے بچ نہین سکتا جس

مستحق جہنم کا ہوتا ہے سو واسطے بیان کبائر باطنہ یعنی ذنوب قلوب کی قبل اسکے مین نے رسالہ
قوامع الانسان عن اتباع خطوات الشیطان لکہا ہے اوسمین گنتی اون کبائر کی ۷۶ کبیرہ تک
پہنچی ہے اب اس رسالہ مین کہ یہ گویا دوسرا حصہ کبائر ظاہرہ کا ہے بیان بقیہ کبائر صوریہ یعنی افعال
جوارح کا کیا جاتا ہے انکی گنتی چارسو ایک کبیرہ تک پہنچتی ہے یہ کبائر اگرچہ رتبہ مین کبائر باطنہ سے
کم ہین اسلئے کہ ان کبائر کے کرنیسے فسق و ظلم ثابت ہو جاتا ہے اور وہ کبائر حسنات کو کہا جاتے ہین
لکن یہ کبائر بہی فی نفسہ ایسے برے ہین کہ ذکر انکا ہمراہ شرک و کفر کے آیا ہے عبد اللہ بن عمر کہتے
ہین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کبائر یہ ہین اشراک باللہ عقوق والدین قتل نفس یمین غموس رواہ
البخاری روایت متفق علیہ مین انس سے عوض یمین غموس کے شہادت زور آئی ہے ابوہریرہ کا
لفظ یہ ہے تم بچو سبع موبقات سے کہا وہ کیا ہین فرمایا شرک باللہ سحر اکل ربا اکل مال یتیم تولی یوم زحف
کے قذف کرنا محصنات مومنات غافلات کو متفق علیہ یہ حدیثین دلیل ہین اسبات پر کہ خطران معاصی
کا بہی بہت بڑا ہے اسلئے کہ حضرت نے انکو ہمراہ اشراک باللہ کے ذکر کیا ہے پہر بعض کبائر ایسے
بہی ہین کہ وہ سرحد کفر تک پہنچا دیتے ہین اگرچہ مذہب اہل سنت کا یہ ہے کہ مرتکب کبیرہ کا فر نہین ہوتا
لکن کبیرہ کبیرہ مین فرق ہے کبہی بعض اعمال کفر کو بہی کبیرہ بولتے ہین سو ایسا کبیرہ اگر ایمان کو کہو دے تو
کیا دور ہے عیاذا باللہ اس جگہ مقصود ہمارا یہ ہے کہ ہم کبائر ظاہرہ کو گن کر ترتیب وار ابواب فقہ
پر نہایت اختصار کے ساتھہ ذکر کرین جو بسط ہمنے رسالہ اولی مین وقت شمار کرنے کبائر باطنہ کے کی
او تنا طول اسمین نہ دین اسلئے کہ وہ تعداد مین کمتر تھے اور یہ گنتی مین بیشتر ہین کہان چہیاسٹھہ کبیرہ
اور کہان چارسو ایک کبائر یہی تفصیل انکی سو وہ کتاب زواجر پر محول ہے بہر حال واسطے اجتناب
کرنیکے معاصی سے یہ بہی غنیمت ہے کہ علم اجمالی کل سیات کا مع نام و نشان و مقام کے معلوم ہو
اس رسالہ کا نام قواطع البشر عن انواع الشر رکہا گیا ہے رسالہ اولی مین اختلاف اقوال کا بابت
کبیرہ و تعداد کبائر مذکور ہو چکا ہے اس جگہہ سوا اسامی اہل علم پہر کلام حد و تعداد مذکور پر اختصار
کیا جاتا ہے کیونکہ بغیر معلوم ہونے صفت و عدد کبائر کے حقیقت معاصی کی ظاہر نہین ہو سکتی ہے

ق صغیرہ وکبیرہ کا دریافت نہین ہوسکتا ہے اسلئے یہان مقدمہ مین تعریف وتحدید کبائر کی لکھی
گئی بعدہ ابواب خفقہ پر ضبط کبائر کا کیا گیا ہی خاتمہ کتاب کو فضائل ومتعلقات توبہ پر تمام کیا گیا ہے
ولله الحمد آج ۱۸ صفر روز دوشنبہ ۱۳۰۳ ہجری کو لکھنا اس رسالہ کا شروع کیا ہے رب یسر وتمم بالخیر
وما توفیقی الا بالله علیه توکلت والیه انیب

مقدمہ

ایک جماعت اہل علم نے
کہا ہے کہ گناہون مین کوئی سا گناہ بھی صغیرہ نہین ہے سارے معاصی کبیرہ ہین صغیرہ اسلئے کہتے
ہین کہ دوسرا گناہ اوس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے ابن فورک نے اپنی تفسیر مین اسی قول کو اختیار کیا ہے
اور آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنه کی تاویل خلاف ظاہر تنزیل کی ہے استاد ابو اسحق
اسفراینی اور قاضی ابو بکر باقلانی وامام الحرمین کا قول کتاب ارشاد مین وابن قشیری کا قول کتاب
مرشد مین اور اشاعرہ کا قول نزدیک ابن فورک کے یہی ہے کہ سارے معاصی کبائر ہوتے
ہین تقی الدین سبکی نے اسپر اتفاق شافعیہ کا نقل کیا ہے مگر جمہور علما کا یہ قول ہے کہ گناہ دو طرح کے
ہین ایک صغیرہ دوسرے کبیرہ جمہور کی دلیل یہ ہے کہ الله پاک نے فرمایا ہے وکرہ الیکم الکفر
والفسوق والعصیان اس آیت مین ذنوب وآثام وسیئات کے تین رتبہ بتلائے ہین بعض معاصی
کو فسق ٹھیرایا ہے نہ بعض کو یہ دلیل ہے تقسیم پر دوسری آیت مین کہا ہے الذین یجتنبون کبائر
الاثم والفواحش الا اللمم اس سے معلوم ہوا کہ لمم صغائر ہوتے ہین اسی طرح حدیث مین بھی
آیا ہے کہ کبائر سات ہین یا نو یا زیادہ اگر سارے گناہ کبائر ہوتے تو حاجت تخصیص بعض ذنوب کی
ساتھ کبیرہ ہونیکے کیا تھی غرضکہ جسکا مفسدہ بڑا ہے وہ کبیرہ ہے اور جسکا فساد کم ہے وہ صغیرہ ہے
یہ آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنه نکفر عنکم سیئاتکم دلیل صریح ہے اس بات پر کہ گناہ
دو طرح کے ہوتے ہین ایک کبائر دوسرے صغائر اسی لئے غزالی نے کہا ہے لا یلیق انکار الفرق
بین الکبائر والصغائر وقد عرفا من مدارك الشرع

فصل

حد کبیرہ مین اختلاف
ہے ایک قول یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہوتا ہے جسکے مرتکب پر بالخصوص کوئی وعید شدید بنص کتاب و
سنت آئی ہو یہ قول روضہ کا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ جس معصیت پر حد واجب ہے وہ کبیرہ ہوتی

یہ قول بغوی کا ہے رافعی نے کہا یہ حد اگلی حد سے اصح ہے اگرچہ میل علماء کا طرف ترجیح قول
اول کے ہے صاحب حاوی صغیر نے جزم کیا ہے رجحان قول اول کا اذرعی نے کہا ہے قول ثانی
کو راجح کہنا نہایت بعید ہے تیسرا قول یہ ہے کہ جس چیز کی تحریم پر اللہ نے قران مین نص کی ہے یا اسکے
جنس مین حد واجب آتی ہے یا وہ کام مخالف اجماع کے ہے وہ کبیرہ ہے چوتہا قول یہ ہے کہ
جس گناہ مین گناہ کرنے والا کچہہ بے پروائی کرتا ہے تو وہ کبیرہ ہے اس قول کو ابن قشیری نے مرشد
مین اور سبکی نے اختیار کیا ہے برماوی نے کہا ہے متاخرین نے اسکو ترجیح دی ہے بعض محققین
نے کہا ہے یہ قول جامع جملہ تعاریف ہے پانچوان قول یہ ہے جس گناہ سے حد واجب آوے یا وعید
وعید متوجہ ہو وہ کبیرہ ہے اسکو ماوردی نے حاوی مین ذکر کیا ہے چہٹا قول یہ ہے کہ جو چیز لعینہ حرام
او ر فی نفسہ منہی عنہ ہو وہ کبیرہ ہے یہ قول حلیمی کا ہے وہ کہتے ہین کوئی گناہ ایسا نہین ہے جسمین کوئی صغیرہ کبیرہ نہو بجز کفر کے کہ
وہ اکبر کبائر ہے وہان کوئی نوع صغیرہ کی نہین ہے ساتوان قول یہ ہے کہ کبیرہ وہ فعل ہے جسکو
قران مین حرام کہا ہے یعنی بلفظ تحریم اور وہ چار چیزین ہین جیسے لحم خوک مال یتیم وغیرہا لکن یہ
حصر ممنوع ہے آٹہوان قول یہ ہے کہ کبیرہ کی کوئی حد حاصر نہین ہے بلکہ اللہ نے اوسکو مخفی رکہا ہے
تاکہ لوگ ہر گناہ منہی عنہ سے بچتے رہین ایسا نہو کہ صغائر مین گہس پڑین واحدی کا قول یہی ہے
مگر یہ بات کچہہ ٹہیک نہین پڑتی کبیرہ کے لئے حد معلوم ہے نوان قول حسن و ابن جبیر و مجاہد و ضحاک
کا ہے کہ کل ذنب اوعد فاعلہ بالنار یعنی جس گناہ پر فاعل کے لئے وعدہ آگ کا ہے وہ کبیرہ
ہے دسوان قول ابن عبد السلام کا یہ ہے کہ مفسدہ گناہ کو مفاسد کبائر منصوصہ پر عرض کرے اگر
اونسے کم نکلے تو وہ صغیرہ ہے ورنہ کبیرہ ہے لکن اذرعی نے اسپر اعتراض کیا ہے گیارہوان قول
ابن الصلاح کا ہے جسکو جلال بلقینی سے نقل کیا ہے کہ جو گناہ اتنا بڑا ہو کہ اوسپر اطلاق کبیرہ کا ہو سکے
وہ کبیرہ ہے اوسکی کچہہ علامتین ہین جیسے ایجاب حد و وعید نار وصف فاعل بہ فسق ولعن ابن
عباس نے کہا ہے الکبائر کل ذنب ختمہ اللہ بنار او غضب او لعنۃ او عذاب رواہ
ابن جریر ابن حجر مکی زواجر مین کہتے ہین کہ مقصود ان ساری حدود سے فقط تقریب ہے ورنہ

ف تعداد کبائر مین نہین ہین وکیف یمکن ضبط ما لا طمع فی ضبطه ابن عباس اور ایک جماعت نے کہا ہے کبائر وہ ہین جنکا ذکر اول سورہ نساء مین آیا ہے تیس آیات ہین بدلیل خبر صحیحین اجتنبوا السبع الموبقات لکن اسمین کوئی دلیل حصر کبائر پر نہین ہے اگرچہ علیؓ وعطا وعبید اسی کے قائل ہین کسی نے کہا پندرہ ہین کسی نے کہا چودہ ہین کسی نے کہا چار ہین ابن مسعود نے کہا تین ہین دوسرا قول الکنایہ ہے کہ دس ہین ابن عباس نے کہا ستر ہین سعید بن جبیر نے کہا سات سو ہین یعنے باعتبار اصناف انواع کے دیلمی نے کہا ہے اپنی تالیف مین بڑی کوشش سے اونکو گنا تو چالیس سے زیادہ پایا شیخ الاسلام علائی نے اس باب مین ایک جزو لکہا ہے وہ افعال جنکو حدیث مین کبیرہ کہا ہے اونکو یکجا گنا ہے وہ سب پچیس ہین پہر کہا ھی مجموع ما فی الاحادیث منصوصًا علیہ انہ کبیرۃ لکن زواجر مین کچہ اور بہی منصوصات بڑہا کر تین کبیرہ گنے ہین اور جن حدیثون سے علائی نے استدلال کیا ہے اونکو ذکر کیا ہے ابو طالب مکی نے کہا ہے کبائر سترہ ہین اسکے بعد زواجر مین بیان تحذیر کا معاصی صغیر وکبیر سے بذکر احادیث کیا ہے پہر یہ کہا ہے کہ بڑا زاجر ذنوب سے خوف اللہ کا اور ڈر اوسکے انتقام وسطو کا اور حذر اوسکے عقاب وغضب وبطش سے ہے فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم وباللہ التوفیق

کتاب الطہارۃ

باب برتنون کا

فصل کہانا پینا ظروف زر وسیم مین گناہ کبیرہ ہے

حدیث ام سلمہ مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جو شخص کہاتا پیتا ہے برتنون مین سونے چاندی کے

وہ اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی بھرتا ہے رواہ مسلم و ابن ماجۃ طبرانی کا لفظ یہ ہے مگر یہ
کہ توبہ کر ڈالے نسائی کا لفظ انس سے یہ ہے کہ نہی کی ہے اکل و شرب سے ظروف زر و سیم مین اصل
نہی مین تحریم ہوتی ہے یہ تحریم مرد عورت دونون پر یکسان ہے صلاح الدین علائی نے اسکو کبیرہ
کہا ہے جلال بلقینی بھی اسیکے قائل ہین لکن اذرعی و جمہور کہتے ہین صغیرہ ہے قول اصل اولی
وارجح ہے زواجر مین کہا ہے کہ ذکر کھانے پینے کا اس حدیث مین مثال ہے ورنہ سارو وجوہ استعمال
کے ملحق ہین ساتھ اوسکے اور مراد برتن سے ہر وہ چیز ہے جسکو واسطے کسی استعمال کے بنایا
ہے اس صورت مین سلائی سرمہ کی اور سرمہ دانی اور خلال اور سلائی کان کے میل نکالنے کی
بھی اسی حکم مین داخل رہیگی انتہی پھر مسائل متفرقہ ذکر کئے ہین لکن اہل حدیث کا یہ مختار ہے
کہ استعمال زر و سیم کا اکل و شرب مین منع ہے نہ ہر شئے مین اسکی تفصیل روضہ ندیہ مین لکھی گئی ہے
اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین بھی مذکور ہے **ف** حیلہ استعمال ظروف نقدین کا یہ
بتایا ہے کہ اوسمین سے چیز کو دست چپ یا دوسرے ظرف مین لیکر پھر دست راست سے استعمال
مین لاوے کیونکہ اسکو عرف مین استعمال ظرف نقد نہین کہتے ہین سو یہ حیلہ اگرچہ حرمت مباشرت
استعمال ظرف سے مانع ہے لکن حرمت استعمال وضع مظروف سے ظرف مین اور حرمت اتخاذ ظرف
کے لئے کافی نہین ہے زواجر مین کہا ہے فتامل ذلک فانہ ہم وربما یتوہم من کلا
نفع ہذہ الحیلۃ فی الکل انتہی مین کہتا ہون کہ یہ حیلہ بالکل لغو ہے اسلئے کہ جب ایک
ہاتھ مین لیکر دوسرے ہاتھ پر اوسمین سے کوئی چیز رکھی تو استعمال ظرف کا ہو گیا مانا کہ خود اوسکے
اندر نہ کھایا نہ اوس سے کچھ پیا اس سے کیا ہوتا ہے اصح قول اس باب مین وہی قول اہل حدیث
کا ہے واللہ اعلم*

باب بھول جانا کسی حرف یا آیت قرآن کا گناہ کبیرہ ہے

حدیث انس مین مرفوعاً آیا ہے دکھلائے گئے مجکو گناہ میری امت کے سو نہین دیکھا مینے کوئی

گناہ بڑا اس سے کہ ایک آدمی کو کوئی سورت یا آیت قرآن کی دیگئی ہو پہر وہ اوسکو بہول جائے رواہ الترمذی والنسائی لکن ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے نووی نے اُس کے اسناد کو ضعیف بتایا ہے مراد ضعف سے انقطاع ہے نہ ضعف راوی اور مُطلب راوی اکثر ارسال کرتا ہے اور سند ابوداؤد مین یزید راوی ضعیف ہے ابن عدی نے اوسکو شیعۂ اہل کوفہ سے گنا ہے ابوداؤد کا لفظ سعد بن عبادہ سے یہ ہے نہین ہے کوئی آدمی جو قرآن پڑہتا ہو پہر اوسکو بہول جائے مگر ملیگا وہ اللہ سے دن قیامت کو اجذم ہوکر معلوم ہوا کہ نسیان قرآن کا گناہ کبیرہ ہے رافعی اسی طرف گئے ہین علائی نے نووی سے نقل کیا ہے اختیار ہی ان نسیان القران من الکبائر لحدیث فیہ انتہی اجذم کہتے ہین دست بریدہ کو قالہ ابو عبید ابن قتیبہ نے کہا ہے اجذم یہان بہ معنے مجذوم ہے ابن الاعرابی نے کہا ہے اجذم کے یہ معنی ہین کہ نہ اوسکے لئے کوئی حجت ہوا ور نہ اوسمین کوئی خیر اسی طرح سوید بن غفلہ نے بہی کہا ہے بلقینی و زرکشی کہتے ہین مراد وہ نسیان ہی جو تکاسل دہنا دن سے ہو ابو شامہ شیخ نووی و تلمیذ ابن الصلاح کہتے ہین مراد نسیان سے ترک عمل ہے قرآن کی شان دن قیامت کو دو طرح ہوگی ایک یہ کہ وہ شفیع ہوگا واسطے اوس قاری کے جسنے عمل کرنا اوسپر فراموش نہین کیا ہے دوسرے شاکی ہوگا ناہی کا جسنے بہنا دن کیا ساتہہ اوسکے اور اوسپر عمل نہ کیا ایک بہنا دن یہ ہے کہ تلاوت کرنا بہول گیا ہے ف —— قرطبی نے کہا کوئی کہے حفظ جمیع قرآن کا کچہہ واجب نہین ہے تو پہر تغافل حفظ پر کیا ذم ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جو قرآن کو جمع کرتا ہے وہ اپنی ذات و قوم مین عالی رتبہ ہوجاتا ہے اور جو اوسکو حفظ کرلیتا ہے اوسکے دونون پہلو مین نبوت مندرج کردیجاتی ہے اوسکو اہل اللہ اور خاصۂ خدا کہتے ہین سو جب تہ رتبہ شہیر الثواب تغلیظ عقوبت مناسب ہوئی انتہی ✤

فصل جہگڑنا اور حجت کرنا قرآن یاد مین واسطے طلب قہر و غلبہ کے کبیرہ ہے

حدیث ابن عمر مین مرفوعًا آیا ہے تم مجادلہ نکرو قرآن مین کیونکہ جدال کرنا اوسمین کفر ہے رواہ الطیالسی

والبیہقی ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جدال کرنا قرآن مین کفر ہے رواہ الحاکم ابوداؤد کا
لفظ یہ ہے المراء فی القرآن کفر سجزی کا لفظ ابوسعید سے یہ ہے کہ نہی فرمائی ہے جدال سے قرآن
مین ابن عمر کا لفظ یہ ہے چھوڑ دو تم جھگڑنا قرآن مین تمسے اگلی امتون پر لعنت نہوئی یہان تک کہ وہ
مختلف ہوئے قرآن مین بیشک جھگڑنا قرآن مین کفر ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ تم حمارات نکرو قرآن
مین بیشک مراء قرآن مین کفر ہے اس باب مین اور بہت سی حدیثین آئی ہین **ف** زواجر
مین کہا ہے مینے نہین دیکھا کہ مجھسے پہلے کسی نے اسکو کبیرہ گناہو مراء فی القرآن کا نام کفر رکھنا
دلیل ظاہر ہے اسکے کبیرہ ہونے پر حدیث بخاری مین آیا ہے ابغض الرجال عند اللہ الالد
الخصم یعنی بڑا دشمن خدا کا وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو ہو سو جبکہ مطلق خصومت کا یہ حکم ہے
تو مخاصم فی القرآن بالاولی صاحب کبیرہ شہیریگا جدال و مراء قرآن مین اگر مؤدی طرف اعتقاد
تناقض حقیقی یا اختلال نظم کی ہے تو کفر حقیقی ہے اور اگر لوگون کو وہم مین ڈالنا ہے یا کسی
شبہہ مین پھانسنا تو کبیرۂ عظیمہ ہے گو کفر نہو **حکایت** ایک شخص نے اس آیت کا
سوال کیا تھا فاقبل بعضہم علی بعض یتساءلون **مع قولہ تعالی** فلا انساب بینہم
ولا یتساءلون اور اس آیت کا **قولہ تعالی** الیوم نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم
وتشہد ارجلہم **مع قولہ تعالی** یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم
وقولہ تعالی ھذا یوم لا ینطقون عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو مار پیٹ کر مدینہ سے
نکال دیا حالانکہ یہ ایک ادنی شبہہ تھا اسلئے کہ اونکو یہ خوف ہوا کہ کہین یہ دروازہ مراء و جدال کا
کتاب اللہ مین کھل نجائے اور لوگ قرآن منزہ مکرم مین اعتقاد کسی نقص کا کرنے لگین

	چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل		سر چشمہ باید گرفتن بہ بیل	

ف یہ آیات محمول ہین اختلاف احوال مواقف عرصات پر کہ کسی جگہ ایسا ہوگا اور کسی
جگہ ویسا بہرحال جدال قرآن مین یا تو کفر ہے یا کبیرہ ہے انتہی حدیث کا لفظ تو یہی ہے کہ کفر ہے
لیکن جبکہ بارادۂ قہر و غلبہ و اباحت بدعت ہو **ف** حدیث مین آیا ہے جسنے قرآن پڑھا اسلئے

کہ لوگون کا مال کہائے وہ آویگا دن قیامت کو اوسکا منہ ایک استخوان بے گوشت ہوگا رواہ البیہقی

ابی ابن کعب نے ایک آدمی کو قرآن سکہایا تہا اوسنے تحفہ مین ایک کمان انکو بہیجی انہون نے حضرت سے پوچہا فرمایا اگر تو اوسکو لے لیتا تو ایک کمان آگ کی لیتا رواہ البیہقی وضعفہ ابو نعیم کا لفظ یہ ہے جسنے قران پر اُجرت لی اوسنے اپنی نیکیان دنیا مین جلد لے لین قران اوس سے دن قیامت کو حجت کریگا ایک جماعت نے مطابق ظاہر ان احادیث کی استیجار کو تعلیم قران کے لیے حرام کہا ہے اور اکثر نے جائز کہا ہے بدلیل حدیث ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ

باب قضاء حاجت کا راہ مین گناہ کبیرہ ہے

ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین جسنے ڈالا پاخانہ اپنا راہ پر مسلمانون کے اوسپر لعنت ہے اللہ اور فرشتون اور سارے لوگون کی رواہ الطبرانی والبیہقی بسند رواتہ ثقات الا محمد بن عمرو الانصاری طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے جسنے ایذا دی مسلمانون کو اونکی راہون مین واجب ہوئی اوسپر لعنت اونکی خطیب کا لفظ یہ ہے جسنے پاخانہ پہیرا کنارہ نہر پر جہان وضو کیا جاتا ہے یا پانی پیا جاتا ہے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیون کی احمد کا لفظ یہ ہے بچو تم تین ملاعن سے پاخانہ پہیرنا نیچے سایہ کے یا راہ مین یا جمع آب مین مسلم مین ذکر دو لاعنین کا آیا ہے ایک تخلی کرنا طریق مین دوسرے سایہ مین فـ ـ لعن کا آنا علامت ہے کبیرہ ہونے کی لکن ائمہ شافعیہ کہتے ہین کہ چونکہ حدیث اول ضعیف ہے اسلیے اصح یہ ہے کہ یہ فعل مکروہ ہے یعنی حرام انتہی مگر حدیث مسلم کی صحیح ہے اس وجہ سے اوسکا کبیرہ ہونا راجح ٹہیریگا:

فصل پرہیز نکرنا پیشاب سے بدن یا کپڑے مین گناہ کبیرہ ہے

صحیحین مین آیا ہے کہ حضرت کا گزر دو قبر پر ہوا اونکو عذاب کیا جاتا تہا فرمایا انمین ایک چغلخور تہا دوسرا پیشاب سے پرہیز نکرتا تہا دوسری حدیث مین آیا ہے عامہ عذاب قبر

بول سے ہوتا ہے اسکی سند لاباس بہ ہے تیسری حدیث کا لفظ یہ ہے اکثر عذاب قبر کا بول سے
ہوتا ہے چوتھی حدیث مین آیا ہے بچو پیشاب سے پہلا حساب بندہ کا قبر مین بابت اسی بول
کے ہوگا ف ان حدیثون مین تصریح ہے اس بات کی کہ عدم تنزہ بول سے کبیرہ ہے
ایک جماعت شافعیہ نے اسکی تصریح کی ہے سب سے سابق اس باب مین بخاری ہین
اونہون نے ترجمہ باب کا یون لکھا ہے باب من الکبائر ان لا یستتر من البول سو جبکہ
حکم بول کا یہ ہے تو عدم تنزہ غائط سے بالاولی کبیرہ ٹھیریگا اسیلئے غسل محل غائط مین مبالغہ
کرنا متعین ہے قدرے استرخا کرے تاکہ جو نجاست تضاعیف شرح حلقہ دبر مین ہو وہ
دہل جاوے اکثر لوگ جو استرخا نہین کرتے ہین اور محل کو اچھی طرح نہین دہوسکتے وہ
نماز بحالت نجاست پڑہتے ہین **حکایت** ائمہ نے کہا ہے کہ ابن ابی زید مالکی کو خواب
مین دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا مجھے بخشدیا کہا کس بات پر کہا مینے اپنے
رسالہ مین بذیل باب الاستنجاء یہ لکھا تھا وان یسترخی قلیلا انتہی سب سے پہلے یہ
بات انہین نے لکھی تھی انسان جب اپنے ارخا مقعد کرتا ہے تو تضاعیف و تشنج دبر
مین پانی پہنچ جاتا ہے اور تنقیہ کامل ہو جاتا ہے بخلاف اوس شخص کے جو بدون اس امر
کے کیا جاتا ہے ؏

باب وضو کا

ترک کرنا کسی شئے کا واجبات وضو سے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے جسنے خلال نکیا
اپنی اونگلیون کا پانی سے تو خلال کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے آگ سے رواہ الطبرانی
فی الکبیر صحیحین مین ابوہریرہؓ سے مرفوعا آیا ہے ویل للاعقاب من النار دوسرا لفظ یہ ہے
ویل للعراقیب من النار احمد کا لفظ یہ ہے حضرت نے نماز مین سورہ روم پڑہی کچہ شبہہ
لگا فرمایا شیطان نے مجکو شبہہ لگا دیا قراءت مین بسبب اون لوگون کے جو آتے ہین نماز کو

بغیر وضو کے تم جب نماز کو اٹھو تو اچھی طرح وضو کرو اسکی سند صحیح ہے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تمام نہیں ہوتی نماز کسیکی جب تک کہ وہ اچھی طرح وضو نکرے جسطرح کہ اللہ نے حکم دیا ہے الحدیث رواہ بالسند جید حدیث طبرانی مین بسند لاباس بہ مرفوعاً آیا ہے تخلیل وضو کی یہی مضمضہ واستنشاق ہے اور خلال کرنا ہے اونگلیونمین اور تخلیل طعام کے صاف کرنا ہے منھ کا کوئی شئے دونون فرشتون پر اس سے زیادہ سخت تر نہین ہے کہ وہ درمیان دانتون کے کوئی طعام دیکھین اور وہ کھڑا نماز پڑہتا ہو ف ــــ ان حدیثون سے وعید شدید تارک غسل دست وپا پر مستفاد ہوتی ہے بقیہ واجبات وضو کا اسی پر قیاس کیا گیا ہے مجھسے پہلے اسکو کسی نے کبیرہ نہین گنا انتہی ؀

باب نہانیکا خشک رہنا بعض بدن کا غسل جنابت مین گناہ کبیرہ ہے

علی مرتضی مرفوعاً کہتے ہین جسنے چھوڑی جگہ ایک بال کی اپنے بدن مین جنابت سے اوسکے ساتھ آگ مین ایسا اور ایسا کیا جائیگا علی کہتے ہین اسیلئے مین اپنے سو ہی سر کا دشمن ہون اور وہ اپنے بال کاٹ ڈالتے تھے یعنی سر منڈواتے تھے رواہ احمد وابی داؤد وابن ماجۃ و ابن ابی شیبۃ ابن جریر کا لفظ مرفوعاً وموقوفاً یہ ہے ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے بیہقی نے مرسلاً وابن جریر نے موصولاً اتنا اور زیادہ کیا ہے تم تر کرو بال کو صاف کرو کہال کو احمد کا لفظ یہ ہے ای عائشہ ہر بال پر جنابت ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے ڈرو تم اللہ سے اور اچھی طرح نہاؤ یہ امانت تمپر لادی گئی ہے یہ سر یرت تمہارے پاس امانت رکھی گئی ہے ف ــــ اول حدیث وعید شدید ہے اوس سے کبیرہ ہونا اسکا ظاہر ہوتا ہے خصوصاً اسوجہ سے کہ ترک غسل مستلزم ہے ترک نماز کو

فصل ننگا ہونا بلا ضرورت منع ہے اور داخل ہونا حمام میں بغیر ازار کے گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابن ماجہ میں آیا ہے باتیں نکریں دو آدمی وقت پاخانہ پھرنیکے کہ ہر ایک دوسرے کے ستر کو
دیکھتا ہو کیونکہ اللہ اس حرکت پر اونکو دشمن رکھتا ہے ابن السکن و ابن قطان کا لفظ یہ ہے جب
پاخانہ پھریں دو آدمی تو ہر ایک دوسرے سے چھپ جاوے تیسری حدیث میں آیا ہے نگاہ رکھ تو اپنے
ستر کو مگر اپنی جورو اور لونڈی سے کہا اگر بعض لوگ بعض میں ہوں یعنی مجمع ہو فرمایا اگر تجھسے
بن سکے کہ کوئی تیرے ستر کو نہ دیکھے تو تو مت دکھا کہا بھلا اگر اکیلا ہو فرمایا اللہ احق ہے
بہ نسبت لوگوں کے کہ اوس سے شرم کریں رواہ احمد واھل السنن الاربعۃ چوتھی حدیث
کا لفظ یہ ہے اللہ پردہ دار ہے حیا و ستر کو دوست رکھتا ہے تم میں جب کوئی نہائے تو چھپ
جائے رواہ احمد وابو داؤد والنسائی جابر بن صخر نے کہا ہے ہم منع کئے گئے ہیں کہ
کوئی ہمارا ستر دیکھے رواہ الحاکم طبرانی کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے مجکو نہی کی گئی
ہے کہ میں برہنہ چلوں ترمذی کا لفظ یہ ہے دور رہو تم برہنگی سے تمہارے ساتھ وہ ہے
جو جدا نہیں ہوتا ہے مگر وقت پاخانہ پھرنے کے اور وقت جانے مرد کے پاس اپنی بی بی کے
سو تم اون سے شرم کرو اور اونکا اکرام رکھو **حکایت** ابن جریج نے کہا مجکو یہ بات پہنچی
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے ایک مزدور ننگا نہاتا تھا فرمایا میں دیکھتا ہوں
تجکو خدا سے شرم نہیں آتی ہے تو اپنی مزدوری لے اور جا رواہ عبد الرزاق نسائی و ترمذی
وحاکم کا لفظ یہ ہے جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ نجاوے حمام میں مگر ازار
پہنے ہوئے اور داخل نکرے اپنی بی بی کو حمام میں ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے قریب ہے کہ فتح ہوگی
تمپر زمین عجم کی تم وہاں گھر پاؤگے جنکو حمامات کہتے ہیں سو نجاویں اوسمیں مرد مگر ازار سمیت
اور منع کرو عورتوں کو داخل ہونے سے مگر بیمار یا نفاس والی ایک روایت صحیحہ میں آیا ہے حمام
حرام ہے میری امت کی عورتوں پر کہتے ہیں عمر بن عبد العزیز نے اسی روایت کے سبب سے

عورتون کو حمام مین جانیسے منع کردیا تھا سنن اربعہ کا لفظ یہ ہے بر اگھر حمام ہے جسمین آوازین بلند
ہوتی ہین یا عورات مکشوف ہوتے ہین زواجر مین اسجگہ بہت سی حدیثین یہ متقدمہ حمام کے لکھی ہین
اور یہ حدیث روایت کی ہے لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ حاکم کا لفظ یہ ہے کہ ناف سے
زانو تک ستر ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ ران مسلمان کی ستر ہے حاکم کا لفظ یہ ہے کہ چھپا اپنی ران
کو ران عورت ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے الفخذ عورۃ ابوداود و ابن ماجہ و حاکم کا لفظ یہ ہے
مت کھول اپنی ران اور نہ دیکھ تو ران کسی شخص مردے زندے کی حاکم کا لفظ یہ ہے ستر مرد کا
مرد پر جیسے ستر عورت کا مرد پر اور ستر عورت کا عورت پر جیسے ستر عورت کا مرد پر یعنی ہر ستر کا دیکھنا حرام
ہے **ف** مقتضی ان احادیث کا یہ ہے کہ کشف عورت صغری یا کبری کا سامنے کسیکے
سواے بی بی یا لونڈی کے حلال نہین ہے کبیرہ ہے ابراہیم علبی نے کہا ہے کشفہا لنسق
بین الناس المخلطۃ والمخففۃ فی الحمام وغیرہا مغلظہ سے مراد سبیلین ہین شافعی
کے نزدیک ایسے شخص کی گواہی درست نہین ہے جو حمام مین ننگا جاوے سو یہ کبیرہ کی
شان ہے اسیطرح دیکھنا کسی کے ستر کا کبیرہ ہے بحدیث لعنت ناظر و منظور اسی طرح دیدہ
ودانستہ کسی اجنبی عورت یا امرد کی طرف بغیر حاجت نظر کرنا گناہ کبیرہ ہے ؞

باب حیض کا صحبت کرنا زن حائض سے گناہ کبیرہ ہے

ابوہریرہ مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی آیا پاس حائض کے اوسکی فرج مین یا کسی عورت کی دبر مین
یا کسی کاہن کے پاس گیا تو وہ منکر ہوا اوس چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتری ہے
رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی ترمذی نے کہا بخاری نے اِس حدیث کو
ضعیف الاسناد کہا ہے اور نسائی نے اسکو ابوہریرہ سے موقوفًا روایت کیا ہے **ف**
محاملی و شافعی نے اسکو کبیرہ گنا ہے ؞

کتاب الصلوٰۃ

ترک کرنا کسی نماز فرض کا عمداً گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین
وکنا نخوض مع الخائضین احمد کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بین الرجل وبین الکفر ترک
الصلوٰۃ یعنی آدمی اور کفر کے درمیان یہی ترک کرنا نماز کا فرق ہے مسلم کا لفظ یہ ہے
بین الرجل وبین الشرک او الکفر ترک الصلوٰۃ یعنی درمیان مرد اور شرک یا کفر کے ترک کرنا صلوٰۃ
کا ہے ابوداؤد ونسائی کا لفظ یہ ہے نہیں ہے درمیان بندہ اور کفر کے یعنی کچھ فرق مگر چھوڑنا
نماز کا ترمذی کا لفظ یہ ہے درمیان کفر وایمان کے ترک کرنا صلوٰۃ کا ہے ابن ماجہ کا لفظ
یہ ہے درمیان عبد وکفر کے یہی ترک کرنا نماز کا ہے اسکو ترمذی وغیرہ نے صحیح کہا ہے حاکم نے
کہا ولا یعرف لہ علۃ دوسرا لفظ یہ ہے وہ عہد جو درمیان ہمارے اور اونکے ہے نماز ہے
جسنے اوسکو ترک کیا وہ کافر ہوا طبرانی کا لفظ باسناد لا باس بہ یہ ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً وہ
کھلا کافر ہوگیا دوسرا لفظ یہ ہے درمیان عبد وکفر یا شرک کے ترک صلوٰۃ ہے جب نماز چھوڑ دی
تو کافر ہوگیا تیسرا لفظ یہ ہے لیس بین العبد والشرک الا ترک الصلوٰۃ فاذا ترکہا فقد
اشرک چوتھا لفظ یہ ہے رسیان اسلام کی اور قواعد دین کے تین ہیں جنپر بنیاد ہے اسلام کی
جسنے ایک کو بھی اونمیں سے ترک کیا وہ کافر حلال الدم ہوگیا گواہی دینا کلمہ لا الہ الا اللہ کی
نماز فرض پڑھنا روزہ رمضان کا رکھنا اسکی سند حسن ہے پانچواں لفظ یہ ہے جسنے ترک کیا ایک
کو اونمیں سے وہ کافر باللہ ہوا قبول نہیں ہے اوس سے فرض نہ نفل حلال ہوا اوسکا خون
ومال اسکی سند بھی حسن ہے عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے تم مت چھوڑو نماز کو جسنے اسکو
ترک کیا عمداً وہ ملت سے نکل گیا رواہ الطبرانی باسناد لا باس بہ ترمذی کہتے ہیں حضرت

ہے کے اصحاب کسی شئے کے ترک کو اعمال مین سے کفر نہین جانتے تھے سوا نماز کے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ترک کیا نماز کو عمداً تو بری ہو گیا اوس سے ذمہ اللہ کا اسکی سند لا باس بہ ہے بخاری کا لفظ تاریخ مین علی مرتضی سے موقوفاً یون ہے من لم یصل فہو کافر ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے نماز ترک کی وہ کافر ہوا ابن مسعود کا لفظ یہ ہے جسنے نماز ترک کی وہ بے دین ہے ابو الدرداء کا لفظ یہ ہے لا ایمان لمن لا صلوٰۃ لہ یعنی بے نماز بے ایمان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے ان تارک الصلوٰۃ کافر رواہ محمد بن نصر اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین ترمذی مین کہا ہے رای اہل علم کی عہد نبی صلعم سے ابتک یہی ہے کہ تارک نماز کا عمداً بغیر عذر یہانتک کہ وقت نماز کا جاتا رہے کافر ہو جاتا ہے ایوب نے کہا ہے ترک کرنا نماز کا کفر ہے اسمین اختلاف نہین ہے انتہی معلوم ہوا کہ بعضا کبیرہ کفر بھی ہوتا ہے بعض فقہا نے ان حدیثون کی تاویل کی ہے لیکن وہ تاویل بے دلیل و بلا موجب ہے جبکہ نماز کے فرض کرنیوالے نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر جا بجا اپنی حدیث مین ترک نماز کو کفر اور تارک نماز کو کافر کہا ہے اور صحابہ نے درمیان اسلام و کفر کے یہی فرق قرار دیا ہے تو اب کیا گنجایش تاویل کی باقی رہی ہے بلکہ یہی حکم بعینہٖ تارک صوم و زکوٰۃ و حج کا بھی ہے باوجود مقدرت و استطاعت کے جبکہ بلا عذر اونکو ترک کر دے کیونکہ بنیاد اسلام کی انہین چار رکن پر ہے سب ارکان کا ایک ہی حکم ہے بلا تفاوت ؀

فصل

تاخیر کرنا نماز کا وقت سے یا مقدم کرنا اوسکو وقت پر بغیر کسی عذر کے جیسے سفر و مرض ہے گناہ کبیرہ ہے قال تعالی فخلف من بعدہم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشہوات فسوف یلقون غیا الا من تاب ابن مسعود نے کہا مراد اضاعت سے اسجگہ بالکل ترک کرنا نماز کا نہین ہے بلکہ تاخیر کرنا نماز کا وقت سے ہے سعید بن مسیب امام التابعین نے کہا ہے

اضاعت یہ ہے کہ ظہر نہ پڑھے یہانتک کہ عصر آجاوے عصر نہ پڑھے یہانتک کہ مغرب آجاوے مغرب نہ پڑھے یہانتک کہ عشا آجاوے عشا نہ پڑھے یہانتک کہ صبح ہوجاوے سورج نکل آوے سو جو کوئی مریگا اور وہ اس حالت پر ہوگا اور اوسنے توبہ نہین کی ہے تو اللہ نے اوسکو وعید غی کی سنائی ہے غی ایک جنگل ہے جہنم مین بہت گہرا سخت عقاب والا وقال تعالی یاایها الذین آمنوا لا تلهکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر الله ومن یفعل ذلک فاولئک هم الخاسرون ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ذکر اللہ سے اسجگہ نماز پنجگانہ ہے سو جو کوئی اداکرنے نماز سے وقت نماز پر بوجہ مال یا خرید فروخت یا صنعت یا اولاد کے باز رہتا ہے تو وہ خاسر ہے اسی لیے حضرت نے فرمایا ہے کہ اول حساب بندہ کا دن قیامت کو اوسکے عمل مین سے اسی نماز کا ہوگا اگر اچھی نکلی رستگار ہوا بڑا پار ہوا اگر نکمی نکلی خائب و خاسر ہوا ؎

	اولین پرسش نماز بود		روز محشر کہ جانگداز بود	

وقال تعالی فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون حضرت نے فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہین جو نماز کو وقت نماز سے تاخیر کرکے پڑھتے ہین دیر مین اداکرتے ہین وقال تعالی ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا دوسری حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے ایکدن ذکر نماز کا کیا فرمایا جسنے محافظت کی اوسپر ہوگا واسطے اوسکے نور و برہان و نجات دن قیامت کو اور جسنے محافظت نہ کی اوسپر نہوگا واسطے اوسکے نور اور نہ برہان اور نہ نجات وہ ہوگا اوسدن ساتھہ قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے اخرجہ احمد بسند جید والطبرانی وابن حبان فی صحیحہ بعض علما نے کہا ہے حشر اونکا اسکے ہمراہ یون ہوگا کہ اگر نماز سے بسبب مال کے باز رہا ہے تو مشابہ قارون کے ہوا اور اگر بسبب ملک کے باز رہا ہے تو مشابہ فرعون کے ہوا اور اگر بسبب وزارت کے باز رہا ہے تو مشابہ ہامان کے ہوا اور اگر بسبب تجارت کے باز رہا ہے تو مشابہ ابی بن خلف کے ہوا وہ تاجر تھا کفار مکہ کا انتہی غرضکہ جو سبب باعث اوسکے شغل کا نماز سے ہوگا اور جو کام اوسکو نماز پڑھنے سے وقت پر روکیگا اوسکا حشر ساتھہ اوسی کے ہم جنس کے ظہور مین آویگا یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ کفر تارک نماز پر عمداً مصعب بن سعید نے کہا ہے مینے

اپنے باپ سے کہا اسنے باپ اللہ کہتا ہے الذین ھم عن صلاتہم ساھون ہم مین وہ کون ہے
جسکو سہو نہین ہوتا ہے یا وہ حدیث نفس نہین کرتا ہے کہا یہ بات نہین ہے یہ سہو اضاعت وقت
ہے روایۃ ابویعلی بسند حسن ویل کہتے ہین شدت عذاب کو یا ایک دشت ہے جہنم مین اگر سارے
پہاڑ دنیا کے اوسمین رکہے جاوین تو سب کے سب اوسمین پگل جاوین بسبب شدت گرما کے یہ بیابان
مسکن ہوگا اون لوگون کا جو نماز مین تہاون وتاخیر کرتے ہین وقت سے مگر یہ کہ کوئی توبہ کرے
اللہ سے اور پشیمان ہو اپنی حرکت پر فوت وترک نماز عصر پر بسبب وعید آئی ہے صحاح ستہ مین آیا ہے
کہ جسکی نماز عصر فوت ہوئی گویا اوسکا مال واہل لٹ گیا ایک حدیث مین تارک نماز کو شقی محروم
کہا ہے حکایت بعض سلف نے اپنی بہن کو دفن کیا قبر مین ایک تہیلی مال کی رہگئی معلوم
نہوا جب یاد آئی جاکر قبر کہود دی دیکہا کہ آگ بہڑک رہی ہے قبر کو بند کرکے پاس مان کے آیا اور
کہا اے مان بہن کا حال کہ اوسکی قبر سے آگ بہڑک رہی ہے اوسنے کہا وہ نماز مین کاہلی کرتی تہی
وقت سے تاخیر کرکے پڑہتی تہی زواجر مین کہا ہے کہ یہ حال اوسکا ہے جو نماز دیر لگا کر پڑہتا ہے
پہر کہو اوسکا کیا حال ہوگا جو سرے ہی سے نماز نہین پڑہتا ف ـــــ ان حدیثون سے صاف
معلوم ہوا کہ ترک کرنا نماز کا اور وقت سے پہلے یا پیچہے بلا عذر پڑہنا گناہ کبیرہ ہے صاحب بحرہ
اسیکے مقر ہین ف ـــــ صحابہ ومن بعدہم کا اختلاف ہے کفر تارک الصلوۃ مین احادیث
مصرحہ بکفر وشرک وخروج ملت وبراءت ذمہ خدا ورسول وحبط عمل وبے دینی وبے ایمانی
تارک نماز کی اوپر گذر چکی ہین ایک جماعت صحابہ وتابعین ومن بعدہم نے اخذ ظاہر احادیث
کیا ہے کہتے ہین جسنے ترک کیا نماز کو متعمدا یہانتک کہ سارا وقت اوسکا نکل گیا وہ کافر
مہراق الدم ہے عمر وعبدالرحمن بن عوف ومعاذ بن جبل وابوہریرہ وابن مسعود وابن عباس
وجابر بن عبداللہ وابوالدرداء وغیرہم اسی طرف گئے ہین احمد بن حنبل واسحٰق بن راہویہ وابن مبارک وایوب سختیانی
ونخعی وحکم بن عیینہ وابوداود طیالسی وابوبکر بن ابی شیبہ وزہیر بن حرب وغیرہم کا بہی یہی
مذہب ہے یہ سب ائمہ قائل ہین کفر تارک عمد نماز واباحت خون کی ابن حزم کہتے ہین عمر سے

یون ہی مروی ہے پہر بعض اشخاص مذکورین کا ذکر کیا ہے کہ وہ سب اسلیے قائل تہے کہ تارک
عمداً ایک نماز کا یہانتک کہ وقت نکل گیا کافر مرتد ہے پہر کہا و لا نعلم لھولاء الصحابۃ مخالفا
انتہی محمد بن نصر مروزی نے اسحق سے نقل کیا ہے کہ کان رأی اھل العلم من لدن النبی صلعم
ان تارکھا عمداً من غیر عذر حتی یذھب وقتھا کافر انتہی پہر شافعی اور دوسرے
لوگ سو اگرچہ وہ قائل عدم کفر ہین جبکہ مستحل ترک نہو لیکن اسبات کے وہ بہی قائل ہین کہ وہ
تارک ہر ایک نماز کے قتل کیا جاویگا جبکہ اوسکو وقت نماز پر کہا ہے کہ تو نماز پڑہ اور اوسنے
نہ پڑہی پہر کہا پہر نمانا تو اوسکی گردن تلوار سے ماری جاوے انتہی اور وہ اس لائق بہی نہین
رہتا ہے کہ مقابر مسلمین مین دفن ہو ۔ حدیث صحیح مین آیا ہے حکم کرو تم اپنی اولاد
کو نماز کا اور وہ ہفت سالہ ہون اور مارو اونکو جبکہ دہ سالہ ہوں اور الگ سلاؤ اونکو خطابی
نے کہا ہے یہ حدیث دلیل ہے اغلاظ عقوبت تارک نماز پر جبکہ وہ تارک عاقل بالغ ہو بعض
اصحاب شافعی نے احتجاج کیا ہے اس حدیث سے وجوب قتل پر کہ جب غیر بالغ مستحق ضرب
کے ٹہیرا تو بالغ اس سے زیادہ مستحق عقوبت کا ہوگا سو بعد ضرب کے کوئی شئے قتل سے زیادہ تر
سخت نہین ہے انتہی لکن زواجر مین کہا ہے فیہ ما فیہ پہر کہا ہے کہ دلیل واسطے قتل کے
احادیث صحیحہ سابقہ مین جنمین ذکر برارت ذمۂ خدا و رسول اور عدم عہد کا آیا ہے کیونکہ وہ ظاہر
یا صریح ہین اہدار دم مین اور اہدار کو وجوب قتل لازم ہے تارک زکوٰۃ اسلئے مقتول نہین
ہوتا ہے کہ اوس سے لینا زکوٰۃ کا مقاتلہ کر کے ممکن ہے اسیطرح تارک صوم کیونکہ اوسکو حبس
کر کے مفطرات جیسے کہانا پینا ہے روک سکتے ہین اسیطرح تارک حج کیونکہ حج تراخی پر ہے
اور قضا حج کی اوسکے ترکہ سے ممکن ہے مگر نماز کا حال ایسا نہین ہے اسلئے عقوبت ترک کی سوا
قتل کے اور کچہ مناسب نہوئی اور جسوقت کہ مقاتلہ واسطے تخلیص زکوٰۃ کے ٹہیرا تو قتل
تارک نماز کا لوگون کو ڈرا دہمکا کر بالاولیٰ جائز ہوگا انتہی ؎

فصل سونا چھت پر بے اوٹ کے کبیرہ ہے

حدیث مرفوع ابوداؤد مین آیا ہے جو شخص سویا پشت پر ایسے گہر کی کہ اوسکے ردک نہین ہے یعنی بے منڈیر کی چھت ہے تو بری ہوا اوس سے ذمہ لفظ حدیث کا حجار ہے اور دوسری روایت مین حجاب آیا ہے ترمذی کا لفظ بسند غریب یون ہے کہ منع فرمایا ہے حضرت نے اس بات سے کہ سوئے کوئی آدمی سطح غیر محجور علیہ پر طبرانی کا لفظ یہ ہے جو کوئی سویا سطح بے دیوار پر پہر مرگیا تو اوسکا خون رایگان ہے ف بہت سے متاخرین نے ان حدیثون سے سونے کو سطح غیر محفوظ پر منجملہ کبائر کے گنا ہے صاحب زواجر کہتے ہین لیکن یہ اخذ صحیح نہین ہے بلکہ مکروہ بکراہت تنزیہ ہے اور جسنے اسکو کبیرہ کہا ہے اوسکے قول پر سوار ہونا دریا کا وقت ہیجان کے بالاولی کبیرہ ہوگا کیونکہ یہ رکوب حرام ہے ؎

فصل

ترک کرنا کسی واجب نماز کا جو کہ مجمع علیہ یا مختلف فیہ ہے جیسے ترک کرنا طمانینت کا رکوع وسجدہ وغیرہ مین گناہ کبیرہ ہے۔ حدیث ترمذی و دارقطنی و بیہقی مین مرفوعاً آیا ہے کافی نہین ہے نماز مرد کی یہانتک کہ سیدھا کرے اپنی پشت کو رکوع سجود مین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اہل سنن کا لفظ یہ ہے منع کیا ہے حضرت نے نقرہ غراب وافتراش سبع سے اور اس بات سے کہ مسجد مین ایک جگہہ اپنے لئے ٹہیرالے جسطرح کہ اونٹ کا تہان ہوتا ہے رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان ایضاً دوسری حدیث کا لفظ یہ ہے کہ برا چور وہ ہے جو نماز کو چراتا ہے پوچھا نماز کی چوری کیا ہے فرمایا تمام نکرنا رکوع وسجدہ کا یا سیدہا نکرنا پشت کا رکوع سجود مین دربارہ عدم اتمام رکوع وسجود احادیث وعید شدید بہت آئی ہین صحابہ جس شخص کو دیکھتے کہ نماز مین رکوع وسجدہ پورا نہین کرتا ہے تو یون کہتے لو مات هذا مات

علی غیر ملۃ محمد صلعم یعنی اگر یہ شخص مر جائیگا تو نامسلمان مریگا **ف** — اسکا گنتا کبائر مین واضح ہے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسینے اسکو ذکر کیا ہو کیونکہ یہ وعید شدید دلیل ہے اسبات پر کہ ترک کرنا کسی واجب نماز کا جو کہ مجمع علیہ ہے مستلزم ہے ترک صلوٰۃ کو اور گناہ کبیرہ ہے اسیطرح اوس واجب مختلف فیہ کا جو کہ نزدیک کسیکے واجب ہے ۔

باب شروط نماز کا

وصل و وشم و وشر و تنمیص کرنا یا کرانا گناہ کبیرہ ہے حدیث صحیحین مین آیا ہے لعنت کرے اللہ واصلہ مستوصلہ واشمہ مستوشمہ پر دوسر الفظ ابن مسعود سے یون ہے متنمصا متفلجات متغیرات پر جو کہ ان کامون کو واسطے اظہار حسن کے کرتے ہین ایک روایت مین لفظ موصلات آیا ہے شیخین معاویہ سے راوی ہین کہ اونھون نے سال حج مین منبر پر کھڑے ہو کر اور ایک مٹھی بال لیکر کہا اے اہل مدینہ تمہارے علما کہان ہین مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے نہین ہلاک ہوئے بنی اسرائیل مگر جبکہ اونکی عورتون نے اسکو اختیار کیا یعنی بال کا بال سے جوڑنا دوسرے لفظ مین ہے کہ معاویہ نے ایک مشت بال لیکر کہا مین نہین جانتا کہ کوئی ایسا کرتا ہو مگر یہود جب یہ خبر حضرت کو پہنچی اوسکا نام زُور رکھا یعنی فریب دہی تیسر الفظ یہ ہے کہ ایک دن معاویہ نے کہا تم لوگون نے بری وضع اختیار کی ہے حضرت نے زُور سے منع کیا ہے قتادہ نے کہا یعنی وہ کترن جسسے عورتین اپنے بال بڑہاتی ہین مراد اس سے موبافت ہے طبرانی کا لفظ مرفوع جسکی سند مین ابن لہیعہ ہی یون آیا ہے کہ حضرت ایک مٹھی بھر بال لیکر باہر آئے فرمایا بنی اسرائیل کی عورتون نے اسکو اپنے سرون مین جوڑا تہا اونپر لعنت کی گئی اور مساجد حرام ٹھیرین وصل کہتے ہین بال جوڑنیکو وشم کہتے ہین گودنے کو تنمص کہتے ہین ابرو کے باریک کرنے کو یا چہرہ سے بال اوکھیڑنے کو تفلج کہتے ہین دانت ریتنے کو **ف** — یہ سب کام واسطے خوبصورتی کے کئے جاتے ہین یہ سب کبائر ہین یہی قول ہے جلال بلقینی وغیرہ کا اور یہ ظاہر ہے اسلئے کہ امارات کبیرہ سے ایک لعن بھی ہے سو ان سب امور

پر احادیث میں لعنت آئی ہے ✣

فصل نمازی کے سامنے سے نکلنا کبیرہ ہے

صحاح ستہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ اگر جانے گزرنیوالا سامنے سے نمازی کے کہ اوسپر کیا گناہ ہے
تو کھڑا رہنا چالیس برس تک بہتر ہے واسطے اوسکے اس گزرنے سے انس کے لفظ میں سو برس کا
ذکر بھی آیا ہے شیخین کا لفظ یہ ہے جب نماز پڑھے کوئی تم میں کا طرف ستره کے پھر کوئی اوسکے
سامنے سے نکلنا چاہے تو اوسکے سینہ میں دھکا دے اگر نہ مانے تو اوس سے مقاتلہ کرے
وہ شیطان ہے ف اس فعل کو بعض ائمہ نے بسبب اس وعید شدید کے کبیرہ گنا ہے
یہ بھی معلوم ہوا کہ شرط تحریم کی یہ ہے کہ نماز طرف سترہ کے پڑھتا ہو سترہ وہ ساتر نزدیک ہمارے
دیوار یا کھمبا یا عصا یا متاع مجموع ہے اگر عاجز ہو تو مصلی کو بچھا دے اگر اس سے بھی عاجز ہو تو
ایک خط کھینچ دے طولاً یمین یا یسار سے یہ بھی شرط ہے کہ اوس ساتر سے قریب ہو اسطرح پر کہ
درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے عقب کے تین گز سے زیادہ نہو اور طول دیوار یا کھمبا یالاٹھی
کا دو تہائی گز ہو یا زیادہ اور راہ میں نہ کھڑا ہو جیسے مطاف میں وقت طواف خلق کے اور سامنے
اوسکے صف میں کوئی فرجہ نہو اگرچہ اوس سے دور ہو پس اگر کوئی شرط انمیں سے منتفی ہوگی تو
گزرنا سامنے سے حرام نہوگا بعض نے کہا ہے کہ حرام گزرنا ہے محل سجود میں ایک جماعت ائمہ
شافعیہ اسی پر ہے ✣

باب نماز جمعہ کا

اطباق یعنی اتفاق کرنا کسی ایک گاؤں یا شہر والوں یا اہل قصبہ کا ترک جماعت نماز فرض پر
نمازہای پنجگانہ سے باوصف پائے جانے شروط وجوب جماعت کے گناہ کبیرہ ہے حدیث
مرفوع صحیحین میں آیا ہے میںنے چاہا کہ حکم اقامت نماز کا دون پھر کسی ایک شخص کو امر دون کہ وہ

کہ وہ لوگون کو نماز پڑہا دے پھر کچہ لوگون کو اپنے ہمراہ مع ہیزم کے طرف اون لوگون کے لیجاؤن
جو حاضر جماعت نہین ہوتے ہین اونکے گہر آگ سے جلا دون احمد و ابو داؤد و نسائی و ابن خزیمہ
و ابن حبان کا لفظ ابو الدرداء سے یہ ہے کہ حضرت فرماتے تھے نہین ہین تین آدمی کسی گاؤن مین
اور ضرور ہوتے ہین کہ قائم نہین کیجاتی اونمین نماز لیکن غالب ہوجاتا ہے اونپر شیطان لازم
ہے تم پر جماعت کرنا نہین کہاتا بہیڑیا مگر اوس بکری کو جو الگ ہوجاتی ہے رزین نے اتنا اور
زیادہ کیا ہے کہ انسان کا بہیڑیا شیطان ہے جب اوسکو اکیلا پاتا ہے کہا لیتا ہے حاکم کا لفظ
مستدرک مین یہ ہے تین آدمی ہین جنپر خدا نے لعنت کی ہے ایک وہ شخص جو مقتدم ہوا قوم
پر اور وہ لوگ اوس سے ناخوش ہین دوسرے وہ عورت جو سو رہی اور خاوند اوسکا اوس پر خفا
ہے تیسرے وہ شخص جسنے حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح سنا اور قبول نکیا یعنے مسجد مین
نگیا حدیث شیخین مین متخلف کو جماعت سے منافق معلوم النفاق فرمایا ہے ابو داؤد کا لفظ
یہ ہے اگر تم چہوڑدوگے سنت اپنے نبی کی تو تم کافر ہوجاؤگے احمد و طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ پوری
جفا اور پورا کفر و نفاق یہ ہے کہ اللہ کی منادی کو سنے کہ وہ نماز کو بلاتا ہے اور پہر نہ جاوے طبرانی کا
لفظ یہ ہے کافی ہے مومن کو اتنی شقاوت و خیبت کہ اذان سنے اور نہ جاوے کعب احبار نے کہا ہے
یہ آیت وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون حق مین تارک جماعت کے اوتری ہے
اس سے بڑہکر اور کیا وعید ہوگی ابراہیم تیمی نے کہا یعنے وہ پکارے جاتے تھے نماز فرض
کو اذان دیکر [illegible] سے اور اچہے خاصے تھے مگر حاضر نہوتے ابن المسیب نے کہا حی علی الصلوۃ
حی علی الفلاح سنتے تھے جواب نہ دیتے تھے حالانکہ صحیح سلامت بہلے چنگے تھے ابن عباس
نے تارک جماعت و [illegible] کو کہا ہے علی مرتضی نے کہا ہمسایہ مسجد کے نماز نہین ہوتی مگر مسجد
مین ہمسایہ مسجد وہ ہے جو اذان سنتا ہے **حکایت** حاتم اصم نے کہا ایکبار مجھسے نماز
جماعت فوت ہوگئی تنہا ابو اسحق بخاری نے میری تعزیت کی اگر بیٹا میرا مرجاتا تو دس ہزار
آدمی سے زیادہ میری تعزیت [illegible] یہ اسلئے ہے کہ مصیبت دین کی نزدیک لوگون کے

مصیبت دنیا سے آسان تر ہوتی ہے **حکایت** ابن عمر کہتے ہین عمر اپنے باغ کو گئے تھے وہان سے
پہرکر آئے لوگ نماز عصر کی پڑہ چکے تھے کہا انا للہ الخ مجہسے جماعت نماز عصر کے وقت فوت ہوگئی
مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ یہ باغ میرا صدقہ ہے مساکین پر یعنی بطور کفارۂ غفلت مذکور کے اوسکو
وقف کردیا ابن عمر کہتے ہین ہم جب کسی انسان کو جماعت نماز عشا و صبح مین نہ پاتے تو اوسکے
ساتہہ بدگمان ہوتے کہ کہین وہ منافق نہو کیونکہ حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ دونون نمازین
منافقین پر بہت بہاری ہوتی ہین اور اگر جانتے کہ اوسمین کیا ہے تو پیٹ کے بل دوڑتے
آتے **ف** —— یہ حدیثین دلیل ہین مذہب احمد وغیرہ پر جو کہ جماعت کو فرض عین کہتے
ہین اُنسے یہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ ترک جماعت کبیرہ ہے اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسی نے یہ
تصریح کی ہو گو ہمارے مذہب مین فرض کفایہ ہے یہی قول راجح ہے امام کو پہنچتا ہے کہ
وہ ترک جماعت پر مقاتلہ کرے رافعی کا یہ کہنا کہ جماعت سنت ہے اور مقاتلہ نہ چاہئے اور
یہی راجح ہے ٹہیک نہین ہے کیونکہ بعض احادیث مین اس ترک پر لعنت بہی آئی ہے اور
لعنت نشان ہے کبیرہ ہونیکا اس سے ظاہر ہوا کہ ترک کرنا جماعت کا کبیرہ ہے جب کسی شہر کے
لوگ مثلاً ایک نماز کے نماز پنجگانہ مین سے ترک کرنے پر اتفاق کرلینگے تو وہ سب کے سب فاسق
ہوجائینگے کیونکہ یہ ظاہر دلیل ہے تہاون بالدین پر ذہبی نے ترک جماعت کو کبیرہ گناہ کہا
مگر اس لفظ سے کہ اصرار کرنا ترک نماز جماعت پر بغیر عذر کے کبیرہ ہے لیکن زواجر مین کہا ہے
کہ یہ حکم بنا مذہب احمد پر چلتا ہے کہ وہ جماعت کو ہر واحد پر فرض عین بتاتے ہین نہ ہمارے
مذہب پر کیونکہ ہمارے نزدیک فرض کفایہ ہے یا سنت ہر فرض کفایہ جسکے ساتہہ غیر اوسکا
قائم ہوا اور ہر سنت جسکو دوسرا کرے اونکے ترک سے کوئی اثم نہین آتا ہے چہ جائے اسکے
کہ وہ کبیرہ ہو انتہی لیکن تحقیق نزدیک ائمۂ حدیث کے یہ ہے کہ جماعت نماز کی سنت مؤکدہ ہے
تارک دائمی اوسکا بلا عذر مخالف سنت ہوگا واللہ اعلم ؛

فصل

امامت کرنا انسان کا ایسی قوم کے لئے جو اوس سے کراہت کرتی ہے گناہ کبیرہ ہے حدیث حاکم اوپر گزر چکی ہے کہ تین آدمیون پر اللہ لعنت کرتا ہے اونمین سے ایک وہ شخص ہے کہ تقدم کرے قوم پر اور وہ قوم اوس سے کارہ ہو ترمذی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین کہ اونکی نماز اونکے کانون سے تجاوز نہین کرتی ہے اونمین ایک امام قوم ہے جس سے وہ قوم ناخوش ہے ابوداؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے ثلاثۃ لا یقبل اللہ منھم صلاۃ من تقدم قوما وھم لہ کارھون ف — بعض ائمہ شافعیہ نے جزم کیا ہے ساتھ کبیرہ ہونے اس فعل کے لکن زواجر مین اس جزم کو عجیب کہا ہے اسلئے امامت کو مکروہ ٹھیرایا ہے اور کہا کہ اگر ان حدیثون کو اسپر حمل کرین کہ کوئی شخص وظیفہ کسی امام کا براہ تعدی تہرا چھین کر امام بنجائے تو البتہ کبیرہ ہو سکتا ہے اسلئے کہ غصب منصب کا بہ نسبت غصب مال کے اولیٰ تر ہے اور بابت غصب مال کے تصریح کبیرہ ہونے کی آئی ہے انتہی لکن لعنت نشان ہے تکبیر کا اسکا جواب زواجر مین کچھہ نہین دیا ہے حالانکہ کئی جگہہ اسی ورود لعنت سے استدلال کبیرہ ہونے پر کیا ہے واللہ اعلم ؛

فصل قطع کرنا صف کا اور برابر نکرنا صفوف کا کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے جسنے وصل کیا صف کا وصل کریگا اوسکو اللہ اور جسنے قطع کیا صف کو قطع کریگا اوسکو اللہ رواہ الجماعۃ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے مختلف نہو تم کہ مختلف ہو جاوین دل تمہارے اللہ و فرشتے رحمت بھیجتے ہین اون لوگون پر جو وصل کرتے ہین صفوف اول کا شیخین وغیرہما کا لفظ یہ ہے تم برابر کیا کرو صفون کو ورنہ خلاف کر دیگا اللہ درمیان تمہاری صورتون کے ابوداؤد و ابن حبان

کا لفظ یہ ہے تم سیدہا کرو اپنی صفون کو ورنہ مخالفت کر دیگا اللہ تمہارے دلون بین احمد وغیرہ
کا لفظ یہ ہے لتسون الصفوف او لیطمسن الوجوہ او لتغمضن ابصارکم او لتخطفن
ابصارکم ف ـــــ اسکا کبیرہ گناہ بحکم وعید شدید حدیث اول کے ہے اسلئے کہ قولہ اللہ
بمعنی لعنہ اللہ ہے یا قریب باین معنی ہے اور امارات کبیرہ ہونیسے ایک لعن بہی ہے اور تہدید
بہ مخالفت یا طمس یا مسخ بہی اسی پر دلیل ہے لیکن ہمنے نہین دیکہا کہ کسینے اسکو کبیرہ گناہ کہا ہو
ہمارے نزدیک یہ کام مکروہ ہے نہ حرام چہ جائیکہ کبیرہ ہو ان حدیث ابو داود مین آیا ہے
لا یزال قوم یتاخرون من الصف الاول حتی یؤخرہم اللہ فی النار ابن خزیمہ و
ابن حبان کا لفظ یہ ہے حتی یخلفہم اللہ فی النار یہ وعید بہت سخت ہے لیکن ائمہ
نے یہ سمجہا ہے کہ یہ احادیث باجماع اپنے ظاہر پر نہین ہین بلکہ یہ تغلیظات واسطے زجر کے
ہین خلل صفوف سے اور واسطے آمادہ کرنے کے ہین اکمال وتسویہ صفوف پر جہانتک
کہ ممکن ہو ؛

فصل مسابقت کرنا امام پر کبیرہ ہے

صحاح ستہ مین مرفوعاً آیا ہے کیا نہین ڈرتا ایک تم مین کا اس بات سے کہ جب اوٹہائے
سر اپنا رکوع یا سجدہ سے قبل امام کے یہ کہ کر دے اللہ اوسکے سر کو سر گدہے کا یا کر دے صورت
اوسکی گدہے کی صورت طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے کس چیز نے امن دیا ہے ایک کو تم مین سے
جبکہ اوٹہائے وہ سر اپنا قبل امام کے اس بات سے کہ کر دے اللہ سر اوسکا کتے کا سر اسکو
ابن حبان نے بہی روایت کیا ہے دوسری حدیث مین جسکی سند حسن ہے یون آیا ہے
جو شخص کہ نیچا اونچا کرتا ہے سر اپنا قبل امام کے اوسکا ماتہا ہاتہ مین شیطان کے ہے
ف ـــــ اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد ان حدیثون کا ہے اسیلئے بعض متاخرین نے اسکو
کبیرہ گنا ہے ابن عمر کہتے ہین ایسے شخص کی نماز نہین ہوتی ہے خطابی نے کہا ہے عامہ

اہل علم کہتے ہین کہ نماز تو ہوگئی لیکن مسیئی ہوا اکثر کا یہ قول ہے کہ اعادہ سجدہ کرے اور جب امام سر
اوٹھالے تب یہ اپنا سر اوٹھاوے بقدر ترک کے انتہی ہمارا مذہب یہ ہے کہ رفع یا قیام یا گرنا سجدہ
مین قبل امام کے مکروہ تنزیہی ہے اور عود کرنا اوسکا طرف امام کے مسنون ہے اگر ہنوز اوس
رکن کے اندر باقی ہو والا فا احادیث کو اس حالت پر محمول کرنا کچہ بعید نہین ہے یہ معصیت کبیرہ ہی

فصل آنکہہ اوٹھانا طرف آسمان کے اور التفات واختصار کرنا نماز مین کبیرہ ہے

بخاری مین مرفوعاً آیا ہے کیا حال ہے لوگون کا کہ آنکہہ اوٹھاتے ہین طرف آسمان کے اپنی نمازون
مین پہر بیان تک سختی کی کہ فرمایا باز رہین وہ اس سے ورنہ اوچک لیجاوینگی آنکہین اونکی مسلم
کا لفظ یہ ہے اولا ترجع الیہم حدیث عائشہ مین تلفت کو نماز مین اختلاس کرنا شیطان کا نماز
عبد سے فرمایا ہے رواہ البخاری احمد واہل سنن کا لفظ یہ ہے اللہ متوجہ رہتا ہے بندہ پر نماز
مین جب تک کہ وہ التفات نہین کرتا ہے جب التفات کیا اللہ نے اپنا منہہ اوس سے پہیر لیا
اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے حدیث احمد مین بسند حسن ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ منع کیا مجکو حضرت
نے نقر دیک و اقعا کلب و التفات ثعلب سے بخاری کا لفظ ابو ہریرہ سے یہ ہے کہ منع کیا ہے
خصر سے نماز مین مسلم کا لفظ یہ ہے نہی ان یصلی الرجل مختصراً یعنی کمر پر ہاتھہ رکہنے سے
ابن خزیمہ وابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اختصار نماز مین راحت اہل نار ہے ف اہل علم
نے ان تینون کو کبیرہ گنا ہے لکن معتمد یہ ہے کہ اسمین حرمت بہی نہین ہے چہ جاے اسکے کہ
کبیرہ ہون ہان مکروہات بکراہت تنزیہ ہین *

فصل

قبور کو مساجد ٹہیرانا اور نپر چراغ جلانا اونکو وثان بنانا اونکا طواف کرنا استلام کرنا اونکی طرف
نماز پڑہنا کبائر ہین حدیث طویل کعب بن مالک مین مرفوعاً آیا ہے سن رکہو تم سے پہلے جو تہین

تھین وہ قبور انبیاء کو مساجد ٹھیراتی تھین مین تمکو اس سے منع کرتا ہون پھر تین بار کہا اللھم
انی بلغت پھر تین بار کہا اللھم اشھد طبرانی کا لفظ یہ ہے نماز نہ پڑھو طرف قبر کے اور نہ
قبر پر ابن عباس کا لفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات
قبور کو اور اونکو جو قبرون پر مسجدین بناتے ہین اور چراغ جلاتے ہین رواہ احمد واھل السنن
الاربعة وابن حبان مسلم کا لفظ یہ ہے خبردار رہو جو لوگ تمسے پہلے تھے وہ قبور انبیاء
کو مساجد ٹھیراتے تھے مین منع کرتا ہون تمکو اس کام سے احمد کا لفظ یہ ہے شرار ناس وہ
ہین جو قبرون کو مسجدین ٹھیراتے ہین احمد وحاکم واہل سنن کا لفظ یہ ہے ساری زمین مسجد ہے
مگر مقبرہ وحمام شیخین وابوداود کا لفظ یہ ہے قتل کرے اللہ یہود کو اونھون نے قبور انبیاء کو
مسجد ٹھیرایا ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ یہود ونصاری پر جنھون نے قبور انبیاء کو
مساجد ٹھیرایا رواہ مسلم واحمد عن اسامة والشیخان والنسائی عن عائشة
دوسری حدیث مین آیا ہے اونھین جب کوئی مرد نیک مرجاتا تو اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور اونھین
اونکی صورتین بناتے یہ بدترین خلق ہین نزدیک اللہ کے دن قیامت کو رواہ احمد والشیخان
والنسائی احمد وطبرانی کا لفظ یہ ہے شرار مردم وہ لوگ ہین جو قبور کو مساجد ٹھیراتے ہین
ابن سعد کا لفظ یہ ہے تم سے پہلے لوگ قبور انبیاء وصلحا کو مساجد ٹھیراتے تھے تم قبور کو مساجد
نہ ٹھیراؤ مین تمکو اس کام سے منع کرتا ہون عبدالرزاق کا لفظ یہ ہے بنی اسرائیل نے قبور انبیاء
کو مساجد ٹھیرایا تھا اللہ نے اونکو لعنت کی ف بعض شافعیہ نے ان ہر شش چیز کو
کبیرہ گناہ ہے گویا اخذ اس حکم کا یہی احادیث ہین قبر کا مسجد ٹھیرانا تو ظاہر ہے اسلئے کہ اس
فعل پر لعنت آئی ہے اور کرنے والا اس کام کا ساتھ قبور انبیاء کے بدترین خلق ہے نزدیک
خدا کے دن قیامت کو مطلب یہ ہے کہ قبر پر یا قبر کے پاس نماز نہ پڑھو اسلئے شافعیہ نے کہا ہے
کہ حرام ہے نماز پڑھنا قریب قبور انبیاء اولیاء کے تبرکا واعظاما اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اسی پر
قیاس ہر تعظیم قبر کا کیا جاتا ہے جیسے چراغ جلانا طواف کرنا یہ اخذ کچھ بعید نہین ہے حدیث

مذکور مین چراغ جلانے پر لعنت آئی ہے رہا وثن ٹھیرانا قبر کا سو حدیث مین آیا ہے لا تتخذوا
قبری وثنا یعبد بعدی یعنی تم میری قبر کی ویسی تعظیم نکرو جیسے غیر تمھارے اوثان کی
تعظیم کرتے ہین سجدہ و نحوہ سے سو یہ کبیرہ ہے بلکہ شرک ہے اور اگر مراد مطلق تعظیم ہے
جسکا اذن نہین ہے تو اوسکے کبیرہ ہونے مین بُعد ہے ہان بعض حنابلہ نے کہا ہے قصد کرنا
آدمی کا نماز کو پاس کسی قبر کے تبرک کی راہ سے عین مُحَادّہ ہے ساتھہ اللہ و رسول کے اور
ابداع ہے دین مین جسکا اللہ نے حکم نہین دیا ہے بلکہ حضرت نے اوس سے منع کیا ہے
اعظم محرمات و اسباب شرک سے اجماعًا نماز پڑہنا ہے نزدیک کسی قبر کے اور اوسکو مسجد
ٹھیرانا یا اوسپر عمارت بنانا اور قول بکراہت محمول ہے غیر ذلک پر اسلیے کہ علما کے ساتھہ
یہ گمان جائز نہین ہے کہ جس فعل کے فاعل پر حضرت سے متواتر لعنت آئی ہے وہ اوسکو
جائز رکہین بلکہ اوس عمارت اور قباب کے ہدم کرنے مین مبادرت کرنا واجب ہے اسلیے کہ
انکا ضرر مسجد ضرار سے بہی زیادہ تر ہے کیونکہ انکی بنیاد معصیت رسول صلعم پر ہے اور حضرت
نے ان کامون سے منع کیا ہے اور قبور مشرفہ کے ڈہانے کا حکم دیا ہے و دور کرنا ہر قندیل و
چراغ کا قبر سے واجب ہے اور وقف و نذر کرنا اوپر صحیح نہین ہے انتہی ۱۲

فصل انسان کا تنہا سفر کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے حضرت نے لعنت کی ہے اوسپر جو اکیلا جنگل مین جاتا ہے رواہ احمد بسند
صحیح لفظ حدیث کا یہ ہے لعن رسول اللہ راکب الفلاۃ وحدہ بخاری وغیرہ کا لفظ یہ ہے
اگر لوگ جان لین کہ تنہائی مین کیا ہے جو مین جانتا ہون تو کوئی سوار اکیلا رات کو نہ چلے ایک شخص
سفر سے آیا حضرت نے فرمایا تو کسکے ساتھہ آیا کہا کسیکے ساتھہ بہی نہین یعنے اکیلا آیا ہون
فرمایا ایک راکب شیطان ہے دو راکب دو شیطان ہین تین شخص رکب ہین رواہ الحاکم
وصححہ اسکو مالک و اہل سنن و ابن خزیمہ نے بہی روایت کیا ہے یہ دلیل ہے اسپر کہ تین سے

کہ مسافر عصاۃ ہوتے ہیں دور نہیں کہ مراد شیطان ہو نیسے یہی عاصی ہونا ہو ف اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث اول سے ہے لیکن ائمہ شافعیہ مکروہ کہتے ہیں ؛

فصل سفر عورت کا تنہا اسکی میں اور ستر پڑنا ہو کبیرہ ہے

صحیحین وغیرہما میں مرفوعًا آیا ہے حلال نہیں ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہے اللہ و رسول پر یہ کہ سفر کرے تین دن یا زیادہ کا مگر ساتھ ہو باپ یا بھائی یا خاوند یا بیٹا یا محرم اوسکا دوسری روایت میں دو دن بھی آئے ہیں تیسری روایت میں ایک دن رات آیا ہے چوتھی روایت میں ایک دن ہے پانچویں روایت میں ایک رات ہے چھٹی روایت ابو داؤد و ابن خزیمہ میں ایک برید یعنی بمقدار ایک چوکی کے آیا ہے ف اسکا کبیرہ گننا بقید مذکور ظاہر ہے بسبب خوف ترتب مفسدہ عظیم کے جیسے استیلا و فساق فجار کا جو کہ وسیلہ ہے طرف زنا کے وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے رہی حرمت سو وہ کچھ متقید ساتھ اسکے نہیں ہے بلکہ سفر کرنا اوسے ہمراہ غیر محرم کے حرام ہے اگرچہ سفر قصیر ہو اور امن بھی ہو اور گو وہ سفر واسطے طاعت کے ہو جیسے حج یا عمرہ ہر چند ساتھ عورتون کے ہو تنعیم سے اسی بنیاد پر محمول ہے شمار کرنا اوسکو منجملہ صغائر کے ؛

فصل ترک کرنا سفر کا اور پھر آنا اوس سے بدفالی کی وجہ سے کبیرہ ہے

حدیث ابن مسعود میں مرفوعًا آیا ہے کہ طیرہ شرک ہے دو بار اسی طرح فرمایا ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو بدفالی نہ لیتا ہو لیکن اللہ اوسکو بسبب توکل کے دور کر دیتا ہے رواہ ابو داؤد والترمذی و ابن ماجۃ ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے پچھلا جملہ اس حدیث کا قول ابن مسعود ہے نہ لفظ مرفوع سلیمان بن حرب و بخاری نے اسی طرح کہا ہے ابو داؤد و نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ عیافت یعنی خط اور طیرہ یعنی بدفالی لینا اور طرق یعنے زجر

جنبت کے ہے بیہقی و طبرانی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے تین پایا درجات بلند وہ شخص جس نے شگون کیا یا پانسے ڈالی یا پھرا سفر سے براہ بدفالی کے **ف** اسکا کبیرہ گناہ پہلے دوسری حدیث سے ظاہر ہے اسکا محل کرنا اوسپر لائق ہے جو کہ معتقد تاثیر تطیر کا ہو لیکن پہر ایسے شخص کے اسلام مین کلام ہوگا ✝

باب نماز جمعہ کا

ترک کرنا نماز جمعہ کا ساتھہ جماعت کے بلا عذر گناہ کبیرہ ہے اگرچہ یہ بات کہے کہ مین تنہا نماز ظہر پڑھ لی ہے ایک قوم جو جمعہ سے متخلف ہوتی تھی حضرت نے اونسے فرمایا مین نے قصد کیا تھا کہ ایک آدمی کو حکم دون کہ وہ لوگون کو نماز پڑھا دے پھر اون لوگون کے گھر جلا دون جو جمعہ مین نہین آتے ہین روایت مسلم وغیرہ دوسرا لفظ مسلم وغیرہ کا یہ ہے کہ حضرت نے منبر پر کھڑے ہو کر کہا لوگ باز آوین ترک کرنے جمعہ سے ورنہ مہر لگا دیگا اللہ اونکی دلون پر پھر وہ غافلون مین سے ہو جاوینگے احمد واصحاب سنن اربعہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم کا لفظ یہ ہے جسنے تین جمعہ ناغہ کیے براہ تہاون اوسکے دل پر مہر لگائی گئی ترمذی نے اسکو حسن ابن خزیمہ نے صحیح حاکم نے شرط مسلم پر کہا ہے دوسری روایت روایت ابن خزیمہ وابن حبان مین تارک سہ جمعہ کو منافق فرمایا ہے رزین کی روایت مین یون آیا ہے فقد برئ من الله ابن عباس کا لفظ موقوف یہ ہے فقد نبذ الاسلام وراء ظهره حدیث طویل ابن ماجہ مین جابر سے مرفوعاً بعد بیان فرضیت جمعہ کے یہ بددعا حق مین تارک جمعہ کے آئی ہے فلا جمع الله شمله ولا بارك له في امره **ف** یہ حدیثین دلیل واضح ہین اسکے کبیرہ ہونے پر فقہا نے بھی نماز جمعہ کو بالاجماع فرض عین کہا ہے بلکہ فرضیت اوسکی دین اسلام سے بالضرورت معلوم ہے جو کوئی اوسکا مستحل ہے باوجود مخالطت مسلمین کے وہ کافر ہے اسی لیے نزدیک شافعیہ کے جو شخص یہ بات کہے کہ مین ظہر پڑھونگا نہ جمعہ وہ قتل کیا جاویگا

علی الاصح اسلئے کہ یہ بمنزلہ ترک اصل نماز کے ہے جمعہ ایک نماز مستقل ہے کچھ بدل ظہر نہیں ہے

ف حدیث احمد وابوداؤد ونسائی وابن ماجہ وحاکم مین آیا ہے جسنے ترک کیا جمعہ بغیر عذر کے وہ ایک دینار صدقہ دے اگر نہ پائے ادہا دینار دے بیہقی کی روایت مین ایک درہم نیم درہم یا ایک صاع یا ایک مد بہی آیا ہے ابن ماجہ کا لفظ ایک صاع گندم یا نیم صاع ہے نماز سارے شروط مین مثل نماز پنجگانہ کے ہے دو نفر سے بہی جمعہ منعقد ہو جاتا ہے ایک امام ہی دوسرا مقتدی یہ شرط کہ امام اعظم یا بلد جامع ہو اتنے لوگ جمع ہون ومثل ذلک بے بنیاد محض ہین ؛

فصل پامال کرنا گردنون کا دن جمعہ کے گناہ کبیرہ ہے

حدیث حذیفہ مین مرفوعاً آیا ہے لعنت کرے اللہ اوس شخص پر جو بیٹھے درمیان حلقہ کے رواہ احمد وابوداؤد بسند حسن والحاکم ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے ایک آدمی وسط حلقہ مین بیٹھا تہا حذیفہ نے کہا یہ ملعون ہے بزبان محمد صلعم پر یا لعنت کی ہے اللہ نے بزبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالس وسط حلقہ پر طبرانی کا لفظ ابو امامہ سے یہ ہے کہ جسنے پامال کیا حلقۂ قوم کو بغیر اونکے اذن کے وہ عاصی ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے مت بیٹھ تو درمیان دو آدمیون کے مگر اونکے اذن سے احمد وترمذی کا لفظ یہ ہے حلال نہین ہے کسی آدمی کو یہ کہ تفرقہ ڈالے درمیان دو شخصون کے مگر اونکے اذن سے بغوی وطبرانی وبیہقی کا لفظ یہ ہے جب پہنچے کوئی تم مین مجلس تک اگر کشادگی کیجاوے اوسکے لئے تو بیٹھ جائے ورنہ دیکھے طرف گنجایش دار کے پہر وہان بیٹھے ف کلام بعض شافعیہ مین اسکا کبیرہ ہونا آیا ہے گویا لعن سے ماخوذ ہے یہ اخذ ظاہر ہے اگر غیر کو ایذا پہنچی جسکا وہ عرفاً متحمل نہین ہے حدیث بہی اسی پر محمول ہے اور قول بکراہت محمول ہے خفت ایذا پر ورنہ پہر حرام ہوگا ؛
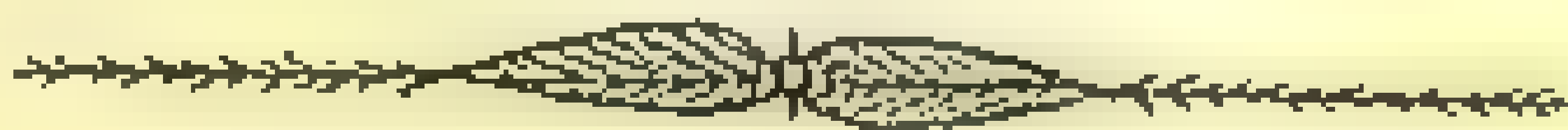
باب لباس کا

پہننا مرد و خنثی کا حریر خالص کو یا جسکا حریر وزن میں نہ تانا ہو نہ زیادہ ہو بغیر کسی عذر کے جیسے درد کرنا
ہون یا خارش کا گناہ کبیرہ ہے حدیث عمر مین مرفوعا آیا ہے مت پہنو تم ریشم کو جو کوئی پہنے گا
اوسکو دنیا مین وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت مین رواہ الشیخان و غیرہما نسائی کا لفظ یہ ہے
ابن الزبیر نے کہا جو کوئی پہنے گا ریشم دنیا مین وہ نہ جاویگا بہشت مین قال تعالے
ولباسهم فيها حرير شیخین کا لفظ یہ ہے حریر وہ پہنتا ہے جسکا کچھ حصہ وہان نہین ہے
یعنی آخرت مین نسائی و ابن حبان و حاکم کا لفظ یہ ہے وہ اگر جنت مین بہی جاویگا تو بہی وہان حریر
نہ پہنے گا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے ابو داؤد و نسائی کا لفظ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ یہ ہے میں نے
دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ لیا آپنے حریر کو دست راست مین اور سونے کو دست چپ
مین پہر کہا یہ دونون حرام ہین میری امت کے ذکور پر شیخین مین ہے کہ ابن الزبیر نے خطبہ
پڑہا کہا مت پہناؤ تم حریر اپنی عورتون کو مین نے حضرت کو سنا فرماتے تہے تم مت پہنو حریر جو کوئی
اوسکو دنیا مین پہنتا ہے وہ آخرت مین نہ پہنے گا حاکم نے کہا ہے عقبہ ابن عامر اپنی بی بی کو زیور
و حریر کے پہننے سے منع کرتے تہے اور کہتے تہے اگر تم جنت کا زیور و حریر پہنا چاہتی ہو تو دنیا
مین نہ پہنو ابن زبیر و عقبہ یہ سمجہے کہ یہ وعید عدم لبس کی آخرت مین حق مین عورتون کے بہی
جاری ہے یہ مجرد احتیاط تہی ورنہ اونکے لئے مباح ہے کچہ مانع لبس آخرت سے نہین ہے
صحیحین مین آیا ہے کہ کسی نے حضرت کو ایک فروج حریر کا تحفہ مین بہیجا تہا اوسکو پہنکر نماز
پڑہی پہر اوتار کر پہینکدیا جسطرح کہ کوئی کارہ ہوتا ہے پہر فرمایا لا ينبغي هذا للمتقين
فروج بفتح فا و را مشددہ و جیم وہ قبا ہے جسکے پیچہے چاک ہو عقبہ بن عامر کا لفظ یہ ہے منع
کیا ہے ہمکو لبس حریر و دیباج سے اور بیٹہنے سے اوسپر رواہ البخاری احمد کا لفظ یہ ہے
مستمتع نہین ہوتا حریر سے جو کہ امید وار ہے ایام خدا کا یعنے اوسکے لقاء و حساب کا حسن نے

کہا لوگون کا کیا حال ہے پہنچی ہے اونکو یہ بات اونکے نبی سے پہر وہ اپنے کپڑون اور گہرونمین حریر لگاتے ہین حدیث احمد و بیہقی مین ذکر مسخ کا آیا ہے کہ ایک قوم بندر و سور ہوجاینگی شراب پینے ریشم پہنے گانے والیان جمع کرنے ربا کہانے قطع رحم کرنے پر بخاری کا لفظ تعلیقاً یون ہے میری امت مین کچھ لوگ ہونگے جو حریر کو حلال کرلینگے وہ بندر سور ہوجاوینگے قیامت تک بیہقی کا لفظ بسند قوی یہ ہے جب حلال کریگی میری امت پانچ چیزون کو تو اونپر ہلاک آویگا ایک ظاہر ہونا تلاعن کا دوسرے پینا شراب کا تیسرے پہننا حریر کا چوتہے اختیار کرنا گانے والیون کا پانچوین اکتفا کرنا مردون کا مردون سے اور عورتون کا عورتون سے یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہوا تلاعن روافض نے کیا شراب فساق امت نے پیا حریر امرا سلطنت نے پہنا گانے والیان دولتمندون نے جمع کین عوام مین اغلام و مساحقت کا رواج ہوا یہی اسباب ہلاک امت اور عزت اسلام کے ہوگئے عیاذاً باللہ حذیفہ نے کہا جسنے حریر پہنا اللہ اوسکو ایک دن آگ پہنائیگا وہ دن تمہارا ایام مین سے نہوگا بلکہ ایام طوال خدا مین سے ہوگا ف یہ سب احادیث دلیل روشن ہین کبیرہ ہونے پر اس فعل کے

فصل

زیور پہننا مرد بالغ عاقل کا جیسے انگوٹہی سونے کی یا کوئی شے چاندی کی سوا مہر کے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے جو کوئی ایمان رکہتا ہو اللہ اور پچہلے دن پر وہ ریشم و سونا نہ پہنے رواہ احمد بسند رواتہ ثقات دوسرا لفظ احمد و طبرانی کا بروایت ثقات یہ ہے جو کوئی مرا میری امت مین سے اور وہ سونا پہنتا تہا تو حرام کریگا اللہ اوسکو جنت مین اوپر مسلم مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک شخص کے ہاتہ مین سونے کی مہر دیکہی نکالکر پہینکدی اور فرمایا کیا تم ایک چنگاری آگ کی لیتے ہو اسی کی لگ بہگ نسائی مین بہی آیا ہے فرمایا دفی یدک جمرۃ من نار ابن حبان کا لفظ یہ ہے خرابی ہے عورتون کی دو لال چیزون سے ایک سونا دوسرے رنگ عصفر ف ریشم کا پہننا

بسبب ان وعیدات کے کبیرہ ٹھیرا ہے لکن جمہور ائمہ شافعیہ کے نزدیک صغیرہ ہے شاید انہون نے
یہ خیال کیا ہے کہ کبیرہ وہ ہے جو مختص ہو ساتھ حد کے لکن یہ صحیح نہین ہے اسی لئے جلال بلقینی
وغیرہ نے جزم کیا ہے ساتھ تکبیر کے امام الحرمین بھی اسی طرف مائل ہین رہا سونا سو اوسکا
کبیرہ ہونا بہ نسبت لبس حریر کے بالاولی ہے الحاق زیور سیم کا ساتھ اوسکے محتمل ہے اگرچہ اسطرح
فرق ممکن ہے کہ سونا اغلظ ہے اسی لئے بعض ہمارے ائمہ نے کہا ہے کہ لبس بعض حلیہ سیم کا
سوای خاتم مرد کو حلال ہے بلکہ مرد کو پہننا مہر سیم کا مسندوب ہے اور مہر زر کا حرام بتایا ہے انتہے -
مین کہتا ہون تحقیق اس مسئلہ کی مطابق اہل حدیث کے یہ ہے کہ استعمال سونے کا رتی برابر
بھی مرد پر حرام ہے رہی چاندی سو حدیث مین آیا ہے فالعبوبها کیف شئتم یہ نص واضح
ہے استعمال سیم پر باستثنا اکل وشرب کے ظروف سیم مین اس بنیاد پر سرمہ دانی اور سلائی اور
جوتا اور قلم دوات اور قلمدان اور پرتلہ اور قبضہ شمشیر اور چابک وغیرہ اشیا سیم کا استعمال کرنا جائز
رہیگا واللہ اعلم

فصل

مشابہ بننا مردون کا ساتھ عورتون کے اونکی خصوصیات عرفیہ مین جیسے لباس کلام حرکت وغیرہ
اور بالعکس اسکے گناہ کبیرہ ہے بخاری وسنن اربعہ مین ابن عباس سے آیا ہے کہ لعنت کی ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون پر جو مشابہ عورتون کے بنتے ہین اور اون عورتون
پر جو مشابہ مردون کے بنتی ہین طبرانی مین آیا ہے کہ ایک عورت حضرت پر کمان لگائے ہوئے
گزری فرمایا لعنت کرے اللہ متشبہات ومتشبہین پر بخاری مین لعنت کرنا حضرت کا مخنثین رجال
اور مترجلات نسا پر وارد ہے مخنث وہ مرد ہے جسمین تکسر وتثنی ہو یعنے لچک و لوچ جسطرح کہ
عورتون کی عادت ہوتی ہے اگرچہ فاحشہ کبری نکرے مترجل وہ عورت ہے جو مرد کی صورت بنائے
اونکا سا کام کرے حاکم کا لفظ شرط مسلم پر یون ہے لعنت کی حضرت نے مرد پر جو لباس عورت کا

پہنے عورت پر جو لباس مرد کا پہنے اسکو ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ نے بہی روایت کیا ہے احمد کا لفظ یہ

بسند حسن یہ ہے لعنت کی ہے حضرت نے مخنثین پر جو مشابہ عورتوں کے بنتے ہین اور مترجلات پر

جو مشابہ مردون کے بنتی ہین یعنی مرد زنانہ اور زن مردانہ پر ابو داؤد کا لفظ یہ ہے حضرت کے پاس

ایک مخنث کو لائے اوسنے ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگائی تہی فرمایا اسکا کیا حال ہے کہا یہ عورتون مین ملتا ہے

حکم دیا کہ اوسکو نکال دو چنانچہ طرف نقیع کے نکال دیا گیا یہ ایک جگہہ مدینہ سے دور تہی منذری نے

کہا ہے اسکی سند مین نکارت ہے حدیث مین آیا ہے دیوث جنت مین نہ جائیگا دیوث وہ ہے

جو پروا نہین کرتا کہ اوسکی بی بی پر کون داخل ہوا ف اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے

واضح ہے وعید شدید اوسپر دال ہے ائمہ شافعیہ کے اس باب مین دو قول ہین ایک یہ کہ حرام ہے

نووی نے اسی کو صواب کہا ہے دوسرا یہ کہ مکروہ ہے رافعی نے اسیکی تصحیح کی ہے لیکن صحیح بلکہ

صواب وہی قول نووی ہے بلکہ کبیرہ ہے اسی لئے بعض اہل علم نے اسکو کبیرہ گنا ہے یہی ظاہر ہے یہہ

بہی معلوم ہوا کہ مرد کو ہاتہہ پاؤن مین مہندی لگانا حرام بلکہ کبیرہ ہی ف یہ مسئلہ عرب مین ہین واقع

ہوا تہا علما نے اختلاف کیا حل و حرمت مین رسائل لکہے سنہ ٩٥٢ھ مین وہ دونون رسالے

حلت کے اور ایک رسالہ حرمت کا مکہ مکرمہ مین بہیجا صاحب زواجر سے تحقیق چاہی اونہون نے

ایک کتاب حافل لکہی شن الغارہ علی من اظہر معرة تقوله فی الحناء و عوار ہ نام یہ نام

اسلئے رکہا کہ اسم مطابق مسمی کے ہو کیونکہ بعض قائلین حل نے اپنے طور سے تجاوز کرکے دعوے

اجتہاد کا کیا تہا اور یہ خیال کیا تہا کہ قائلین حرمت غالط ہین اسطرح کی اوسنے بہت کچہہ آفات

و مجازفات کئے تہے لہذا رسالہ جوابیہ مطول ہوگیا ف خاوند کو چاہئے کہ اپنی بی بی کو تشبہ

رجال سے چال ڈہال لباس و افعال مین بخوف لعنت روکے اگر نہ روکے گا تو دونون گناہ مین

برابر اور لعنت مین یکسان ٹہیرینگے لقوله تعالے قوا انفسکم و اہلیکم نارا

مراد وقایہ سے ساتہہ تعلیم تادیب کے اور امر کرنا ساتہہ طاعت رب کے اور نہی کرنا معصیت سے

ولقوله صلعم الرجل فی اہله راع و ہو مسئول عنہم یوم القیامة حدیث مین آیا ہے

ہلاک مردون کا یہ ہے کہ طاعت کرین اپنی عورتون کی اسی لیے حسن نے کہا ہے واللہ ما اصبح
الیوم رجل یطیع امرأتہ فیما تہوی الا کبہ اللہ فی النار یعنی جو کوئی مرد آج کے دن
مطیع عورت کا اوسکی خواہش مین ہوگا اللہ اوسکو اوندھے منھ آگ مین ڈالیگا *

فصل

عورت کا باریک کپڑا پہننا جس سے اوسکا بدن نظر آئے اور میل و امالہ پایا جائے گناہ کبیرہ ہے
صحیح مسلم مین مرفوعاً آیا ہے دو گروہ ہین دوزخیون کے جنکو مینے نہین دیکھا ہے ایک وہ قوم
ہے جنکے پاس کوڑے ہین جیسے دُمین گاوٗن کی اونسے لوگون کو مارتے ہین دوسری عورتین
کپڑے پہنے ننگی جھکتی جھکاتی سر اونکے جیسے کوہان شتر کے یہ عورتین بہشت مین نہ جاوینگی اور نہ بہشت کی
ہوا پاوینگی اگرچہ اوسکی ہوا بہت دور سے پائی جاتی ہے مطلب یہ ہوا کہ ظاہر مین تو جامہ پوش ہین
لکن درحقیقت برہنہ ہین ایسے باریک کپڑے پہنے ہوئے ہین کہ اونسے بدن کی رنگت ظاہر ہوتی ہے
خود طرف مردون کے جھکتی ہین اونکو طرف اپنے مائل کرتی ہین اونکے سر ایسے ہین جیسے کوہان شتر
کے یعنے بڑے بڑے موباف سر مین باندھتی ہین یہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا پہلی قوم سے مراد چوبدار ہین دربار امرا اور روسا کے جو لوگونکو
دور باش کیا کرتے ہین دوسری جنس سے مراد زنان باریک لباس بدکار ہین یہ بلا زنان امرا مین
ہر جگہہ موجود ہوتی ہے انا لیہ ابن حبان و حاکم کا لفظ شرط مسلم پر ہے آخر امت مین ایسے
لوگ ہونگے جو زین پر سوار ہونگے مساجد کے دروازون پر آکر اوترینگے اونکی عورتین کاسیات
عاریات ہونگی اونکے سرون پر جیسے کوہان شتر لاغر کی تم لعنت کرو اون عورتون پر وہ ملعونات
ہین الحدیث ابو داوٗد کا لفظ عائشہ سے مرسلاً یون ہے کہ اونکی بہن اسماء حضرتؐ کے پاس آئین
وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منھ پھیر کر فرمایا اسے
اسماء عورت جب بالغ ہو کر حیض کو پہنچی تو ٹھیک نہین ہے کہ کوئی شے اوسکی دیکھی جاوے

مگر منھ اور دونوں ہاتھ ۹ شے اسکو کبیرہ گناہ اسپئے بسبب اس حدیث شدید کے اگرچہ معلوم نہیں ہے کہ کسی نے اسکی تصریح کی ہو تو آپ نے کہا ہے اون افعال مین سے جنپر عورت ملعونہ ہوتی ہے ایک اظہار زینت کا ہے جیسے پہنتا سینے موتی کا نیچے نقاب کے اور ملنا خوشبو و عطر کا جیسے مشک وغیرہ وقت باہر نکلنے کے اور پہنتا باریک جامہ کا یا لباس آرایش کا جیسے براق تنگ یا پاجامہ ریشم کا اور دراز کرنا آستین کا یہ سب تبرج ہے جسپر اللہ کو دنیا و آخرت مین غصہ آتا ہے اور اوسکے فاعل کو مقت بسبب عوض رکھتا ہے انہین قبائح کی وجہ سے حضرت نے فرمایا ہے جیسے آگ مین جہانکا دیکھا اکثر اہل نار یہی عورتین ہین انتہے حضرت کے وقت مین غالبًا ویسا باریک کپڑا نہوگا جیسا کہ اس زمانہ مین ہوتا ہے حضرت اسمار رضی اللہ عنہا پر اوسکا انکار فرمایا تو اس بنیاد پر ہر وہ کپڑا پہنتا عورت کو جو بالکل ساتر نہین ہے جیسے جالی لاہی بہت باریک ململ تن زیب شربتی تھان جنمین سارا بدن نظر آتا ہو کسیطرح جائز نہین ہو سکتا ہے عورت سر سے پاؤن تک ستر ہوتی ہے سوا منھ اور ہر دو کف دست کے سارا بدن پوشیدہ رکھنا چاہیے تا قدم تک لیکن اسوقت مین یہ شریعت گویا بالکل منسوخ سمجھہ لیگئی ہے جو عورتین تنگ پاجامہ پہنتی ہین اونکے دونون قدم کھلے رہتے ہین گردن تک سارا سر مکشوف ہوتا ہے سارا زیور گلے سینے بازوون کا نظر آتا ہے جو کلی دار پاجامہ پہنتی ہین اونکے قدم اگرچہ پوشیدہ رہتے ہین لیکن پاجامہ مین اسراف ہوتا ہے کرتی چھوٹی ہوتی ہے پیٹ ناف سب کچھ نظر آتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ❊

فصل

پہننا لنبی ازار یا جامہ یا آستین یا شملہ دستار کا اترا نے کو گناہ کبیرہ ہے بخاری مین آیا ہے جو ازار ٹخنے سے نیچے لٹکے وہ دوزخ مین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے ازار مومن کی عضلہ ساق تک ہے پھر نصف ساق پھر کعبین تک اور جو اسکے نیچے کعبین سے ہے وہ آگ مین ہے شیخین کا لفظ یہ ہے اللہ نہین دیکھتا طرف اوس شخص کے جو اپنے کپڑے کو اترا کر لٹکاوے حدیث کا خیال رہے دوسری روایت مین

بطر آیا ہے خیلا رکے معنی مین اترانا تکبر و عجب کرنا بطر کے معنی ہین لوگونکو غرور سے حقیر دیکھنا ابن عمر کہتے ہین جو حکم حضرت نے ازار مین فرمایا ہے وہی حکم قمیص مین بھی ہے رواہ ابو داؤد اسبال ازار مین بہت سخت وعید آئی ہین زواجر کا لفظ یہ ہے کہ اسبال ازار و قمیص و عمامہ مین ہوتا ہے جو کوئی شخص کپڑا کھینچکر اتراتا چلتا ہے اللہ اوسکی طرف دن قیامت کو نظر نکریگا ایک حدیث مین آیا ہے انما الکبریاء للہ رب العالمین بریدہ نے کہا ہے ایک مرد قریش حلہ پہنے سامنے حضرت کے آیا ناز سے چلتا تھا جب وہ اوٹھ گیا حضرت نے کہا اے بریدہ اللہ دن قیامت کو اسکے لئے وزن قائم نکریگا رواہ البزار — اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث کا ہے بسبب شدت وعید کے صاحب عمدہ کا یہ کہنا کہ تبختر چال مین صغیرہ ہے محمول ہے حالت عدم کبر پر ورنہ کبیرہ ہے کیونکہ تکبر منجملہ کبائر کے ہے قال تعالے ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا کل ذلک کان سیئہ عند ربک مکروھا مرح کہتے ہین تبختر کو قالہ النووی یعنی ناز نخرے غرور سے چلنا اپنے آپ کو کھینچ کر اترانا صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی حلہ پہنے چلا جاتا تھا اپنے جی مین خوش تھا اتراتا سر مین کنگھی کئے ہوئے ناز سے چلتا تھا اللہ نے اوسکو خسف کر دیا وہ زمین مین دھستا گھستا چلا جاتا ہے قیامت تک اللھم احفظنا انتھے ملا علی قاری نے بڑے بڑے عمامے اور آستین اہل مکہ کی دیکھکر اپنے رسالہ مین لکھا ہے عمائم کالابراج وکمائم کالاخراج جو باہ تکلف و تزین کا آج کل روسا کے استعمال مین آتا ہے

وہ سراپا بطر و خیلاء و مرح ہے

فصل

داڑھی کو سیاہ خضاب کرنا بغیر کسی غرض کے جیسے جہاد ہے کبیرہ گناہ ہے ابن عباس مرفوعًا کہتے ہین ایک قوم ہوگی آخر زمان مین جو سیاہ خضاب کریگی جیسے پوٹے کبوتر کے وہ جنت کی ہوا نپاویگی رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے اور زعم

اوسکے خضب کا بیجا ہے ف اسکا کبیرہ گناہ بسبب اس وعید شدید کے مطابق ظاہر حدیث صحیح کے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکہا کہ کسینے اوسکو کبیرہ گناہو انتہی یہ حدیث بہی معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسلیے کہ اس زمان آخر مین رواج خضاب سیاہ کا عموماً ہو گیا ہے اس سنیہ کو حسنہ کی طرح بلا کسی ضرورت شرعی و عرفی کے محض واسطے اخفاء پیری و اظہار جوانی اور نمایش حسن و جمال کے بجا لاتے ہین سو یہ محض فریب دہی اور تغیر خلق اللہ ہے ہان خضاب حنا کا کرنا جائز ہے

باب استسقا یعنی پانی بہ نچھترون مانگنے کا

یہ کہنا انسان کا بعد پانی برسنے کے کہ ہمکو فلان نچھتر سے پانی ملا باعتقاد تاثیر اوس ستارہ کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین زید بن خالد جہنی سے مرفوعاً آیا ہے جسنے کہا ہمکو پانی ملا فلان فلان نچھتر سے وہ میرا کافر اور کواکب کا مومن ہے الحدیث ف اسکو بہت اہل علم نے کبیرہ گناہ ہے لکن یہ کچہہ صحیح نہین اسلیے کہ قائل اس قول کا براہ اعتقاد کافر حقیقی ہوتا ہے اور کلام ہمارا اون کبائر مین ہے جن سے اسلام زائل نہین ہوتا ہے شافعی نے کہا ہے جسنے کہا ہم پانی دیگئے ہین فلان نچھتر یعنے تارے سے اور مراد اوسکی یہ ہے کہ اوس تارے نے پانی برسایا ہے تو وہ کافر حلال الدم ہے اگر توبہ نکرے روضہ کا لفظ یہ ہے ان اعتقد ان النوء ممطر حقیقۃ کفر و صار مرتدا ابن عبد البر کا لفظ یہ ہے ان اعتقد ان النوء سبب ینزل اللہ بہ الماء علی ما قدرہ وسبق فی علمہ فھو وان کان مباحا فقد کفر بنعمۃ اللہ وجھل بلطیف حکمتہ انتہی اس مسئلہ کا بیان رسالہ دعایۃ الایمان الی توحید الرحمن مین مفصل کیا گیا ہے ولللہ الحمد

باب جنازون کا

نوحہ یا طمانچہ مارنا رخسارون پر یا سپہاڑنا گریبان کا یا نوحہ کرنا یا نوحہ کا سننا یا سنانا یا اوکھیڑنا بالون کا یا ہائے واے کرنا وقت مصیبت کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے وہ شخص ہم مین سے نہین ہے

جو گالون کو مارتا ہے گریبان کو پھاڑتا ہے جاہلیت کی طرح چلاتا ہے دوسرا لفظ ابوموسی اشعری کا
یہ ہے کہ مین بری ہون اوس سے جس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بری ہین حضرت بری ہین
صالقہ حالقہ شاقہ سے صالقہ وہ ہے جو چلا کر روئے حالقہ وہ ہے جو وقت مصیبت کے سر منڈائے
شاقہ وہ ہے جو کپڑے پھاڑے نسائی کا لفظ یہ ہے لیس منا من حلق ولا خرق ولا صلق
یہ لفظ کہ وہ ہم مین سے نہین ہے نفی کرتا ہے اسلام کی عیاذاً باللہ مسلم کا لفظ یہ ہے دو کام ہین
ہین لوگون مین وہ دونون کفر ہین ایک طعن کرنا نسب مین دوسرے نوحہ کرنا مردہ پر ابن حبان
وحاکم کا لفظ یہ ہے تین چیزین کفر ہین ساتھ خدا کے پھاڑنا جیب یعنی قمیص کا نیاحت کرنا یعنی
مردہ پر طعن کرنا نسب مین حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے ثلث هی الکفر
دوسرا لفظ یہ ہے ثلاث من عمل الجاهلیة سو جاہلیت نام ہے زمانہ کفر کا مسلم کا لفظ یہ ہے چار
چیزین ہین میری امت مین خصال جاہلیت سے وہ اونکو نہین چھوڑتے فخر کرنا احساب مین طعن کرنا
انساب مین استسقار کرنا نجوم سے نیاحت کرنا یہ بھی فرمایا ہے نائحہ اگر مرنے سے پہلے توبہ نکریگی تو
دن قیامت کے اوسکو ایک پیراہن قطران کا پہنایا جائیگا قطران کہتے ہین پگھلے ہوئے تانبے کو
یا روغن خارش شتر کو دوسرے لفظ مین درع من جرب اور تیسرے لفظ مین درع من
لهب النار آیا ہے رواه ابن ماجة طبرانی کا لفظ اوسط مین یون ہے یہ نوحہ کرنیوالیان
دن قیامت کو دو صفین جہنم مین کیجاوینگی ایک جانب راست دوسری جانب چپ وہ نوحہ
کرینگی اہل نار پر جسطرح کہ کتے بہوکتے ہین اسکو ابوداود نے بھی روایت کیا ہے منذری نے کہا
اسکی اسناد مین کوئی متروک نہین ہے ابو سعید کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت
کی ہے نائحہ و مستمعہ پر حدیث شیخین مین بذکر قتل زید بن حارثہ و جعفر بن ابیطالب و عبد اللہ بن
رواحہ کے حق مین نائحات کے آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا احث فی افواههن التراب جھونک
دے اونکے موہنون مین خاک کو — ان حدیثون سے کبیرہ ہونا اسکا ظاہر ہے کیونکہ انپر
لعن و کفر کا اطلاق آیا ہے بہت سے اہل علم نے ان افعال کو کبائر گنا ہے صاحب عدہ کا یہ کہنا

کہ نیاحت و صیاح و نتش جیب بعد کبائر مین مرود ہے اذرعی نے کہا ہمنے نہین دیکھا کہ کسی اور نے
سوا انکے یہ بات کہی ہو کیونکہ احادیث صحیحہ مقتضی اسکی ہین کہ یہ افعال کبائر ذنوب ہین حضرت نے
اونکے فاعل سے اپنی بیزاری ظاہر کی ہے اور لیس منا فرمایا ہے نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے
کہ حدیث دلیل ہے تغلیظ تحریم طعن فی النسب و نیاحت پر اصح اقوال یہ ہے کہ یہ اعمال کفار کے اور یہ
اخلاق جاہلیت کے ہین دوسرا قول یہ ہے کہ موذی ہین طرف کفر کے تیسرا قول یہ ہے کہ مراد کفر
نعمت و احسان ہے چوتھا قول یہ ہے کہ حق مین مستحل کے ہے انتہی اذرعی نے کہا ہے نیاحت
اگر براہ ناراضی قضا ہے تو کبیرہ ہے اور اگر فرط جزع و ضعف تحمل مصیبت سے ہے تو محتمل ہے
رہی یہ بات کہ جاہل معذور ہو سکتا ہے یا نہین اسمین نظر ہے انتہی ہان رونا قبل و بعد موت
کے جائز ہے لیکن اولی یہ ہے کہ بعد موت کے نہ روئے اگر ممکن ہو ایک جماعت نے کہا ہے
رونا بعد موت کے مکروہ ہے لقوله صلعم فی الحدیث الصحیح فاذا وجبت فلا تبکین باکیة
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے صاحبزادے اور نواسے پر قبل موت کے روئے تھے غرضکہ بکا سوا
ان کبائر سے بلا کراہت جائز ہے جس شخص کو منظور ہو کہ وہ اس ورطہ سے نکلے اوسکو چاہیے کہ جب
بیمار ہو تو گھر والون کو بدع جنائز وغیرہ محرمات شنیعہ و قبائح فظیعہ سے منع کر جائے شافعیہ نے
کہا ہے جو شخص مبتلا ہو کسی مصیبت مین جیسے میت یا نفس یا اہل یا مال اگرچہ وہ مصیبت خفیف
ہو اوسکو چاہیے کہ بار بار انا للہ الخ کہا کرے اور یہ دعا پڑھے اللهم اجرني في مصيبتي واخلف
لي خيرا منها کیونکہ حدیث مسلم مین آیا ہے کہ جو کوئی یہ دعا کرتا ہے اللہ اوسکو اجر دیتا ہے اور بہتر
خلف بخشتا ہے خود اللہ پاک نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ علیهم صلوات من ربهم و رحمة الآیة
ابن جبیر نے کہا اس امت کو وقت مصیبت کے جو دیا ہے وہ اور کو نہین دیا انا للہ الخ اگر اور کو
یہ چیز دیجاتی تو یعقوب علیہ السلام یا اسفی علی یوسف نہ کہتے **حکایت** بعض حکما نے
کہا ہے عاقل کو چاہیے کہ اول ایام مصیبت مین وہ کام کرے جو احمق بعد پانچ دن کے کریگا
حدیث مین آیا ہے اللہ جب کسی قوم کو چاہتا ہے تو اونکو مبتلا کرتا ہے اگر صبر کیا تو صبر کا اجر ہے اور اگر جزع کیا

تو یہی جمع ہے

افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورت		بہر ست علاج دل بیمار تو واقف

فصل مردے کی ہڈی توڑنا اور اسکی قبر پر بیٹھنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان مین مرفوعًا آیا ہے کسر عظم المیت ککسرہ حیا یعنی توڑنا استخوان مردہ کا ویسا ہے جیسا استخوان زندہ کا توڑنا یعنے گناہ و ایذا مین مستو وغیرہ کا لفظ یہ ہے تم مین اگر کوئی ایک چنگاری پر بیٹھے وہ کپڑے جلا کر کہال تک پہنچے تو یہ بہتر ہے اوسکے لئے قبر پر بیٹھنے سے عمارہ بن حزم کہتے ہین حضرت نے مجھکو ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا فرمایا اری قبر والے اوتر قبر سے ایذا نہ دے مقبور کو اور نہ وہ تجکو ایذا دے رواہ الطبرانی

ف۔ بعض نے نہین دیکھا کہ کسینے ان دونون امر کو کبیرہ گنا ہو لکن یہ حدیثین سمجھاتی ہین کہ وعید سخت ہے کیونکہ کسر عظم میت کو برابر کسر عظم حی کے ٹھیرایا ہے رہا جلوس سو ایک جماعت شافعیہ نے حرام کہا ہے نووی بھی اسیکے تابع ہین بعضنے حرمت سے کبیرہ ہونا لیا ہے اسلئے کہ اس جلوس پر وعید شدید آئی ہے یہ علامت کبیرہ کی ہے ÷

فصل

بنانا مسجد کا قبر پر یا چراغ جلانا قبر پر یا زیارت کرنا عورتون کا قبور کو اور ساتھ جانا اونکا ہمراہ جنازہ کے گناہ کبیرہ ہے ابن عباس نے مرفوعًا کہا ہے لعن اللہ زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج رواہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان لکن فی سندہ مختلف فیہ دوسرا لفظ لعن زوارات القبور ہے اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہے ورواہ ابن ماجۃ وحبان بسند مختلف فی الجملہ فاطمہ علیہا السلام کو ایک جنازے سے پھرتے دیکھکر پوچھا تو کدھر گئی تھی کہا ان گھر والون کے پاس فرمایا اگر تو اونکے ساتھ کدی تک جاتی جنت

کو نہ دیکھتی الخ رواہ ابوداؤد بطولہ اسی طرح ایک جگہ عورتون کو بیٹھے ہوئے دیکھا پوچھا
کیون بیٹھی ہو کہا ہم انتظار جنازہ کا کرتے ہین فرمایا پھر جاؤ گناہ لیکر بے اجر ہو کر رواہ ابن
ماجۃ وابو یعلی بطولہ ف ـــ ان تینون امر کا کبیرہ ہونا ظاہر احادیث سے ہے دو امر پر
لعنت آئی ہے تیسرے امر پر جنت کو حرام فرمایا ہے مجھے نہین دیکھا کہ کسینے انکو کبائر کہا ہو کلام شافعیہ
مین تصریح حرمت کی بھی نہین کی ہے بلکہ مکروہ بتایا ہے اسلئے کبیرہ ہونا انکا محمول ہے عظم مفاسد
پر جسطرح کہ اکثر عورتین مقابر پر یا پیچھے جنازے کے جاتی ہین بری شکل سے نوحہ کرتی ہوئی یا
زینت سے وقت زیارت کے جس سے خوف فتنہ کا قوی ہوتا ہے یا کوئی مسجد ملحق مقبرہ
مسبلہ بنائی گئی ہے یا چراغ قبر پر جلایا گیا ہے یا مال محرمات مین خرچ ہوا ہے کہ یہ سب کبائر
ہین چراغ جلانا قبور پر تشبہ ہے ساتھ مجوس کے اگرچہ شافعیہ نے اسکو حرام کہا ہے مگر کبیرہ
ہونا اسکا کچھ دور نہین ہے ف ـــ زواجر مین ذکر سفر زیارت قبور کا نہین کیا ہے حالانکہ
اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ سے ہے کہ لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سلف مین
کسی صحابی تابعی ومن بعدہم سے ثبوت اس سفر کا نہین ہوتا ہے یہ تکبیر جب ہے کہ مجرد زیارت
مسنونہ کے لئے جاوے اور اگر یہ سفر اسلئے ہے کہ وہان جاکر کوئی فعل شرک یا بدعت بجالاوے
یا روح میت سے استفادہ واستفاضہ کرے تو پھر شرک جلی یا بدعت ضلالت ہے تفہیمات مین
سفر اجمیر وغیرہ سے منع کیا ہے اور اسکو شرک ٹھیرایا ہے یہ حکم عام ہے خواہ واسطے قبور اولیاء
کے سفر کرے یا واسطے قبور انبیاء کے ہان سفر مدینہ منورہ کا بالقصد مسجد نبوی جو مشتمل ہے زیارت
مسجد نبوی پر کرنا اور وہان جاکر زیارت مسنونہ بجالانا اس حکم عام سے علیحدہ امر ہے بابی ہو وامی صلعم

فصل رقیہ کرنا تعویذ باندھنا گناہ کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا ہے من علق تمیمۃ فلا اتم اللہ لہ جسنے کوئی گنڈا لٹکایا ہے اللہ اسکو
پورا نکرے ومن علق ودعۃ فلا ودع اللہ لہ جسنے لٹکایا کوئی ودعہ ودع نکرے اللہ اسکو

رواہ احمد والبو یعلی بسند جید والحاکم وصححہ عن عقبۃ بن عامر ایک آدمی حضرت سے بیعت
کرنے کو آیا تھا اوسکی بیعت نہ لی پوچھا کیون کہا اوسکے بازو پر تعویذ ہے اوسنے توڑ ڈالا تب بیعت لی اور
فرمایا من علق فقد اشرک رواہ احمد بسند رواتہ ثقات والحاکم واللفظ لہ عنہ ایضا
یعنی جسنے کوئی شئے اپنے بدن پر لٹکائی اوسنے شرک کیا اسی طرح ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ
پیتل کا دیکھا فرمایا یہ کیا ہے کہا واہنہ کے لئے پہنا ہے فرمایا یہ زیادہ نکریگا تجکو مگر وہن جدا کر اسکو
اگر تو مرگیا اور یہ تجپر ہوا تو کبھی فلاح نہ پائیگا ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے رقی تمائم تولہ شرک ہین
پوچھا تولہ کیا ہے کہا ایک شئے ہے جو بی بیان خاوندو نکے دوست بنانے کو کیا کرتی ہین یہہ بھی
روایت ہے کہ تمیمہ وہ ہے جو قبل بلا کے باندہا جاتا ہے نہ بعد بلا کے ف ان دونون کا
کبیرہ ہونا مقتضای احادیث مذکورہ ہے خصوصًا اس جہت سے کہ اونکا نام شرک رکہا ہے لیکن
معلوم نہین کہ کسینے بالتصریح ساتہہ اسکے تصریح کی ہو لیکن اسمین شک نہین ہے کہ یہ اعتقاد
جہل وضلال بلکہ اکبر کبائر سے ہے پہر گو شرک نہو لیکن موذی طرف شرک کے ہے اسلئے کہ سوا اللہ پاک
کے کوئی نافع و ضار نہین ہوتا ہے رقی سے وہ رقی مراد ہین جو زبان عربی مین نہ ہون اور
اونکے معنی معلوم نہون ایسی رقی حرام ہوتی ہین خطابی و بیہقی نے ساتہہ اسکے تصریح کی ہے
ابن عبد السلام نے حدیث اعرضوا علی رقاکم سے اسپر استدلال کیا ہے کیونکہ مجہول اللفظ یا
محتمل ہے کہ کفر یا سحر ہو پہر خطابی نے کہا ہے کہ جو معلوم المعنی ہین اور اونمین ذکر اللہ کا ہو وہ مستحب
متبرک ہے انتہی یہ لفظ زواجر کا ہے کہ گو شرک نہو ٹہیک نہین ہے اسلئے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوسکا نام شرک رکہدیا ہے تو اب اوسکے شرک ہونے مین کیا شبہ باقی رہ سکتا ہے
اور کون شک کر سکتا ہے

فصل ناخوشی لقاء خدا کی گناہ کبیرہ ہے

حدیث عائشہ مین آیا ہے حضرت نے فرمایا جو دوست رکہتا ہے اللہ سے ملنے کو اللہ اوسکا ملنا دوست

رکھتا ہے اور جو کوئی مکروہ رکھتا ہے ملنا اللہ سے اللہ اوسکے ملنے کو مکروہ رکھتا ہے الحدیث رواہ
الشیخان پہلا حال مومن کا ہے دوسرا حال کافر و فاجر کا ہے اس باب مین کئی حدیثین مختصر و مطول
آئی ہین ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث سے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسی نے اسکا ذکر کیا ہو ہان
سوء ظن باللہ کو بہت لوگون نے کبیرہ کہا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے انا عند ظن
عبدی بی ان ظن بی خیرا فلہ وان ظن شرا فلہ رواہ احمد وابن حبان والبیہقی عن
واثلۃ مرفوعاً ٭

کتاب زکوٰۃ کی

ندینا زکوٰۃ کا یا دیر لگانا بعد وجوب کے بغیر عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے قال تعالی
وویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوٰۃ زکوٰۃ نہ دینے والون کا نام مشرک رکھا ہے اور
فرمایا ہے بل ہو شر لہم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ وقال تعالی
یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم ہذا ما
کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہین ہے کوئی سونے یا چاندی
والا جو اوسکا حق ادا نہین کرتا ہے لیکن جب قیامت ہوگی تو آگ کے تختے بنا کر جہنم مین اوس سے
اوسکے پہلو ماتھے پیٹھ کو داغ دینگے رواہ الشیخان یہی حکم حق مین صاحب شتر و گاؤ و گوسفند
کے فرمایا ہے کہ وہ قیامت مین اوسکو روندینگے وہ پچاس ہزار برس کا دن ہوگا پھر جنت مین
جائے یا آگ مین پڑے زواجر مین اس مقام پر بہت سی حدیثین وعید ترک زکوٰۃ و ذم بخل کی
لکھی ہین ف اسکا کبیرہ ہونا مجمع علیہ ہے قلیل وکثیر زکوٰۃ مین کچھ فرق نہین ہے
اور نہ درمیان زر و سیم و حیوانات کے جس چیز پر احادیث مین زکوٰۃ فرض ہے اوسکا یہی حکم ہے
ابن مسعود کہتے ہین لاوی صدقہ یعنی نکو خر زکوٰۃ منجملہ ملعونین کے ہے زبان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر اسی لئے تاخیر ادای زکوٰۃ کو بعض ائمہ نے کبیرہ گنا ہے انتہی پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ ہر کسا

نماز اور ترک زکوٰۃ کا ایک حکم ہے بلکہ صوم و حج کا بھی یہی حال ہے کہ تارک ان سب کا بلا عذر با وجود امکان و قدرت کے کافر ہوجاتا ہے حدیث بنی الاسلام علی خمس مین ان سب کا سوق ایک سیاق پر آیا ہے پھر حق مین ہر واحد کے حکم کفر کا احادیث متعددہ مین علیحدہ علیحدہ اور صحیح و صریحاً آیا ہے

فصل

بخل کرنا قرضخواہ کا قرضدار پر جسکی عسرت کو وہ جانتا ہے ساتھ ملازمت یا حبس کے کبیرہ ہے ⁂ حدیث مین آیا ہے جسنے مہلت دی تنگدست کو یا کچھ چھوڑ دیا اوسکو قرض مین سے یا بالکل تو بچا دیگا اوسکو اللہ بھاپ جہنم کی رواہ احمد باسناد جید عن ابن عباس مرفوعاً دوسری حدیث حسن مین آیا ہے جسنے دور کیا اپنے قرضدار سے یا مٹایا اوسکو وہ سایۂ عرش مین ہوگا دن قیامت کو اس باب مین بہت سی حدیثین آئی ہین بعض مین انتظار پر سوسر کے اور تجاوز پر سوسرے وعدہ دخول جنت کا فرمایا ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ کسیکی تصریح اس باب مین نہین دیکھی ہے اسلئے کہ مہلت نہ دینا مفلس کو داخل ایذاء مسلمین ہے جو شخص مہلت نہ دیگا وہ جہنم کی بھاپ سے بھی نہ بچیگا یہ سخت وعید ہے اس سے کبیرہ ہونیکی تاکید نکلتی ہے

فصل خیانت کرنا صدقہ مین گناہ کبیرہ ہے

مسلم مین مرفوعاً آیا ہے جسکو عامل کیا ہمنے کسی کام پر پھر چھپایا اوسنے ہمسے ایک تاگا یا زیادہ تو یہ غلول ہے یعنی خیانت وہ اوسکو دن قیامت کے لائیگا بقیع مین حضرت کا گذر ایک قبر پر ہوا اف اف کر کے ہٹ گئے پوچھا تو فرمایا ہمنے اسکو بنی فلان پر ساعی مقرر کر کے بھیجا تھا اسنے ایک کمل خیانت کرلیا اب مثل اوسکے ایک پیراہن آگ کا پہنایا گیا ہے رواہ ابو داؤد و ابن خزیمۃ **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکھی ہان مطلق خیانت کو کبیرہ گنا ہے وہ اسکو بھی شامل ہے ⁂

فصل

جبایت مکوس کی اور داخل ہونا اوسکے توابع مین جیسے کتابت کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ مراد جبایت سے
اوگاہنا مکس کا ہے یہ فعل داخل ہے اس آیت مین انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و
یبغون فی الارض بغیر الحق اولئك لهم عذاب الیم سارے مکاس یعنے مکس لینے والے
خواہ جابی ہوں یا کاتب شاہد وازن کائل وغیرہم سب اکبر اعوان ظلمہ سے ہین بلکہ خود ہی ظلمہ ہین اسلئے کہ جس چیز
کے مستحق نہین ہین وہ لیتے ہین اور جو شخص مستحق نہین ہے اوسکو دیتے ہین اسی لئے حدیث مین آیا ہے
کہ صاحب مکس جنت مین نہ جائیگا کیونکہ اونکا گوشت حرام سے اوگا ہے اور متقلد مظالم عباد ہوا ہے
قیامت مین پاس مکاس کے کیا ہوگا جو وہ لوگون کو دیگا ہان وہ اوسکے حسنات لے لینگے اگر ہونگے
ورنہ اونکے گناہ اوسپر لادے جاوینگے بغوی نے کہا ہے مراد صاحب مکس سے وہ شخص ہے جو محصول
سائر کا تجار سے بنام نہاد عشر یعنے زکوٰۃ لیتا ہے منذری نے کہا اب تو ایک مکس اور ہے اوسکا کچھ نام
نہین ہے اوسکا لینا بالکل حرام و سحت ہے اور اوسکا کھانا پیٹ مین آگ کا بھرنا ہے اللہ کے سامنے
انکی حجت بالکل کمزور ہوگی اللہ کا اونپر غضب ہوگا عذاب شدید مین گرفتار ہونگے انتہی اس زمانۂ آخر
مین بے گنتی انواع مکس کے نکلے ہین ہر چیز پر ٹکس لگتی ہے کیا گھر کیا جانور کیا پرندہ کیا سواری
کیا لکڑی گھاس یا کپڑا کیا ہر چیز بیہقی نے کہا ہے مکاس کہتے ہین محدث مکس کو جو احداث مکس کا
کیا کرتا ہے یعنی موجد محاصل و ٹکس اشیا ہے اور اوسکو بھی کہتے ہین جو طریقۂ ردیہ پر چلتا ہے اور
بضائع پر مرتب معلوم لیتا ہے حدیث ان سب معانی پر مشتمل ہے مکاس کو عشار بھی کہتے ہین اسلئے
کہ مال کا عشر وصول کرتا ہے حدیث مین آیا ہے اللہ عشار کی دعا قبول نہین کرتا ابن حبان کا لفظ
یہ ہے آوینگے تمپر امرا جو قریب کرینگے بد لوگون کو اور دیر کرینگے نماز مین وقت سے سو جو کوئی پاوے
تم مین سے اونکو تو نہ بنے عریف اور شرطی اور جابی اور خازن اونکا یعنے چودہری اور چپراسی اور
سائر دار اور خزانچی یعنے یہ خدمت اونکی طرف سے قبول نکرے واحدی نے تفسیر اس آیت مین

لایستوی الخبیث والطیب جابر سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میری تجارت شراب فروشی تھی بیچنے شراب بیچکر بہت مال جمع کیا ہے بھلا اگر مین اسکو
اللہ کی طاعت مین صرف کرون تو کچھ نافع ہوگا فرمایا اگر تو اوسکو حج یا جہاد یا صدقہ مین صرف کریگا تو
برابر ایک پرپشہ کے بھی اجر نہوگا اللہ قبول نہین کرتا ہے مگر پاک اوسپر یہ آیت اوتری حسن وعطانے
کہا ہے مراد طیب و خبیث سے مال حلال وحرام ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ہونا ظاہر ہے ایک
جماعت نے اسکی تصریح کی ہے بیگنتی وعیدات اس باب مین آئی ہین جو حکم مکاس کا ہے وہی
حکم اوسکا ہے جو جمع خرچ محاصل سائرات کا لکھتا پڑہتا ہے ابن عبد السلام اسی طرف گیے ہین یہ
خیال بعض تجار کا کہ جو کچھ اونہون نے بابت مکس کے دیا ہے وہ زکوٰۃ مین محسوب ہوجاتا ہے بالکل
غلط ہے اسلیے کہ حاکم نے مکاسین کو کچھ زکوٰۃ لینے پر مقرر نہین کیا ہے بلکہ اسبابات پر مقرر کیا ہے
کہ کوئی سا مال تجارت کا کیون نہو تھوڑا یا بہت اوسپر عشر لے لین خواہ اوسمین زکوٰۃ واجب ہو یا نہو
علما نے مکاسین کو منجملہ دزدان و راہزنان ٹھیرایا ہے بلکہ اونسے بھی اقبح و اشر بتایا ہے ❊

فصل

بھیک مانگنا آسودہ حال سے مال کا یا صدقہ کا بطور طمع وتکثر کے گناہ کبیرہ ہے حدیث طبرانی
وغیرہ مین بسند صحیح آیا ہے جسنے سوال کیا بغیر فقر کے گویا وہ انگر کھاتا ہے فرمایا حلال نہین
ہے سوال کسی غنی اور قوی کو مگر صاحب فقر مدقع یا صاحب غرم مفظع کو اور جو کوئی مانگے
لوگون سے ثروت کے لیے وہ خموش ہوجائیگا اوسکے منھ مین دن قیامت کو اور رضف یعنی
گرم پتھر جسکو جہنم مین سے وہ کھائیگا اب چاہے کم کرے یا زیادہ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب
ہے مدقع وہ ہے جو مٹی مین ملا رہتا ہے مفظع وہ ہے جو قرض یا تاوان سے بالکل تباہ ہوگیا
خموش کے معنی ہین بے گوشت دوسری حدیث مین ہے وہ غنا جسکے ہوتے ہوئے سوال کرنا نہ چاہیے بقدر
طعام صبح وشام کے ہے دوسرے لفظ مین پچاس درہم یا بقدر اوسکی قیمت کے سونا ذکر کیا ہے

ابوداود وحاکم کالفظ یہ ہے کون کفیل ہوتا ہے مجھسے سوال نکرنے کا لوگون سے کسی شے کا مین کفیل ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا بزار کالفظ یہ ہے سائل ہونا غنی کا آگ ہے اگر تھوڑا ملا تھوڑی آگ ہے اور اگر زیادہ دیا گیا تو زیادہ آگ ہے ف سوال کا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے ظاہر ہے اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکھی مگر وعید بہت سخت آئی ہے ❊

فصل

الحاح کرنا سوال مین جس سے مسئول کو ایذای شدید ہو گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ دشمن رکھتا ہے سائل ملحف کو رواہ ابن ماجۃ وابونعیم مراد ملحف سے ملح ہے یعنی پیچھے پڑ کر مانگنے والا بزار کالفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے سائل ملح کو ابن خزیمہ کالفظ یہ ہے آدمی میرے پاس آکر مانگتا ہے مین اوسکو کچھ دیتا ہون وہ اپنی گود مین نہین اوٹھاتا مگر آگ کو دوسری حدیث مین آیا ہے تم الحاف نکرو سوال مین جو کوئی اسطرح لیتا ہے کچھ تو اوسمین برکت نہین ہوتی ہے ف تنگ کرکے لینا کبیرہ ہے مطابق ظاہر ان احادیث وغیرہ کے اگرچہ اسکی تصریح نہین کی کیونکہ بعض روایات مین اسپر لعنت بھی آئی ہے یہ نشان ہے کبیرہ کا نار ٹھیرانا اس مال کا وعید شدید ہے ہان اگر سائل مضطر ہے اور مسئول ظالماً مانع ہے تو الحاح اوسدم حرام ہوگا الحاح کا کبیرہ ہونا کچھ مقید ساتھ تکرار سوال کی نہین ہے کہ دو بار تین بار مانگے بلکہ مقید بایذا ہے کہ عرفاً تنگ ہو اور مسئول غصہ مین آکر حیز اعتدال سے نکل کر گالی گلوچ کرنے لگے لام کاف پر آجاوے کہ ایذا شدید وغائل قبیح اور دواعی متعددہ ہین جو بسبب الحاح کے وقوع مین آسکے اور باعث اوسکا وہ ملح ہوا اسلئے الحاح کبیرہ ٹھیرا ❊

فصل

منع کرنا انسان کا اپنے قریب یا مولی کو اوسکے سوال سے باوجود اپنی قدرت اور اوسکے اضطرار کے

حالانکہ کوئی عذر مانع موجود نہیں ہے گناہ کبیرہ ہے جریر بن عبداللہ بجلی کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے
نہیں ہے کوئی ذی رحم یعنے رشتہ دار جو آوے پاس اپنے ذی رحم یعنے ناتی والے کی اور مانگے اوس
وہ فضل جو اللہ نے اوسکو دیا ہے سو پہر وہ بخل کرے لیکن نکالیگا اللہ جہنم سے ایک سانپ جسکو شجاع
کہتے ہیں وہ اوسکو کہا کر چبا کر گلے کا ہار ہوگا رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر باسناد جید
ف اسکا کبیرہ گناہ واضح جلی ہے کیونکہ اس منع پر وعید شدید آئی ہے زواجر میں کہا ہے کبھی
صدقہ کرنا اجنبی پر افضل ہوتا ہے قریب پر صدقہ کرنے سے جبکہ اجنبی صالح اور قریب فاسق ہو کیونکہ وہ طاعت میں صرف
کریگا اور یہ معصیت میں اوڑہا دیگا۔

فصل۔ صدقہ دیکر احسان کہنا کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ہے ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی وقال تعالی لا تبطلوا
صدقاتکم بالمن والاذی اور حضرت نے کہا ہے دور رہو تم منت رکہنے سے ساتہ معروف
کے یعنے صدقہ کا احسان نہ کہو کہ یہ باطل کر دیتا ہے شکر کو اور مٹا دیتا ہے اجر کو منت رکہنا یوں ہو
کہ اپنے احسانات کو شمار کرے یا اونکا ذکر کرے اوس شخص سے جسکی اطلاع کو یہ لینے والا دوست
نہیں رکہتا ہے یا آپکو اوس سے بہتر سمجہے کہ میں محسن ہوں اور وہ محسون ہے اسلئے طلب کیے دعا
کا اوس سے شک نہیں ہے کہیں وہ دعا بمقابلہ احسان کے ہوکر مسقط اجر نہو جائے اذی
یہ ہے کہ اوسکو جہڑک دے یا عار دلائے یا گالی دے برا کہے اس سے بہی اجر ساقط ہوجاتا ہے
حدیث ابوذر میں آیا ہے تین آدمی ہیں کہ اللہ نظر نہیں کرتا دن قیامت کو اور نہ پاک کرتا ہے اوسکو
پاک اور نکے لئے عذاب الیم ہے اونمیں سے ایک منان کا نام بہی لیا ہے ف اسکو ایک
جماعت نے کبیرہ کہا ہے ظاہر وعید شدید بہی یہی ہے اس باب میں بہت حدیثیں آئی ہیں جنکا
ذکر زواجر میں کیا ہے۔

فصل

زیادہ پانی کا روکنا کسیکو نہ دینا باوجود احتیاج واضطرار کے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا
آیا ہے تین شخص ہین کہ بات نکریگا اونسے اللہ دن قیامت کو اور نہ دیکھیگا طرف اونکے اور نہ
پاک کریگا اونکو اور اونکے لیے عذاب الیم ہے ایک وہ آدمی ہے جو زیادہ پانی پر ہے جنگل مین منع
کرتا ہے اوس سے مسافر کو رواہ الشیخان دوسری روایت مین ہے اللہ اوس سے کہیگا آج
منع کرونگا مین تجکو اپنے فضل سے جسطرح منع کیا تھا تو نے فضل اوس چیز کا جو تیرے ہاتھون
نے نہین بنائی تھی ابوداؤد کا لفظ یہ ہے لوگ شریک ہین تین چیزو نمین پانی نمک آگ مین ابن ماجہ
نے آخر زیادہ کیا ہے کہ قیمت وسکی حرام ہے یعنے پانی کی [illegible] یہ کبیرہ ہے بدلیل حدیث
اول بوجہ وعید شدید بالقینی وغیرہ نے بہی اسکی تصریح کی ہے لکن بقید شرط معتبر جس کا ذکر ترجمہ
مین کیا گیا ✻

فصل

کفران نعمت خلق کا جو مستلزم ہے کفران نعمت حق کو گناہ کبیرہ ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعًا یہ ہے جو کوئی
احسان کرے تمسے تم بدلا دو اوسکا اگر نہ پاؤ تو دعا کرو اوسکے لیے یہانتک کہ جان لو کہ تمنے اوسکا عوض
کردیا رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ والحاکم وصححہ دوسر [illegible] مین یون ہے اگر عاجز
ہو تم اوسکی جزا سے تو دعا کرو یہانتک کہ جان لو کہ تمنے شکر ادا کیا اللہ [illegible] شاکرون کو دوست رکھتا
ترمذی کا لفظ یہ ہے جسنے ثنا کی اوسنے شکر کیا جسنے چھپایا اوسنے [illegible] حبان کا لفظ یہ ہے ومن
کتمہ فقد کفرہ ابوداؤد کا لفظ یہ ہے فذکرہ فقد [illegible] کتمہ فقد کفرہ احمد کا لفظ
بسند ثقات یون ہے بڑا شکر گزار لوگونمین اللہ کا وہ ہے [illegible] گزار ہے لوگون کا دوسری روایت
یہ ہے شکر نہین کرتا اللہ کا جو شخص کہ شکر نہین کرتا [illegible] اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے

عبداللہ ابن احمد کا لفظ یہ ہے کہ تحدث بنعمت خدا شکر ہے اور ترک تحدث کفر ہے ف اسکا
کبیرہ گناہ ظاہر حدیث سے ہے لیکن معلوم نہیں کہ کسی نے اسکے ساتھ تعرض کیا ہو ❊

فصل

سوال کرنا اللہ کے نام سے کسی شئے کا سوای جنت کے اور نہ دینا مسئول کو باوجود سوال بوجہ
اللہ کے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو موسی اشعری مین مرفوعًا آیا ہے ملعون ہے جسنے سوال کیا
بوجہ اللہ اور ملعون ہے وہ جو سوال کیا گیا بوجہ اللہ اور نہ دیا اوسنے سائل کو جبتک کہ سوال
نہین کیا ہے اوسنے ہجر یعنے امر قبیح کا یا سوال قبیح یا کلام قبیح نہین کیا ہے رواہ الطبرانی
بسند صحیح دوسرا لفظ یہ ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو بدترین خلق سے کہا ہان فرمایا وہ شخص ہے
جو مانگتا ہے اللہ کے نام سے اور دیا نہین جاتا رواہ النسائی وابن حبان ترمذی نے اسکو
حسن غریب کہا ہے ف ان دونون امر کا کبیرہ ہونا صریح حدیث صحیح ہے اسلیے کہ
سائل ومسئول دونون پر لعنت آئی ہے لیکن علمانے مکروہ کہا ہے حرام بھی نہین بتایا چہ جاے
اسکے کہ کبیرہ گناہ ہو ہان کلام حلیمی سے تکبیر اسکی مستفاد ہوتی ہے ❊

کتاب الصوم

ترک کرنا ایک روزہ کا ایام رمضان سے اور توڑنا اوسکا جماع وغیرہ سے بغیر عذر مرض یا سفر
کے گناہ کبیرہ ہے ابن عباس کا لفظ مرفوعًا یہ ہے رسیان اسلام کی قاعدے دین کے تین ہین
جنپر بنیاد اسلام کی ہے جس کسی نے ترک کیا ایک کو اون تین سے وہ کافر حلال الدم ہے شہادت
لا الہ الا اللہ نماز فرض روزہ رمضان کا رواہ ابو یعلی بسند حسن دوسری روایت یون ہے
جسنے چھوڑا ایک کو اون تین سے وہ کافر باللہ ہے نہ اوسکا صرف قبول اور نہ عدل اور حلال ہے
مال وخون اوسکا تیسری روایت مین آیا ہے جسنے افطار کیا ایک دن رمضان سے بغیر رخصت

اور مرض کے قضا نہین کرتا اوسکو روزہ رکھنا سارے زمانہ کا اگرچہ صائم الدہر رہے رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ والبیہقی وذکرہ البخاری تعلیقا غیر مجزوم بہ اِسی حدیث کے موافق علی وابن مسعود بھی ہین احمد کا لفظ مرسلًا یہ ہے چار چیزین ہین جنکو اللہ نے اسلام مین فرض کیا ہے جسنے تین چیزین کین تو وہ کسی شئے سے مغنی نہین ہین یہانتک کہ سب بجالاوے نماز زکوۃ صوم حج بیت **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے حدیث مذکور دلیل ہے

فصل تاخیر کرنا قضاء رمضان کبیرہ ہے

مینے نہین دیکہا کہ کسینے اسکو کبیرہ گنا ہو لکن جبکہ وہ تعدی افطار سے فاسق ہو گیا تو فورًا اوسپر توبہ کرنا واسطے خروج کے فسق سے واجب ہے اور یہ توبہ صحیح نہین ہوتی ہے مگر قضا سے سو جب قضا مین بغیر عذر تاخیر کی تو متمادی فی الفسق رہا یہ تمادی خود ایک دوسرا فسق ہے اس سے واضح ہوا کہ تاخیر کرنا قضاء صوم مین فسق ہے یہ حکم ہر واجب مین جسکو براہ تعدی ترک کیا ہے اور اوسکی قضا مین دیر لگائی ہے جاری ہو سکتا ہے جیسے نماز فرض اور حج فاسد یا تاخیر رمضان تا رمضان دیگر اگرچہ وہ افطار کسی عذر ہی سے کیون نکیا ہو اسلئے کہ قرب رمضان دیگر سے تضییق ہو وےگی ہروی نے کتاب ادب القضا مین کہا ہے ترک کرنا فرائض ماموربہا کا جو کہ واجب علی الفور ہین کبیرہ ہے

فصل

روزہ غیر واجب رکہنا عورت کا فورًا باوجود حضور شوہر اور اوسکی عدم رضامندی کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو یہ کہ روزہ رکھے اور شوہر اوسکا حاضر ہو مگر اوسکے اذن سے احمد نے بسند حسن اتنا اور زیادہ کیا ہے مگر رمضان کا دوسری روایت صحیحہ یون ہے روزہ نرکہے عورت اور زوج اوسکا حاضر ہو ایکدن بھی سوا ماہ رمضان کے مگر اوسکے اذن سے طبرانی کا لفظ یہ ہے شوہر کا حق ہے زوجہ پر کہ نرکہے روزہ نفل کا مگر اوسکی اجازت سے

اگر کہیگی تو بہوک پیاسی رہیگی قبول نہوگا **ف** اگرچہ معلوم نہین ہے کہ کسینے اسکو کبیرہ گناہ کہا لکن حدیث صحیح ہے اوسکی تکبیر پر ٭

فصل روزہ رکہنا عیدین اور ایام تشریق مین کبیرہ ہے

حدیث مین آیا ہے دن فطر کا اور دن نحر کا اور ایام تشریق عید ہے ہم مسلمانونکے یہ دن کہانے پینے کے ہین رواہ احمد وابو داؤد والترمذی والنسائی والحاکم ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے روزہ رکہا نوح علیہ السلام نے دہر کا مگر دن فطر اور دن اضحی کے مسلم کا لفظ یہ ہے لائق نہین ہر روزہ رکہنا دو دن مین دن اضحی اور دن فطر کے رمضان سے احمد ونسائی کا لفظ یہ ہے تم روزہ نرکہو ان ایام تشریق مین کہ یہ ایام اکل وشرب کے ہین **ف** احادیث نہی مین ان صیام سے بہت آئی ہین اسلئے انکا کبیرہ محتمل ہے کیونکہ اسمین اعراض ہے اللہ کی ضیافت سے انتہی مین کہتا ہون اصل نہی مین تحریم ہے جب تک کہ کوئی صارف نہو اور حرمت مقتضی ہوتی ہے تکبیر کو اسلئے ان ایام کا صیام کبیرہ ہوسکتا ہے صاحب زواجر نے اسجگہ احادیث متعلقہ صوم کو اپنی کتاب اتحاف اہل الاسلام بخصوصیات الصیام سے نقل کیا ہے وہ احادیث ہماری اصل غرض سے علیحدہ تہین اسلئے ذکر اونکا بطور خلاصہ نہین کیا گیا ٭

کتاب الاعتکاف

ترک کرنا اعتکاف منذور مضیق کا اور باطل کرنا اوسکا جماع سے اور جماع کرنا مسجد مین گو غیر معتکف ہو گناہ کبیرہ ہے ان تینون امر کا کبائر گننا کچہ دور نہین ہے دو امر اول کا بہ قیاس رمضان بجامع وجوب وتضیق اور امر سوم کا بوجہ قبح شدید جو مشعر قلت اکتراث مرتکب ہے ساتہہ دین اور رقت دیانت کے کیونکہ مساجد ایسے امور سے منزہ ہوتے ہین اور تلطیخ مساجد کے ساتہہ قاذورات کے کفر ہے تو جماع کرنا وہان بالاولی کبیرہ ہوگا اسلئے کہ اوسمین ہتک حرمت

کا ہے اور قریب ہے تلطیخ بالقذر سے واللہ اعلم ❊

کتاب الحج

ترک کرنا حج کا باوجود قدرت کے مرنے تک گناہ کبیرہ ہے علی رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی مالک
ہو زاد و راحلہ کا جو پہنچا دے اوسکو بیت اللہ تک اور اوسنے حج نکیا تو نہین ہے اوسپر یہ کہ مرے یہودی
یا نصرانی ہو اسلئے کہ اللہ فرماتا ہے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا رواہ الترمذی
والبیہقی من روایۃ الحارث عن علی حارث مین لوگون نے کلام کیا ہے شعبی و ابن المدینی اوسکی تکذیب
کرتے ہین ایوب نے کہا ابن سیرین کا یہ اعتقاد تھا کہ تمام روایت اوسکی علی سے باطل ہے ابن معین
و نسائی و ابن حبان حارث کو کبھی ضعیف کبھی ثقہ بتاتے ہین نسائی کا میل طرف توثیق کے ہے اوس سے احتجاج
کرتے ہین اوسکے امر کو قوی بتاتے ہین ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اوسکو نہین پہچانتے
مگر اسی وجہ سے انتہی حاصل یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے جسطرح کہ نووی نے شرح مہذب مین کہا ہے
ہان یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے صحت کو پہنچی ہے اسیلئے اونہون نے کہا تھا مینے ارادہ کیا ہے کہ مین
کچھ لوگ طرف ان شہرون کے بھیجون وہ جاکر دیکھین کہ کون لوگ مالدار ہین جنہون نے حج نہین کیا ہے
اونپر جزیہ مقرر کرین وہ مسلمان نہین ہے سو ایسی بات کوئی اپنی راے سے نہین کہہ سکتا ہے اسلئے
یہ حدیث حکم مرفوع مین ہے ابن حجر مکی کہتے ہین اسیلئے مینے فتوی دیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اسکو بیہقی
نے عبد اللہ بن سابط سے اوسنے ابو امامہ سے اوسنے حضرت سے روایت کیا ہے جسکو نرو کا کسی حاجت
ظاہرہ یا مرض حابس یا سلطان جائر نے اور حج نکیا اوسنے تو چاہے یہودی مرے یا نصرانی انتہی مین
کہتا ہون یہ حدیثین اگرچہ ضعیف ہی ٹھیرین تو بھی معنی اسکے صحیح ہین اسلئے کہ پانچون بنیاد اسلام
کا دربارہ ترک کے ایک ہی حکم کفر کا ہے جبکہ باوجود قدرت و عدم عذر کے اونکو تارک ہوا انتہی قولی
بزار کا لفظ یہ ہے اسلام کے آٹھ سہم ہین ایک کلمہ اسلام دوم نماز سوم زکوۃ چہارم روزہ پنجم حج
بیت ششم امر معروف ہفتم نہی عن المنکر ہشتم جہاد فی سبیل اللہ بیشک وہ خائب ہوا جسکے لئے کوئی سہم

نہین ہے سعید بن جبیر نے کہا میرا ایک ہمسایہ موسر مر گیا اور اوسنے حج نکیا تھا مینے اوسپر نماز جنازہ کی نہ پڑہی ف یہ وعیدات شدیدات صریح ہین ساتھہ تکبیر اس گناہ کے اہل علم نے بھی اسکی تصریح کی ہے اسجگہ اطلاق کبیرہ کا کفر پر آیا ہے ◆

فصل

جماع کرنا یعنی ایلاج حشفہ کا یا مقدار حشفہ کا ذکر جدا گانہ سے فرج مین گو بہیمہ سے ہو عامد عالم مختار ہوکر حج مین قبل تحلل اول کے یا عمرہ مین پہلے تحلل سے گناہ کبیرہ ہے اسلئے اگرچہ کوئی وعید نظر سے نہین گذری ہی اور نہ کسیکو دیکھا کہ اوسنے اس کام کو کبیرہ گنا ہو لکن جبکہ اونہون نے جماع وغیرہ کو مفسد صوم شمیر کر کبیرہ گنا ہے تو اوسپر قیاس کرکے امر مفسد نسک کو بجماع کبیرہ کہہ سکتے ہین بلکہ بالاولی اسیواسطے کہ صائم مفسد بغیر جماع پر سوا اثم و قضا کے اور کچہہ لازم نہین ہے اور یہان علاوہ اثم و قضا کے کفارہ بھی آتا ہے کہ ایک شتر پنجسالہ ذبح کرے اور بصورت عجز گاو دو سالہ یہ بھی نہو سکے تو بز یکسالہ یا دو سالہ یا قیمت بدنہ طعام سے صدقہ دے ورنہ عوض ہر مد کے ایکدن روزہ رکہے اور مسکین کو پیدا کرے اور یہ روزہ رکہنا حرام مین اولی ہے انتہی یہ فتوی موافق مذہب شافعیہ کے ہے

فصل

قتل کرنا محرم حج یا عمرہ کا کسی صید ماکول وحشی کو عامد عالم مختار ہوکر گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتله منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم به ذوا عدل منکم هدیا بالغ الکعبة او کفارة طعام مساکین او عدل ذلك صیاما لیذوق وبال امره الآیة اسکا کبیرہ گنا ہونا بموجب صراحت آیہ کریمہ کے ہے اسکی تصریح ایک جماعت نے بہی کی ہے قاتل صید کو فاسق کہا ہے اسلئے کہ اوسنے ایک حیوان محترم کو بلا کسی ضرورت کے جان سے مارا حاشیہ ایضاح مین اسجگہ پر کلام مبسوط کیا گیا ہے ظاہر یہ ہے کہ بقیہ محرمات احرام کبائر نہین ہین ◆

فصل

احرام باندھنا حلیلہ کا حج نفل یا عمرہ کے لئے بغیر اذن حلیل کے اگرچہ گھر سے باہر نہ نکلی ہو گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا قیاس کیا گیا ہے عورت کے روزہ رکھنے پر بغیر اذن شوہر شاہد کے بلکہ یہ اوس سے اولی تر ہے بسبب طول زمن اور احتیاج خروج الی السفر کے اور اسمین ایک طرح کا تھناک ہے ۔

فصل استحلال بیت الحرام کا کبیرہ ہے

ایک آدمی نے کہا ای رسول اللہ کبائر کیا ہین فرمایا نو ہین اونمین سے ایک استحلال بیت الحرام کو بہی ذکر کیا ہے رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ بیہقی کا لفظ یہ ہے کبائر نو ہین سب مین بڑا کبیرہ شرک ہے پہر حلال کرنا خانۂ خدا کا ف مراد استحلال سے یہ ہے کہ جو بات وہان کرنا درست نہین ہے وہ کرے جیسے جڑہائی کرنا اہل مکہ پر اور قتال کرنا اوس جگہ ۔

فصل الحاد کرنا حرم مکہ معظمہ مین گناہ کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ہے ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ابن عباس نے کہا یہ آیت حق مین عبد اللہ بن انیس کے اوتری ہے حضرت نے اوسکے ہمراہ ایک مہاجر یا انصاری کو بہیجا تہا باہم اونکے النسابیہ مین افتخار ہوا ابن انیس نے غضب مین آکر اوس انصاری کو قتل کیا پہر مرتد ہوکر طرف مکہ کے بہاگ گیا رواہ ابن ابی حاتم بسند فیہ ابن لہیعۃ الحاد سے مراد اس جگہ نزدیک مفسرین کے شرک ہے یہی قول ہے ابن عباس ومجاہد وقتادہ وغیر واحد کا یا قتل کرنا اور ظلم کرنا اوسکا جو تجکو قتل نکرے اور ظلم نکرے یہ دوسرا قول ہے ابن عباس کا تیسرا قول انکا یہ ہے کہ حلال کرے تو وہان اوس چیز کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے زبان یا قتل سے مجاہد نے کہا مراد ظلم سے عمل سیئہ ہے پہر کہا بیع . لا واللہ بلی واللہ کہنا ہی سعید بن جبیر وجندب بن ثابت

نے کہا ہے مراد احتکار ہے طعام کا مکہ معظمہ میں ابن عمر کہتے ہیں بیع طعام بعد احتکار کے مکہ معظمہ میں الحاد
ہے ابن عباس نے کہا گالی دینا خادم کو ظلم ہے ابن جبیر نے کہا ظلم تجارت کرنا امیر کا ہے مکہ معظمہ میں ابن عمر
دو خیمے رکھتے تھے ایک حل میں دوسرا حرم میں جب کسی گھر والے پر خفا ہونا چاہتے حل میں جاکر خفا ہوتے
کسی نے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو کہا ہم نے سنا ہے کہ گھر والوں سے کلا واللہ و بلی واللہ کہنا منجملہ الحاد کے
ہے ف قید ظلم سے معلوم ہوا کہ اصل معنی الحاد کے اس جگہ مراد نہیں ہیں بلکہ مراد وہ عدول
عن القصد ہے جو متلبس بظلم ہو اور ظلم شامل ہے سارے معاصی کبائر و صغائر کو اسلیے کہ ہر معصیت
گو صغیر ہو ظلم ہوتی ہے یہ وعید کہ ہم اوسکو مزا عذاب الیم کا چکھا دینگے الحاد پر مترتب ہے اسی جگہ سے
ابن عباس نے کہا ہے کہ سیئات مکہ معظمہ میں مضاعف ہوتے ہیں جسطرح کہ حسنات مضاعف ہوا کرتے
ہیں مجاہد نے کہا ہے مراد مضاعفت سے زیادت قبح و عذاب ہے نہ وہ مضاعفت جو حسنات
میں زیادہ کیجاتی ہے اسلیے کہ نصوص کا صریح ہونا ساتھ اس امر کے کہ سیئہ کی جزا مثل سیئہ کے
ہوتی ہے متعین ہے لیکن ظاہر قول مجاہد وغیرہ کا یہ ہے کہ مراد حقیقت مضاعفت ہے اور اسکو
اون نصوص سے ساتھ کسی دلیل کے جو نزدیک اونکے قائم ہے مستثنے بناتے ہیں کیونکہ اگر وہ
قائل حقیقت مضاعفت کے نہوتے تو خلاف جمہور کا اس بارہ میں نکرتے کیونکہ معصیت کرنا
مکہ معظمہ میں بالاتفاق بہ نسبت اور جگہ کے اقبح ہے اور دلیل اسپر کہ یہاں فقط ارادہ کافی ہوتا ہے
نظر بخصوصیت حرم یہ حدیث ابن مسعود ہے مرفوعاً و موقوفاً لکن وقف اشبہ ہے اگر کوئی آدمی مکہ
معظمہ میں ارادہ الحاد بالظلم کا کرے اور وہ عدن ابین میں ہو تو بھی اللہ اوسکو مزا عذاب الیم کا
چکھائیگا دوسرا لفظ بروایت ثوری یوں ہے نہیں ہے کوئی آدمی کہ ارادہ سیئہ کا کرے اور وہ
اوسپر لکھہ لیجاوے مگر وہ آدمی جو عدن ابین میں یہ ارادہ کرے کہ وہ کسی شخص کو مکہ معظمہ میں
قتل کریگا تو ضرور اللہ اوسکو مزا عذاب الیم کا چکھائیگا یہی قول ضحاک بن مزاحم کا بھی ہے +
ف ہے ذکران دونوں کبیرہ کا یعنے استحلال و الحاد کا جدا جدا بطور تکاثر اس جگہ
اسلیے کیا ہے کہ حدیث میں ذکر استحلال کا ہمراہ دیگر کبائر کے اسی لفظ سے آیا ہے اور اسجگہ

ذکر الحاد کا فرمایا ہے محتمل ہے کہ مراد دونوں سے ایک ہی شئے ہو جو آیت مین ہے یا مراد اول سے
استحلال حرمت مکہ معظمہ کا ہو گو اندر حرم کے نہو اور مراد ثانی سے وقوع معصیت کا ہو اور یہ دونون
امر کبیرہ ہین جسطرح کہ جلال بلقینی نے اسطرف اشارہ کیا ہے کہ پہلے تو استحلال بیت الحرام کا
نام لیا ہے پھر بعد چند سطر کے ذکر الحاد فی الحرم کا کیا ہے اور آیت شریف سے مستدل ہو کر کہا ہے
کہ رابع عشر الحاد فی الحرم ہے اگرچہ ارادہ سے ہو انتہی اطلاق آیت سے یہ بات نکلتی ہے
کہ حرم مکہ مین ہر معصیت کبیرہ ہوتی ہے ابن عباس نے کہا ہے ظلم شامل ہے ہر معصیت کو
اور پہلے ذکر دشنام خادم اور لفظ لا واللہ یعنی حلف کاذب وغیرہ کا ہو چکا ہے کہ یہ الحاد ہے
اور عطا نے کہا ہے کہ داخل ہونا حرم مین بغیر احرام کے یا ارتکاب کرنا کسی شئے کا محظورات احرام
مین سے جیسے قتل صید یا قطع شجر ہے داخل الحاد ہے حدیث یعلی بن امیہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ
احتکار طعام کا حرم مین الحاد ہے رواہ ابوداؤد وابن ابی حاتم طبرانی کا لفظ ابن عمر سے
مرفوعًا یون ہے احتکار الطعام بمکۃ الحاد ظاہر یہ ہے کہ یہ امور جزئیات الحاد سے ہین
کچھ الحاد مختص باحتکار طعام نہین ہے بلکہ شامل ہے ہر معصیت کو گو ارادہ ہی سے کیون نہو
بعض مفسرین محدثین نے بعد ذکر آثار مذکورہ کے یون کہا ہے کہ یہ آثار اگرچہ دلیل ہین ان اشیاء
کے الحاد ہو سکنے پر لکن عام تر ہین انسے یہ تو فقط تنبیہ ہے اغلظ تر پر انمین اسی لئے جبکہ
اصحاب فیل نے ارادہ تخریب بیت کا کیا تہا تو اللہ نے طیر ابابیل کو بہیجکر حجارۃ سجیل سے انکو
مار کر عصف ماکول کر دیا اور یہ واقعہ ایک عبرت و نکال ہوا واسطے مرید سوء کے ساتہہ مکہ کے
اسیطرح وہ جیش جو زمانہ مہدی علیہ السلام مین مکہ معظمہ پر چڑہائی کر کے آویگا سارا اندر زمین
کے دہس جاویگا احمد کا لفظ یہ ہے کہ ابن عمر نے ابن زبیر سے کہا کہ اے ابن زبیر تو الحاد کرنے سے
حرم خدا مین ڈر میں نے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے سیلحد فیہ رجل من قریش
لو توزن ذنوبہ بذنوب الثقلین لرجحت سو تو نظر کر پوشیدہ نرکہہ اسکو ابن عمرو سے بہی
اسیکی مانند روایت کیا ہے اس بنیاد پر جو گناہ اور جگہہ صغائر ہین وہ مکہ معظمہ مین کبائر ہین

یعنی اوسپر عقاب شدید من حیث الفعل نہ من حیث الذات مرتب ہے لیکن اسودم وہ ایسے کبائر نہ
ٹہیرینگے جوکہ موجب فسق و قدح عدالت ہون اسلیے کہ اس قول کا عموم ممکن نہین ہے ورنہ اہل
حرم عادل نہونگے کیونکہ صدور محقرات ذنوب و صغائر معاصی سے متعذر ہے اور قدیماً و حدیثاً
اسپر اجماع ہے کہ وہ لوگ صاحب عدالت ہین باوجودیکہ یہ بات معلوم ہے کہ وہ ارتکاب صغائر کا
کیا کرتے ہین عصمت و حفظ بالکلیہ کہان ہے اس صورت مین تاویل کبیرہ ہوجانیکی متعین ہوگی
اسلیے کہ جسنے اوسکو کبیرہ گنا ہے ممکن نہین ہے کہ مراد اوسکی فعل کبیرہ حرم مین ہو کیونکہ یہ فسق
و کبیرہ غیر حرم مین بہی ہوتا ہے پہر حرم کی کیا مزیت اسودم ٹہیری بلکہ مراد یہی ہے کہ اور جگہہ کے
صغائر مکہ مین کبائر ہوجاتے ہین سو یہ مراد ظاہر مین مستحیل ہے اسلیے تاویل کرنا متعین ہوا

حکایت ایک ذکر شدت قبح معصیت و تعجیل عقاب کا گو صغیرہ ہو مکہ معظمہ مین یہ ہے کہ
بعض طواف کرنیوالون نے طرف ایک امرد یا ایک عورت کے دیکہا تہا آناً سہ کر گال پر آگئی بعض
نے اپنا ہاتہ ایک عورت کے ہاتہ پر رکہدیا تہا دونون ہاتہ چپک گئے لوگ اونکے چہڑانیسے
عاجز آئے بعض علما نے کہا وہ توبہ صادقہ کرین کہ پہر ایسا گناہ نکرینگے اور اللہ کی طرف ابتہال
بجا لاوین چنانچہ جب ایسا کیا تو ہاتہ علیحدہ ہوگئے اساف و نائلہ کا قصہ خود مشہور ہے کہ ان
دونون نے اندر کعبہ کے زنا کیا تہا مسخ ہوکر پتہر ہوگئے رہی یہ بات کہ ہم بعض کو دیکہتے ہین کہ وہ
اوسجگہہ عصیان کرتا ہے اور اوسکے عقاب مین تعجیل نہین ہوتی سو عاقل آدمی ایسی بات پر دہوکا
نہین کہاتا ہے اللہ کو کون شخص اسبات سے مانع ہے کہ وہ عقوبت ظاہری سے اشنع و اقبح تر عقاب مین تعجیل
نہ فرمائے اونکو مسخ کردے حضرت حق سے دور ڈالدے ہدایت کے بعد غوایت اقبال کے بعد اعراض نصیب کرے
عیاذاً باللہ **حکایت** بعض اشخاص جسکو ہم پہچانتے تہے اور وہ ہیئت جمیلہ و فضل تام و تقویٰ
بالغ رکہتا تہا اوسنے لغزش کہا کر ایک عورت کا بوسہ نزدیک حجر کے لے لیا وہ بالکل مسخ ہوکر
بدصورت قبیح منظر بری حالت پر ہوگیا بدن و دین و عقل و کلام مین فنعوذ باللہ من الزلۃ
و نسئالہ ان یعصمنا من الفتن الی الممات **حکایت** اسی طرح بعض اہل معرفت سے

سنا ہے کہ ایک شخص نے مسجد حرام مین کوئی کام بیجیائی کا کیا تہا مجازاً عقاب شدید مین بدنا وہ گرفتار ہوگیا اسیطرح ایک جماعت کا حال ہے جنے اپنے اس زمانہ مین سنا ہے اگر تنگی مقام کی اور خوف رسوائی کا اور طلب ستر نہوتا تو ہم اونکا حال بسط سے لکہتے لکن اشارہ مغنی ہے عبارہ سے ہمارا مقصود اسجگہہ یہ ہے کہ کبہی انسان کو یہ گمان شدہ ہوکا ہوتا ہے کہ وہ عقوبت ظاہرہ کو ندیکہکر خیال کرتا ہے کہ یہان گناہ پر عجلت نہین ہوتی ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ جو کوئی متمادی ہوتا ہے اور اسمین ہوکر اقدام معصیت پر کرتا ہے اوسکے لئے التعجیل عقوبت کی ضرور ہوتی ہے خواہ عقوبت ظاہرہ ہو یا باطنہ یہ عقوبت قبل اوس عذاب آخرت کے ہوتی ہے جسکے عظمت کی طرف اللہ نے اشارہ فرمایا ہے بلکہ طرف عظمت عذاب دنیا کے **بقولہ** نذقہ من عذاب الیم انتہی کلام الزواجر **ف** زواجر مین الحاد فی الحرم کو کبیرہ گناہ ہے مگر الحاد فی اسماء اللہ تعالی کا ذکر نہین کیا حالانکہ وہ اکبر کبائر سے ہے قرآن پاک مین اوسکا ذکر آیا ہے اللہ کے نام سے اشتقاق اسماء کرنا یا اپنی طرف سے اوسکا کوئی نام رکہنا اگرچہ مدح ہو ممنوع ہے اسلیئے کہ اللہ پاک کے سارے نام توقیفی ہین بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے بہی اللہ کو اونہین ناموں سے پکارے جو اسماء حسنی ہین نہ اون ناموں سے جنکا حکم ہونا دیا ہے گو وہ قرآن مین آئے ہون جیسے زارع منشی ماہد وغیرہ ؛

فصل
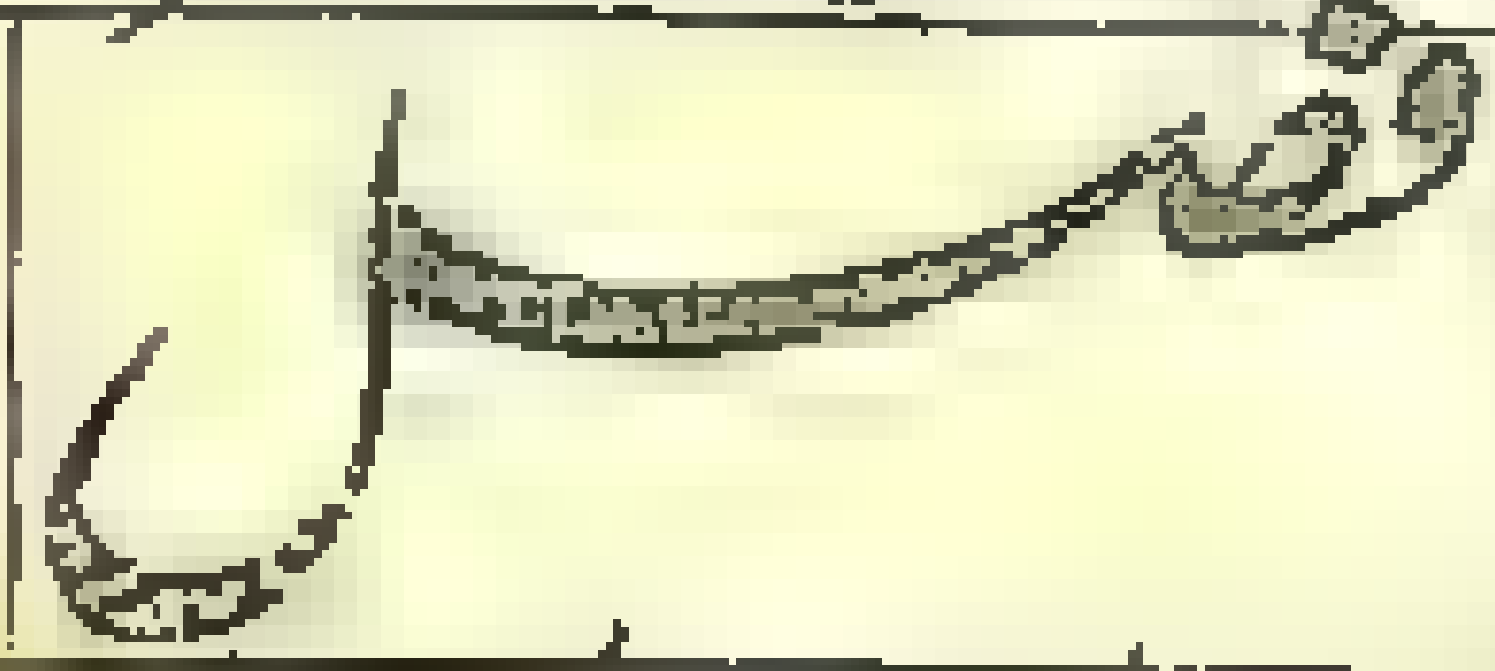
ڈرانا اہل مدینہ کو اور برا ارادہ کرنا ساتھہ اونکے اور رنکالنا کسی حدیث [illegible] ہان اور جگہہ دینا کسی محدث یعنی بدعتی کو اوسجگہہ اور کاٹنا وہان کے درخت [illegible] یہ سب امور کبائر ہین حدیث سعد مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہین کرتا اہل مدینہ سے مکر [illegible] گل جاتا ہے جیسے نمک پانی مین گہل جاتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ [illegible] ارادہ نہین کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کا ساتھہ برائی کے مگر گلا دیگا اللہ اوسکو [illegible] جسطرح کہ تانبا پگل جاتا ہے یا نمک پانی مین

منذری نے کہا ہے کہ یہ حدیث ایک جماعت صحابہ سے صحاح وغیرہا ابن مردویہ سے احمد نے بسند
صحیح یہ ہے جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو اوسنے ڈرایا اوسکو جو درمیان دونون پہلو میرے کے ہے اسمیں ہما
راوی حدیث نے اسکی تفسیر یون کی ہے کہ جسنے مدینہ والون کو ڈرایا اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو ڈرایا طبرانی کا لفظ باسناد جید یون ہے اے اللہ جو کوئی ظلم کرے اہل مدینہ پر یا ڈراوے اونکو تو
ڈرا تو اوسکو اور اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیونکی قبول نہین ہے اوس سے صرف اور نہ عدل مراد صرف سے
فرض یا تطوع یا توبہ یا اکتساب یا وزن یا قول ہے اور مراد عدل سے فرض یا تطوع یا فدیہ یا سوا سے
اقوال ہین شیخین کا لفظ یہ ہے جسنے احداث کیا اوسمین کوئی حدث یا جگہ دی محدث کو تو اوسپر
لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے لوگونکی قبول نکریگا اللہ اوس سے دن قیامت کو کوئی صرف اور
نہ عدل حافظ ابن القیم نے تصریح کی ہے ساتھ اسکے کہ استحلال حرم مدینہ کا کبیرہ ہے اور ابن القیم نے
کہا ہے یعنے نزدیک ائمہ ثلثہ کے برخلاف ابی حنیفہ رحمہ اللہ دلیل حدیث مسلم کہ کسی نے انس سے کہا تھا کہ
کیا رسول خدا صلعم نے مدینہ منورہ کو حرام کیا ہے کہا ہان حرام ہے کاٹی نہ جاے لگی گہاس تازہ اوسکی جو
کوئی یہ کام کرے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ و سارے آدمیونکی **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح معلوم
ہوتا اخبار صحیحہ کا ہے میں نہین دیکھا کہ کسینے دو امر اول کو انمین سے باوجود ظہور کے کبائر مین
ذکر کیا ہو ہان بعض متاخرین نے اون کو کہا ہے کہ استحلال حرم مدینہ کا اور احداث کرنا اوسمین
کبیرہ ہے زواجر مین اس جگہہ بعض احادیث فضل مدینہ منورہ کے لکھے ہین حاجت ذکر کی
اس جگہہ نہین ہے کہ اونکا محل دوسرا ہے ❊

کتاب الاضحیہ یعنے قربانی عید الاضحی کی کرنا

ترک کرنا قربانی کا باوجود قدرت کے نزدیک قائل وجوب کے گناہ کبیرہ ہے ابوہریرہ مرفوعاً
کہتے ہین جو کوئی گنجایش پاے قربانی کرنے کی پھر نکرے تو وہ ہماری عیدگاہ مین نہ آوے۔
ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث مذکور سے ہے اگرچہ مینے نہین دیکھا کہ کسی نے

اوسکی تقریح کی ہو کیونکہ منع مین حضور سے ملی ہے وعید شدید آئی ہے شافعی وغیرہ جو قائل ندب اضحیہ
مین اونکا جواب یہ ہے کہ اگرچہ حاکم نے اس حدیث کو مرفوعًا روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے لاکن موقوفًا
بہی روایت کیا ہے اور ورون نے کہا کہ شاید اشبہ یہی موقوف ہے تو اس صورت مین حجت تمام نہوگی
حالانکہ منع کرنا حضور سے ویسا ہے جیسا کہ پیاز لہسن گندنا کہانے والے کو مسجد مین آنیسے منع
فرمایا ہے اس منع مین بہی تنا ینظر ترک پر ہے نکو ئی وعید فضائل اضاحی کے مقتضی ہین مزید
اہتمام شارع کو ساتھ اضحیہ کے بس بس ❊

فصل بیچنا کہال قربانی کی کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا ہے جسنے بیچی کہال اضحیہ کی اوسکی قربانی نہوئی **ف** ہمنے نہین دیکہا
کہ کسی نے اوسکو کبیرہ گناہ ہو لکن ظاہر حدیث کا مقتضا یہی ہے کیونکہ انتفاء اضحیہ کا بیع دلیل
ہے وعید شدید البطال ثواب پر اس عبادت عظیمہ کے اصل سے کیونکہ ظاہر نفی موضوع سے ہے
واسطے اصالت انتفاء ذات کی اصل سے اور یہ اوسکا مقتضا ہے گویا اضحیہ اوسکی ملک سے
نکل کر ملک فقرا مین ہو جاتی ہے اب جو یہ اوسپر مستولی ہیچ ہوا تو گویا مثل غاصب کے ٹہیرا
اور غصب کبیرہ ہوتا ہے اسلئے میرے نزدیک اسکا کبیرہ گناہ واضح ہے اسی بیع کے [illegible]
دینا کہال کا جزار کو اجرت مین ملحق ہے کیونکہ اسکو حرام کہا ہے اور جسطرح کہ [illegible]
ہے اسیطرح اسمین بہی ہے تو کیا دور ہے کہ یہ بہی مثل اعطاء اجرت جزار کے [illegible]
ف زواجر مین اس حدیث کے راوی و مخرج کا نام نہین لیا [illegible] اکثر ابواب
مین عادت صاحب زواجر کی یہ ہے کہ کہین نام راوی کا اور کہین [illegible] مخرج کا اور کہین نام
دونون کا نہین لیتے ہین اور کسی جگہہ فقط نام راوی [illegible] لیتے ہین اور کسی جگہہ نام فقط
مخرج کا اگر سب جگہہ التزام رہتا کہ نام راوی حدیث اور مخرج کا لیتے تو بہت اچہی بات ہوتی
کیونکہ یہ کتاب اپنے باب مین بے مثل و مثال ہے ایک فقط یہی نقصان اوسمین اکثر جگہہ باقی رہگیا ہے۔

کتاب شکار اور ذبیحہ کی

مثلہ کرنا جانور کا جیسے ناک کان کا کاٹنا یا منہہ پر داغ دینا یا اوسکا نشانہ بنانا یا قتل کرنا مگر نہ واسطے کہانیکے یا اچھی طرح ذبح نکرنا کند چھری سے حلال کرنا گناہ کبیرہ ہے احمد کا لفظ بسند ثقات مرفوعًا یہ ہے جسنے مثلہ کیا کسی جاندار کو پھر توبہ نہ کی مثلہ کریگا اللہ اوسکو دن قیامت کے حدیث مالک بن نضلہ میں کان کاٹنے اور کھال پھاڑنے پر انکار فرمایا ہے رواہ ابن حبان صحیحین مسلم میں آیا ہے ایک گدہے کے منہہ پر داغ دیکھکر فرمایا لعن اللہ الذی وسمہ صحیحین میں ابن عمر سے مرفوعًا آیا ہے کہ لعنت کی ہے حضرت نے اوسپر جسنے کسی جاندار کو نشانہ بنایا نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے قتل کیا کسی چڑیا کو عبث وہ فریاد کریگی اللہ سے دن قیامت کو کہیگی اے رب فلان نے مجکو عبث یعنی ناحق مار ڈالا اور کسی منفعت کے لئے قتل نہیں کیا دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ کیا ہے پوچھا اوسکا حق کیا ہے فرمایا ذبح کرکے کہاوے سر کاٹ کر نہ پہینکدے رواہ النسائی والحاکم وصححہ مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نے احسان ہر چیز پر لکہا ہے یعنی فرض کیا ہے سو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح کرو جب ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اپنی چھری کو تیز کرلو ذبیحہ کو آرام دو

ف ہمنے نہیں دیکہا کسینے ان پانچون بالتون کو کبیرہ گنا ہو لکن سوا امر اول میں صریح وعید شدید آئی ہے اور دوامر میں لقیہ احادیث سے استفادہ ذہ کا ہوتا ہے پھر ہمنے دیکہا کہ ایک جماعت نے مطلق تعذیب حیوان کو کبیرہ کہا ہے اور بعض نے حبس حیوان کو یہانتک کہ بہوک پیاس سے مرجائے کبیرہ گنا ہے اسیطرح منہہ پر داغ دینےکو اور منہہ پر مارنے کو بدلیل حدیث صحیح کبیرہ کہے کہ ایک عورت بسبب اوسکے جہنم میں گئی شرح مسلم میں کہا ہے کہ وہ عورت مسلمان تہی اور یہ معصیت کبیرہ ہے انتہی *

فصل

ذبح کرنا نام پر غیر اللہ کے اس طرح پر کہ کافر ہو لیکن مقصود اوس سے تعظیم مذبوح لہ ہو مثل تعظیم
عبادت یا سجود کے گناہ کبیرہ ہے بالیقین و غیرہ نے اسی طرح اسکو شمار کیا ہے بدلیل **قولہ تعالی**
ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ وانہ لفسق یعنی حال یہ ہے کہ اوسکو واسطے غیر اللہ کے
ذبح کیا ہے اور یہ فسق ہے او فسقا اھل لغیر اللہ بہ اس سے معلوم ہوا کہ متروک التسمیہ
حلال ہے اسیلئے ابن عباس نے کہا ہے کہ مراد اسجگہ مردار اور گلا گھونٹا ہوا ہے کلبی نے
کہا یعنی جو ذبح کیا گیا ہے واسطے غیر اللہ کے عطا نے کہا حضرت نے نہی فرمائی ہے
اون ذبائح سے جو قریش اور عرب اوثان کے لیئے کرتے تھے مراد اوثان سے ہر شجر و حجر و قبر
وغیرہا ہے جسکو پوجیں صنم بت کو کہتے ہیں اور وثن ہر معبود باطل کو کسی کا تھان ہو یا
مکان یا گور یا نشان شافعیہ نے کہا ہے اگر باسم اللہ واسم محمد کہا ہے یا کسی کتابی نے واسطے
گرجا گھر یا صلیب یا موسی عیسی یا کعبہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یا واسطے تقرب
سلطان یا غیر سلطان یا جن کے ذبح کیا تو یہ سب ذبائح حرام ہیں اور یہ کام کبیرہ ہے ٭

فصل سائبہ چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے

اللہ پاک نے فرمایا ما جعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام اور حضرت
نے کہا ہے لیس منا من سیب السوائب **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ
ہمنے ذکر اوسکا نہیں دیکھا کیونکہ اسمیں تشبہ ہے ساتھ جاہلیت کے جو مقتضی ہے وعید
شدید کو بلفظ لیس منا ٭

فصل

کتاب عقیقہ کی

کسی کا ملک الاملاک نام رکھنا کبیرہ و حرام ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے اغیظ آدمی اللہ
پر دن قیامت کو اور اخبث آدمی وہ ہے جسکا نام ملک الاملاک رکھا جاوے نہین مالک مگر اللہ شیخین
کا لفظ اخنع ہے سفیان نے کہا جیسے شاہنشاہ ابو عمرو نے کہا اخنع بمعنی اوضع ہے یعنی کمینہ تر
ابن عیینہ نے کہا بمعنی ابشع یعنے تلخ تر یا قبیح یا اکرہ ہے اغیظ وہ ہے جسپر بہت غیظ آوے
یعنی غصہ و غضب ہندی مین مہاراج بمعنی ملک الاملاک ہے ف اسکا کبیرہ کہنا
صریح حدیث مذکور سے ہے اگرچہ ہمنے نہین دیکھا کہ کسی نے تصریح کی ہو پھر دیکھا کہ بعض نے
تصریح کی ہے ائمہ شافعیہ کہتے ہین کہ ملک الاملاک یا شاہنشاہ نام رکھنا حرام ہے یہ وصف سوا
اللہ کے غیر کا نہین ہو سکتا ہے حاکم الحکام و قاضی القضاۃ بھی اسیکے ملحق ہے لکن اسمین کلام ہے
جو ہمنے حاشیہ مناسک نووی مین بحث طواف و سعی مین کیا ہے انتہی مین کہتا ہون ایسا نام
رکھنا نزدیک محققین کے شرک فی التسمیہ ہے جسطرح کہ رسالہ دعایۃ الایمان مین بسط کیا گیا ہے

کتاب الاطعمہ

کھانا مسکر طاہر کا جیسے حشیشہ افیون شبکران یعنے بھنگ اور جیسے عنبر و زعفران و جوزۃ الطیب
ہے کبیرہ ہے یہ سب اشیاء مسکر ہین جسطرح کہ نووی وغیرہ نے تصریح کی ہے مراد انکی اسکار
سے چھپا دینا عقل کا ہے مگر نہ مراد شدت مطربہ کے کیونکہ یہ خصوصیات مسکر مائع کے ہین اسکی
بحث باب الاشربہ مین آوے گی ف

زبانگ ہیچت اگر نیست این نہ بس کہ ترا	دمے ز وسوسۂ عقل بے خبر دارد

اس بنیاد پر ان اشیاء کو مخدر کہنا کچھ منافی سکر کے نہین ہے سو جب یہ چیزین مسکر مخدر
ٹھہرین تو استعمال انکا کبیرہ و فسق ہوگا مثل شراب کے اور جو وعیدات حق مین شارب

سکے آئی ہین وہ سب حق مین مستعملین ان اشیار کے جاری ہونگی بسبب اشتراک ہر دو کے ازالۂ عقل
مین کیونکہ مقصود شارع کا ابقار عقل ہے اسلیے کہ عقل ایک آلہ ہے فہم کا اور اسی عقل سے انسان دیگر
حیوانات سے متمیز ٹھیرا ہے یہ عقل وسیلہ ہوتی ہے اختیار کمالات کو نقائص پر تو جو وعید خمر جو مزیل
عقل ہے اسکی تعاطی و استعمال مین بہی وارد ہوگی ف زواجر مین کہا ہے ہمنے ایک
کتاب لکہی ہے جسکا نام تحذیر الثقات عن استعمال الکفتة والقات ہے اسمین سے
تین مصنفات دو تحریم مین اور ایک تحلیل مین کا ذکر ہمارے پاس پہنچے تہا در صورت بیان حق کا اس
بارہ مین چاہا تہا اوسپر ہمنے وہ کتاب تالیف کی اگرچہ ہمنے اسمین جزم بحرمت کفتہ وقات نہین
کیا ہے بلکہ اسقدر اطراف ذکر تقبیح مسکرات و مخدرات جامدہ سے کیا ہے مگر بعض بسط کیا گیا ہے
اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ اصل تحریم مین ان سب کی حدیث احمد و ابو داؤد ہے کہ نہی
رسول اللہ صلعم عن کل مسکر و مفتر علما نے کہا ہے مفتر ہر وہ چیز ہے جو فتور
سو یہ سب مذکورات مسکر و مخدر و مفتر ہین قرافی و ابن تیمیہ نے یعنی اتفاقا اوس سے کہ ہو مین
مستحل کو کافر بتایا ہے اور یہ کہا ہے کہ ائمہ اربعہ نے اسمین کلام نہین کیا ہے اسلیے کہ یہ
حشیشہ اونکے زمانہ مین نہ تہا اسکا ظہور آخر صدی ششم و اول صدی ہفتم مین وقت ظہور دولت
تتار کے ہوا ہے ماوردی نے ایک یہ قول ذکر کیا ہے کہ وہ نبات جسمین شدت مطربہ ہے
اوسمین حد واجب ہوتی ہے انتہی تحریم جوزة الطیب یعنے جائفل کا فتوی تو ہمنے پہلے ہی
دیا تہا جبکہ درمیان اہل حرمین و مصر کے نزاع ہوا تہا لوگون نے تو اپنی رائے ظاہر کی تہی مگر
ہمکو ایک نقل بہی ہاتہ آگئی تہی کہ ابن دقیق العید نے جوز کو مسکر کہا ہے اور شافعیہ و مالکیہ متاخرین نے
اونکی نقل پر اعتماد کیا ہے بلکہ ابن العماد نے قیاس حشیشہ کا جوز پر کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ شان تر
حشیشہ مین کچہ فرق نہین ہے بلکہ صواب یہ ہے کہ وہ ملحق ہے ساتہہ جوزة الطیب و زعفران و بنج
و افیون و بنج کے اور یہ سب مسکرات و مخدرات ہین غرضکہ تحریم جوز مین حنابلہ بہی ساتہ مالکیہ و شافعیہ کے شریک ہین

اور اوسکو مسکر بتاتے ہین سے حنفیہ سو فتاوی مرغینانی مین کہا ہے کہ بنج و شیر اسپ بادہ حرام ہے مگر شارب پر حد نہین ہے انتہی سو جوز مثل بنج کے ہے اس بنیاد پر قائل ہونا حنفیہ کا ساتھ اسکار جوز کے لازم آتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جوز نزدیک ائمہ اربعہ کے بالنص اور نزدیک حنفیہ کے بالاقتضا حرام ہے خواہ بوجہ اسکار خواہ بوجہ تخدیر اور اصل اسکی حشیشہ ہے جسکا قیاس جوز پر کیا گیا ہے مراد سکر حشیشہ و جوز سے اس جگہ خدر ہے کیونکہ شان سکر خمر کی یہ ہے کہ اوس سے نشاط و نشاط و طرب و عربدہ و حمیت پیدا ہوتا ہے اور شان سکر حشیشہ کی یہ ہے کہ اوس سے اضداد ان احوال کے پیدا ہوتے ہین جیسے تخدیر بدن فتور تن طول سکوت و خواب و عدم حمیت اس سے معلوم ہوا کہ جسنے حشیشہ کو مسکر کہا ہے اور جسنے تعبیر بخدر و افساد کیا ہے دونون قول مین کچھ خلاف نہین ہے اب اگر کوئی بعد اس بیان کے زعم اوسکی حلت کا کریگا یا قائل عدم تخدیر و اسکار کا ہوگا تو لایق تعزیر بلیغ ٹھہریگا بلکہ ابن تیمیہ اور حنابلہ نے یہ کہا ہے من زعم حل الحشیشۃ کفر یعنی انسان کو چاہیے کہ وقوع سے اس ورطہ مین حذر کرے شیخ نفی جوابی ابن شرح حاوی صغیر مین حشیشہ کو نجس کہا ہے بنیاد سکر پر سو یہ غلط ہے ابن تیمیہ نے کتاب السیاسۃ مین یہ لکھا ہے ان الحد واجب فی الحشیشۃ کالخمر پہر اوسکی نجاست مین تین قول ذکر کیے ہین پہر کہا ہے فقیل نجسۃ وھو الصحیح انتہی ابن البیطار نے کہا ہے کہ ایک تیسری قسم قنب ہندی کی وہ ہے جسکا نام حشیشہ ہے وہ بہی سخت مسکر ہوتی ہے اگر انسان ایک دو درہم اوسمین سے کہالے اور زیادہ کہا لے تو حد رعونت کو پہنچے اوسکے استعمال سے عقل مختل ہوجاتی ہے نوبت جنون کی آتی ہے کبہی قاتل بہی ہوتا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے حشیشہ مین ایک سو بیس مضرتین ہین زواجر مین اونکو گن کر بتایا ہے پہر کہا ہے کہ ان سب کا کبائر گنا ظاہر ہے ابو زرعہ نے تصریح کی ہے کہ وہ مثل خمر کے ہین بلکہ ذہبی نے کہا ہے کہ نجاست و حد مین مثل شراب کے ہین بلکہ یہانتک کہا ہے کہ خمر سے بہی اخبث تر ہین اسلئے کہ عقل و مزاج کو فاسد کر دیتی ہیں استعمال مین تخنث بیغیرتی ابنہ و دیاثت

دقوادت آجاتی ہے اور یہ سب روکنے والی ہین اللہ کے ذکر و نماز سے مگر بعض متاخرین نے حدین توقف کیا ہے تعذیر روا رکہی ہے بہرحال یہ سب داخل ہین محرمات خدا و رسول مین اور لفظاً و معنیً حکم مین خمر کے ہین حضرت نے فرمایا ہے کل مسکر حرام اور دوسرا لفظ ہے ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام اور کسی نوع مین فرق نہین کیا ہے ماکول ہو یا مشروب لاکن کبہی خمر کو روٹی سے کہاتے ہین اور کبہی حشیشہ کو تپلا کرکے پیتے ہین سلف نے ذکر اوسکا اسلئے نہین کیا ہے کہ اونکے زمانے مین حشیشہ نہ تہا انتہی کلام الذہبی ملخصاً زواجر مین کہا ہے کہ نجاست و حد کا جو ذکر کیا ہے یہ ضعیف ہے انتہی **ف** ——— یہ سب ترجمہ تہا کلام زواجر کا بطور تلخیص لکن اسمین بہت کچہ بحث باقی ہے خصوصاً بابت نجاست و حد کے اسلئے کہ شراب منص قطعی حرام ہے گو ایک ہی قطرہ کیون نہو لکن حرمت و نجاست مین کوئی ملازمت نہین ہے رہی تماکو جسکو عرف مین تتن و تنباک وغیرہا کہتے ہین اوسکے مسکر ہونے مین کلام ہے جب تک کہ اسکار اوسکا یقیناً ثابت نہو تب تک اباحت و برارت اصلیہ پر باقی ہے تمام بحث مسکرات کی ہمنے کتاب دلیل الطالب مین کی ہے اور دلائل صحیحہ سے مضبوط کیا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنیسے رد وانع ہو جائیگا۔

فصل

کہانا خون روان یا گوشت خوک یا مردار کا یا جو غیر اللہ کے نام پر ذبح ہو اوس سے ملحق ہے غیر حالت مخمصہ مین گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر وما اهل لغیر الله به والمنخنقة والموقوذة والمتردیة والنطیحة وما اکل السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی النصب وان تستقسموا بالازلام ذلکم فسق دوسری آیت مین ارشاد ہوا ہے الا ان یکون میتة او دما مسفوحا او لحم خنزیر فانه رجس پہلی آیت مین اللہ پاک نے گیارہ چیزین حرام فرمائین اور مردار سے اوس مچہلی

مستثنے

اور ٹڈی اور جنین مستثنی ہین بدلیل حدیث صحیحین وغیرہا دوسری چیز خون ہے اوس سے وہ خون
ہے جو رگون اور گوشت مین لپٹا ہو قید روان سے کبد و طحال مستثنے ہے بدلیل حدیث صحیح تیسری
خنزیر قرطبی نے کہا ہے سارا خنزیر حرام ہے مگر بال کہ اوس سے سی لگانا جائز ہے انتہی زواجر
مین کہا ہے کہ ہمارے مذہب مین بھی خرز بشعر خوک جائز ہے بلکہ خوک آبی ماکول ہے چوتھی ما اہل
لغیر اللہ ہے یعنی وہ جانور جو نام پر کسی بت کے ذبح کیا گیا ہو اہلال کہتے ہین رفع صوت کو ایک
جماعت نے کہا ہے کہ جو واسطے طواغیت و اصنام کے ذبح کیا جاتا ہے وہ ما اہل لغیر اللہ سے ہے
انتہی لفظ طاغوت مین ہر معبود باطل داخل ہے انسان ہو یا شجر یا حجر قبر وغیرہا جب اوسکو واسطے
غیر اللہ کے ٹھیرا لیا اور اوس غیر کے نام سے پکارا کہ یہ گاو سید احمد کبیر کی ہے اور یہ بکری شیخ سدو
کی اور یہ مرغا زین خان کا تو وہ ذبیحہ حرام ہو گیا اور فاعل مرتد ٹھیرا گو وقت ذبح کے اوس
غیر کا نام نہین لیا ہے حرام چیز تسمیہ سے وقت ذبح کے حلال نہین ہو سکتی ہے نہ حلال جانور
ترک تسمیہ سے عمداً حرام ہو جاتا ہے بعض نے کہا ہے کہ جسپر غیر اللہ کا نام لیا ہے وہ ما اہل
لغیر اللہ ہے فخر رازی نے کہا یہ قول اولی ہے اسلیے کہ لفظ آیت سے بہت مطابق ہے علما نے
کہا ہے اگر ذبح کیا مسلمان نے کوئی ذبیحہ اور قصد اوس سے تقرب الی غیر اللہ ہے تو وہ مسلمان
مرتد ہو گیا اور اوسکا ذبیحہ مرتد کا ذبیحہ ہے ہان ذبائح اہل کتاب حلال ہین **لقولہ تعالی**
وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم ہان اگر نام مسیح پر ذبح کیا ہے تو نزدیک ائمہ اربعہ
وغیرہم کے حلال نہین ہے **حکایت** ایک عورت آسودہ حال نے ایک اونٹ اپنے
کھیل تماشے کے لیے ذبح کیا تھا ابن عطیہ سے پوچھا گیا اوسکا کھانا حلال نہین ہے اسلیے کہ
وہ صنم کے لیے ذبح کیا گیا ہے پانچوین گلا گھونٹا ہوا اہل جاہلیت حیوان کا گلا گھونٹتے جب مرجاتا
اوسکو کھاتے چھٹے چپٹیا جو چوٹ لگ کر مر گیا ہے غلیلہ کا مرا ہوا بھی اسی حکم مین ہے کیونکہ
وہ چوٹ سے مرا ہے خون نہین بہا ساتوین گرا ہوا پہاڑ یا درخت سے یا کنوئے مین آٹھوین
سینگ کا مارا ہوا جسکو دوسرے جانور نے اپنی سینگ سے ہلاک کیا ہے دسوین جسکو کسی جانور

درندے نے توڑا اور کھایا ہے لیکن اگر حیات باقی ہے اور اوسکو ذبح کر لیا ہے تو پھر کھانا اوسکا حلال ہے
یہی حکم منخنقہ اور مابعد کا ہے گیارہوین وہ جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہے مراد نصب سے وہ پتھر ہین
جنپر جانور کا گلا کاٹتے تھے یا بت ہین مجاہد و قتادہ و ابن جریج نے کہا ہے گرد کعبہ کے تین سو ساٹھ
پتھر تھے منسوب اہل جاہلیت اونکو پوجتے اونکی تعظیم کرتے اونکے لیے جانور ذبح کرتے وہ کچھ
مورتین اور اصنام نہ تھے اصنام وہ ہوتے ہین جو مصور و منقوش ہون یہ خون اون پتھرون کو
لگاتے اور گوشت اونپر رکھتے بارہوین پانسے ڈالنے سے منع فرمایا وہ سات پانسے تھی اونسے
اپنی حاجات مین احکام لیتے اللہ پاک نے ان سب سے نہی فرمائی اور سب کو حرام کیا اور فرمایا
کہ یہ سب فسق ہے ایک جماعت نے کہا ہے کہ مراد اس آیت سے قمار ہے یہ ازلام کعاب فارس و
روم تھے شعبی نے کہا ازلام عرب مین ہوتی ہین اور کعاب عجم مین ف ان تینون کا کبیرہ
ہونا ظاہر ہر دو آیات کریمہ سے ہے ؛

فصل جلانا جاندار کا آگ مین کبیرہ ہے

حدیث صحیح مین آیا ہے مین تمکو حکم دیتا تھا کہ تم جلاؤ فلان اور فلان کو آگ مین سو آگ سے عذاب
کرنا اللہ کا کام ہے اگر تم اونکو پاؤ تو قتل کرو ابن مسعود کہتے ہین حضرت نے ایک قریہ نمل کو جلا ہوا
دیکھکر پوچھا اسکو کسنے جلایا ہے ہمنے کہا کہ ہمنے فرمایا آگ سے عذاب کرنا لایق نہین ہے مگر رب النار
کو ف یہ گناہ علی الاطلاق کبیرہ گنا گیا ہے خواہ ماکول ہو یا غیر ماکول اور صغیر ہو
یا کبیر مگر رافعی و اذرعی نے اطلاق مین توقف کیا ہے سو جبکہ دھوپ مین عذاب کرنا ممنوع ہو
تو احراق بالنار بالاولی کبیرہ ہوگا ؛

فصل کھانا کسی شئی نجس اور مستقذر و مضر کا گناہ کبیرہ ہے

بعض متاخرین نے تصریح کی ہے ساتھ اسکی پہلی بات کی دلیل قیاس ہے مردار پر کہ اوسکا

کہانا اسی لئے حرام ہے کہ وہ نجس ہے اور اللہ نے اوسکو فسق فرمایا ہے سو ہر نجاست غیر معفو ملحق ہوگی
ساتھ اوسکے اسیطرح ہر مستقذر یعنے وہ چیز جس سے گھن آتی ہے جیسے آب بینی اور منی ملحق
بہ نجاست ہے مسکر اسلئے کبیرہ ہے کہ مفسد عقل و بدن ہوتا ہے سو جسطرح اضرار غیر کا حرام ہے
اسی طرح اضرار اپنے نفس کا کبیرہ ہے بلکہ حفظ النفس مقدم غیر سے انتہی ف شافعیہ
نے کہا ہے کہ کہانا ہر چیز مضر بدن کا جیسے مٹی اور زہر و افیون حرام ہے مگر قلیل بضرورت حاجت
تداوی کے ہمراہ غلبہ سلامت کے اسیطرح مضر عقل کا جیسے نبات مسکر غیر مطرب بقول دو
طبیب عدل کے اور جس تریاق میں گوشت سانپ کا ملا ہے اوسکا کہانا بھی حرام ہے مگر
ویسی ہی ضرورت میں جسمیں اکل مردار جائز ہوتا ہے ف اگر ساری زمین میں حرام
عام ہو جائے اور حلال باقی نرہے اور توقع شناخت ارباب کی بھی جاتی رہی تو تناول کرنا
بقدر حاجت کے اوس سے جائز ہے تنعم نکرے یہ کچھ ضرورت پر موقوف نہیں ہے انتہی

کتاب البیع

بیچنا آزاد کا کبیرہ گناہ ہے حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے اللہ فرماتا ہے تین شخص ہیں کہ میں
اونکا خصم ہونگا دن قیامت کو اور جسکا میں خصم ہوا وہ ہار گیا ایک وہ شخص جو کہ میرے سبب سے
کچھ دیا گیا ہے پھر اوسنے غدر کیا دوسرا وہ آدمی جسنے کسی آزاد کو فروخت کرکے اوسکی
قیمت کہائی ہے تیسرا وہ شخص جسنے مزدور سے پورا کام لیا ہے اور اوسکی پوری مزدوری
ندی رواہ البخاری وابن ماجۃ وغیرہما ف اسکا کبیرہ گناہ صریح مفاد
وعید شدید حدیث مذکور ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح بھی کی طحاوی نے کہا ہے اول
اسلام میں قرضدار کو عوض قرض کے بیچ ڈالتے تھے وہ حکم منسوخ ہو گیا*

فصل

کھانا اور کھلانا سود کا اور کتابت اور گواہی اوسکی اور اعانت کرنا اوسمین گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان
من المس ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربوا واحل اللہ البیع وحرم الربوا فمن
جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف وامرہ الی اللہ ومن عاد فاولئک
اصحاب النار ہم فیہا خالدون یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات واللہ لا یحب
کل کفار اثیم **وقال تعالیٰ** یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی
من الربوا ان کنتم مؤمنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وان
تبتم فلکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ
الی میسرۃ وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون واتقوا یوما ترجعون فیہ
الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وہم لا یظلمون **وقال تعالیٰ**
یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا الربوا اضعافا مضاعفۃ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون
واتقوا النار التی اعدت للکافرین ان آیتون مین تامل کرنیسے حال عقوبت اکل ربا کا
منکشف ہوتا ہے ربا تین قسم ہے ایک ربا فضل جیسے ایک سیر گیہون کو کم یا زیادہ سیر بھر گیہون سے
بیچنا یا ایک درہم چاندی کو ایک درہم چاندی سے کم یا زیادہ پر فروخت کرنا دوسرے ربا الید
جیسے ایک سیر گندم کو سیر بھر گندم سے یا ایک درہم سونے کو ایک درہم سونے سے یا ایک صاع
گندم کو ایک صاع جو یا زیادہ سے یا ایک درہم سونے کو ایک درہم چاندی یا زیادہ سے دست
بدست بیچنا تیسرے ربا النساء جیسے فروخت کرنا ایک صاع گیہون کا ایک صاع گیہون سے
یا ایک درہم چاندی کا ایک درہم چاندی سے لیکن ہمراہ تاجیل احدہما کے متولی نے ایک قسم
چہارم اور بتائی ہے جسکو ربا قرض کہتے ہیں لیکن مرجع اوسکا وہی ربا النسیہ ہے تو قاعدہ بین آ ہوگا

بیان صور ربا اور بیان معنی آیات مین بسط کر کے کہا ہے کہ عقوبت و معصیت ربا کی حدیث مین بہی آئی
ہے اکل ربا کو منجملہ سبع موبقات کے حدیث ابوہریرہ مین نزدیک شیخین و ابوداؤد و نسائی کی شمار
کیا ہے مسلم و نسائی مین آکل و موکل ربا پر لعنت کی ہے دوسرے لفظ مین کاتب و شاہدین کو
بہی ملعون فرمایا ہے اور کہا ہے کہ ہم سوا ہیں یعنی وہ سب معصیت مین یکسان ہین بزار کا لفظ روایت
صحیح یون ہے کہ ربا کچہ اوپر ستر باب ہے اور شرک بہی مثل اوسکے ہے یعنی ستر باب کسی حدیث
مین ربا کو چہتیس زنا سے سخت تر بتایا ہے زواجر مین بہت سی احادیث وعیدات شدیدات ربا کی جمع کی
ہین **ف** ربا کے کبیرہ ہونے پر سب کا اطباق ہے خود حدیث مین اوسکو کبیرہ کہا ہے بلکہ اوسکا نام
اکبر کبائر کہا ہے احادیث سے مستفاد ہوا کہ آکل ربا و موکل و کاتب و شاہد و ساعی و معین سبکے
سب فاسق ہین اور جس کسی شئے کا ربا مین دخل ہے وہ کبیرہ ہے *

فصل

ربا وغیرہ مین حیلہ کا نکالنا نزدیک قائل تحریم ربا کے گناہ کبیرہ ہے۔ بعض اہل علم نے کہا ہے
کہ یون وارد ہوا ہے کہ سود خوار شکل مین سگ و خوک کے محشور ہونگے اسلئے کہ وہ واسطے
ربا خواری کے حیلہ نکالتے تہے جسطرح کہ اصحاب سبت نے واسطے شکار ماہی کے حیلہ
نکالا تہا آخر اللہ نے اونکو مسخ کر دیا بندر و سور بنا دیا اسی طرح اون لوگون کا حال ہوگا جو
انواع حیل واسطے اکل ربا کے نکالتے ہین کیونکہ اللہ پر حیل محتالین کے مخفی نہین رہ سکتے
ابو ایوب سختیانی نے کہا ہے فریب دیتے ہین اللہ کو جیسے فریب دیتے ہین آدمی کو اور اگر کام
عیانا کرتے تو اوپر آسان ہوتا **ف** حیلہ ربا وغیرہ مین کرنا نزدیک امام مالک و امام
احمد کے حرام ہے مذہب شافعی و ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ حیلہ ربا وغیرہ مین کرنا جائز ہے انکی دلیل
حدیث تمر خیبر ہے کہ اوسمین تمر ردی کا درہم سے بیچکر تمر جید کا خرید کرنا تعلیم فرمایا ہے انتہے
لکن ذیل استدلال کا اس مسئلہ مین طویل ہے ہمنے اس مسئلہ کو کتاب دلیل الطالب مین بسط

سے لکھا ہے اوسکی طرف مراجعت کرنا چاہئے ✤

کتاب المناھی من البیوع

منع کرنا نر کا گناہ کبیرہ ہے حدیث بریدہ مین منجملہ کبائر کے منع فحل کو بھی ذکر کیا ہے رواہ البزار ف اسکا کبیرہ ہونا کلام جلال بلقینی مین آیا ہے لکن اونہون نے اسناد اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے اور کہا ہے کہ اسکا منع رواتہ ثابت نہین ہے جتنا کہ اور کبائر کا ہوتا ہے انتہی عاریت نہ دینا نر کا واسطے ضراب کے غایت امر یہ ہے کہ مکروہ ہو اور برتقدیر صحت کے حمل اوسکا اضطرار اہل ناحیہ پر ممکن ہے جبکہ اوس ناحیہ مین سوا اوسکے اور کوئی نر موجود نہو اوسکا اگرچہ جب تک کہ مین نحل کی ضراب سے قائل ہون تو کچھ دور نہین ہے اسلئے کہ وارد ہوئے ثابت مین حیات رواج وابدان ہے البان وغیرہ سے لکن مفت مین لینا نر کا لازم نہین آتا ہے بلکہ اجرت سے لیکر کام نکالے ✤

فصل

کھانا مال کا بیوعات فاسدہ وسائر وجوہ محرمۂ اکتساب سے گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل حسن نے کہا کہ مراد اس سے ربا وقمار وغصب وسرقہ وخیانت وشہادت زور وانند مال کھانا دروغ سے اور ابن عباس نے کہا ہے مراد لینا ہے انسان کا مال اوسکو بغیر عوض بعض سلف نے کہا ہے کہ مراد عقود فاسدہ مین ٹھیک کی بات اسکی ابن مسعود کی بات ہے کہ یہ آیت محکمہ ہے نہ منسوخ اور نہ قیامت تک منسوخ ہوگی انتہی یہ اسلئے کہ اکل بالباطل شامل ہے ہر مال ماخوذ بغیر حق کو خواہ بطور ظلم ہو جیسے غصب خیانت سرقہ یا بطور استہزا ولعب جیسے مال ماخوذ بذریعۂ قمار وملاہی یا بطور مکر وخدیعت جیسے مال ماخوذ بواسطۂ عقد فاسد بعض علما نے کہا ہے یہ آیت شامل ہے اس بات کو بھی

کہ کوئی انسان خود اپنا مال باطل سے کہاوے اس طرح پر کہ اوس مال کو حرام مین اوٹھا وے یا
کہانا غیر کے مال کا سوا دینکی وہی مثالین مین جو گذر یکین حدیث شریف مین بہی بہت کچہ
تغلیظات بابت اس اکل مال بالباطل کے آئے ہین ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ پاک
ہے قبول نہین کرتا مگر پاک کو اور اللہ نے مومنون کو وہی حکم دیا ہے جو رسولون کو دیا تہا فرمایا
ہے یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا وقال تعالی یا ایہا
الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقناکم پہر ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے
گرد آلودہ پریشان بال ہے ہاتہہ طرف آسمان کے پہیلا کرکے اے رب اے رب کہتا ہے
حالانکہ اوسکا کہانا حرام ہے پینا حرام ہے پہننا حرام ہے حرام سے پالا گیا ہے بہلا اوسکی دعا
کسطرح قبول ہو روایت مسلم وغیرہ طبرانی کا لفظ باسناد حسن یہ ہے کہ طلب کرنا حلال
کا واجب ہے ہر مسلمان پر طبرانی و بیہقی کا دوسرا لفظ یہ ہے کہ طلب کرنا حلال کا ایک فرض ہے
بعد فرائض کے ترمذی کا لفظ بسند حسن صحیح غریب یہ ہے جسنے کہایا پاک اور عمل کیا سنت مین
اور امن مین رہے لوگ اوسکی آفات سے وہ جنت مین جاویگا حاکم نے اسکو صحیح کہا ہے
احمد کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے جسنے خرید کیا ایک کپڑا دس درہم کو اور اوسمین ایک درہم حرام ہے
تو قبول نکریگا اللہ عزوجل نماز اوسکی جب تک کہ وہ کپڑا اوسکے تن پر ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے
جسنے خرید کیا مال چوری کا اور وہ جانتا ہے کہ یہ سرقہ ہے وہ شریک ہوا اوسکے عار و گناہ
مین منذری نے کہا اسکی سند مین احتمال تحسین کا ہے اور اشبہ یہ ہے کہ موقوف ہو
حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے جمع کیا مال حرام پہر صدقہ دیا تو نہین ہے اوسکے لئے کچہ اجر اوسمین
بلکہ اوسکا وبال ہے اوسپر طبرانی کا لفظ ہے جسنے کمایا مال حرام پہر آزاد کیا یا صلہ رحم کیا تو
یہ بوجہ ہے اوسپر احمد کا لفظ بسند حسن یہ ہے نہین کماتا کوئی بندہ مال حرام پہر تصدق کرتا ہے
اوس سے کہ قبول کیا جائے اوس سے اور نہین خرچ کرتا ہے اوس سے کہ برکت دیجائے
اوسمین اور نہین چہوڑ جاتا ہے پیچہے اپنے مگر ہوتا ہے توشہ اوسکا طرف جہنم کے اللہ بدی کا

کو بدی سے محو نہیں کرتا ہے ولکن بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے خبیث کو خبیث محو نہیں کرتا
ترمذی کا لفظ اسناد حسن صحیح غریب یون ہے کہ حضرت سے پوچھا کون چیز لوگون کو آگ مین بہت
داخل کرتی ہے فرمایا منہ اور شرمگاہ یعنے مال حرام کہانا بدکاری کرنا بیہقی کا لفظ یہ ہے
دنیا سبز وشیرین ہے جسنے کمایا اوسمین مال غیر حلال پہر خرچ کیا اوسکو بیجا تو وارد کریگا اوسکو
اللہ گہر مین خواری کے تہمت سے خوض کرنیوالے بہت مال مین اللہ ورسول کے اونکے لئے
آگ ہوگی دن قیامت کو اللہ تعالی فرماتا ہے کلما خبت زدناهم سعیرا ابن حبان کا
لفظ یہ ہے داخل نہوگا جنت مین وہ گوشت وخون جو اوگے ہین سحت یعنی مال حرام سے
آگ لایق تر ہے ساتھ اوسکے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ نہین بڑہتا کوئی گوشت سحت سے مگر
آگ اولی ہوتی ہے ساتھ اوسکے سحت کہتے ہین حرام اور ناپاک کمائی کو دوسرا لفظ اسناد
حسن یہ ہے لا یدخل الجنة جسد غذی بحرام **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح مفاد
احادیث مذکورہ ہے کیونکہ یہ ظاہر ہو کہانا ہے مال لوگون کا ناحق وناروا علماء نے کہا ہے داخل
ہین اس باب مین مکاس وخائن وسارق ولباط و آکل ربا وموکل ربا و آکل مال یتیم وشاہد
زور اور جاحد عاریت اور رشوت خوار اور کم کرنیوالا پیمانہ ووزن کا اور فروخت کرنے والا شی
عیب دار کا عیب چھپاکر اور مقامر وساحر ومنجم ومصور وکاہن وزانیہ ونائحہ ودلال جبکہ
اپنی اجرت بغیر اذن بائع کے لیوے اور مشتری کو خبر زاید کی دیوے اور کہانیوالا قیمت آزاد
کی انتہی یہ قول مؤید ہے اسکو کہ لفظ باطل آیت شریف مین شامل ہے ان سب اشیا کو اور
جو کچھ کہ اس معنی مین داخل ہے ہر شئے سے کہ بغیر وجہ شرعی کے لی گئی ہے حدیث مین آیا
ہے لائے جاوینگے دن قیامت کو کچھ لوگ جنکے حسنات مثل پہاڑ تہامہ کے ہونگے یہانتک
کہ جب وہ آوینگے تو اللہ اون نیکیون کو غبار منثور کر دیگا اور اونکو جہنم مین پہینک دیگا
کہا ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیونکر ہوگا فرمایا وہ نماز پڑہتے تھے روزہ رکہتے
تھے زکوٰۃ دیتے تھے حج کرتے تھے اتنی بات تھی کہ جب کوئی شے حرام اونکے سامنے آتی تو اوسکو

حکایت ایک مرد صالح کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا اچھا کیا لیکن میں جنت سے محبوس ہون لے لیتے اسلیے اللہ نے اونکے اعمال حبط کر دیے خوض ایک سوئی کے جو بینے عاریت لیکر واپس نہین کی تھی سفیان ثوری کہتے ہیں خرچ کرنا حرام کا طاعت مین ایسا ہے جیسے کپڑے کو پیشاب سے دہو کر پاک کرنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے ہم نو حصہ حلال کو چھوڑ دیتے تھے ڈر سے حرام مین پڑنے کے حدیث مین آیا ہے جو کوئی حج کرتا ہے مال حرام سے اور لبیک کہتا ہے اللہ فرماتا ہے لا لبیك ولا سعدیك وحجك مردود علیك دوسری حدیث مین ہے کہ حلال روشن ہے اور حرام روشن ہے اور دونون کے بیچ مین مشتبہات ہین جسنے چھوڑا اوس چیز کو جو کہ مشتبہ ہوئی ہے اوسپر گناہ سے تو وہ چھوڑیگا اوسکو جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے پہلے سے اور جسے جرات کی وہ قریب ہے کہ گر پڑیگا اوسمین جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے معاصی اللہ کے حمی ہین جو گرد حمی کے چریگا نزدیک ہے کہ اوسمین جا گریگا ؛

فصل احتکار گناہ کبیرہ ہے

حضرت نے فرمایا جسنے احتکار کیا طعام کا وہ خاطی ہے رواہ مسلم وابی داؤد ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے احتکار نہین کرتا مگر خاطی اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اہل لغت کہتے ہین خاطی بہمزہ بمعنی عاصی ہے احمد وابو یعلی وبزار وحاکم کا لفظ یہ ہے جسنے احتکار کیا طعام کا چالیس رات بری ہوا وہ اللہ سے اور بری ہوا اللہ اوس سے منذری نے کہا اسکے متن مین غرابت ہے اور بعض اسانید اس حدیث کے جید ہین دوسری حدیث مین جالب کو مرزوق اور محتکر کو ملعون فرمایا ہے رواہ ابن ماجۃ والحاکم اسکی سند مین ضعف شدید ہے ابن ماجہ کا لفظ بسند جید یہ ہے جسنے احتکار کیا مسلمانون پر اونکے طعام کا اللہ اوسکو جذامی ومفلس کر دیگا حاکم کا لفظ یہ ہے جو شخص داخل ہوا کسی شے مین نرخ سے

مسلمانون کے گران کرتا ہے نرخ کو اونپر تو حق ہے اللہ پر یہ کہ ڈالے اوسکو جہنم مین سر اوسکا نیچے ہوگا
اور مکہ معظمہ مین احتکار کرنا داخل الحاد ہے ف اسکا کبیرہ گناہ مطابق ظاہر احادیث
کے ہے کیونکہ احتکار پر وعید لعنت و برات و جذام و افلاس و عصیان و خطاکی آئی ہے
کبیرہ ہونے کے لئے بعض وعید انہین سے کافی ہے مراد احتکار سے روکنا غلہ کا ہے واسطے تنگی
نرخ کے بعض نے کہا غیر قوت مین احتکار نہین ہوتا ہے بعض نے کہا کپڑے مین بھی احتکار ہے
حکمت تحریم احتکار مین دفع ضرر ہے عام لوگون سے اسی لئے علما نے اجماع کیا ہے اسپر کہ اگر
ایک انسان کے پاس طعام ہو اور لوگ اوسکی طرف مضطر ہون تو اوسپر جبر کر کے فروخت کرائین
تاکہ لوگون سے ضرر دور ہو ❊

فصل

جدائی کرانا درمیان والدہ اور ولد غیر ممیز کے ساتھ بیع وغیرہ کے نہ ساتھ عتق و وقف کے گناہ
کبیرہ ہے ابو ایوب مرفوعًا کہتے ہین جسنے جدائی کرائی درمیان والدہ و ولد کے جدائی کریگا اللہ
درمیان اوسکے اور درمیان اوسکے دوستون کے دن قیامت کو روایۃ الترمذی وقال
حسن غریب والدار قطنی والحاکم وصححہ ابن ماجہ و دار قطنی کا لفظ یہ ہے لعنت کی ہے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر جو جدائی ڈالے درمیان والدہ اور ولد اور درمیان دو
بھائیون کے دار قطنی کا لفظ یہ ہے ملعون من فرّق ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ
وعید سخت آئی ہے یہ تفریق حرام ہے خواہ ساتھ بیع کے ہو یا ساتھ سفر کے ❊

فصل

فروخت کرنا انگور وغیرہ کا اوسکے ہاتھ جو شراب بنائیگا یا ہاتھ امرد کے جو فجور کریگا یا ہاتھ کنیز کے
جو مغنی ہو جائیگی یا بیع کرنا لکڑی کا ہاتھ اوسکے جو آلہ لہو طیار کریگا یا ہتھیار واسطے اہل حرب کے

بنائیگا اور بیچا شراب کا اور سکے ہاتھ جو اوسکو پیئے گا یہ سب کبائر مین اگرچہ اسکی تصریح نہین
دیکھی لیکن کبیرہ ہونا انکا بعید نہین ہے اسلئے کہ یہ ضرر بہت بڑا ہے اور یہ قاعدہ مقرر ہے کہ
وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے سو سارے مقاصد ان اشیا کے کبائر ہین اور حدیث من
سن سنة سیئة فعلیه وزرها ووزر من عمل بها الی یوم القیامه اسی کی شاہد ہے انجام
ظن مثل جزم کے ہوتا ہے لیکن بہ نسبت تحریم کے رہا کبیرہ ہونا سو اوسمین نظر تردد کرتی ہے اور بعض
بہ نسبت بعض دیگر کے اقرب بکبیرہ ہین ٭

فصل

نجش اور بیع غیر کی بیع پر اور شراء غیر کی شراء پر کرنا گناہ کبیرہ ہے نجش یہ ہے کہ قیمت کو
بڑھا دے تاکہ غیر دہوکا کہاوے بیع پر بیع یہ ہے کہ مشتری سے زمانہ خیار مین یون کہے کہ اس
چیز کو پھیر دے مین تجکو اس سے بہتر اسی قیمت پر یا اس سے کم پر لا دونگا شراء پر شراء یہ ہے کہ
بائع سے زمن خیار مین کہے کہ تو فسخ بیع کر دے مین تجسے اس سے زیادہ دام پر مول لے لونگا
ف ان تینون کا کبیرہ ہونا محتمل ہے اسلئے کہ انمین غیر کو ضرر عظیم ہے اور اضرار غیر کا
کبیرہ ہوتا ہے بلکہ ایک طرح کا مکر و خداع ہے لیکن نووی نے انکو صغائر گنا ہے اور مصنف
سائر کتب شرعی کا بیع کرنا صغیرہ ٹھیرایا ہے انتہی لیکن اسمین نظر ہے جسطرح کہ اذرعی نے
کہا ہے ان سوم کو سوم پر شافعیہ حرام کہتے ہین بغیر اذن کے ٭

فصل
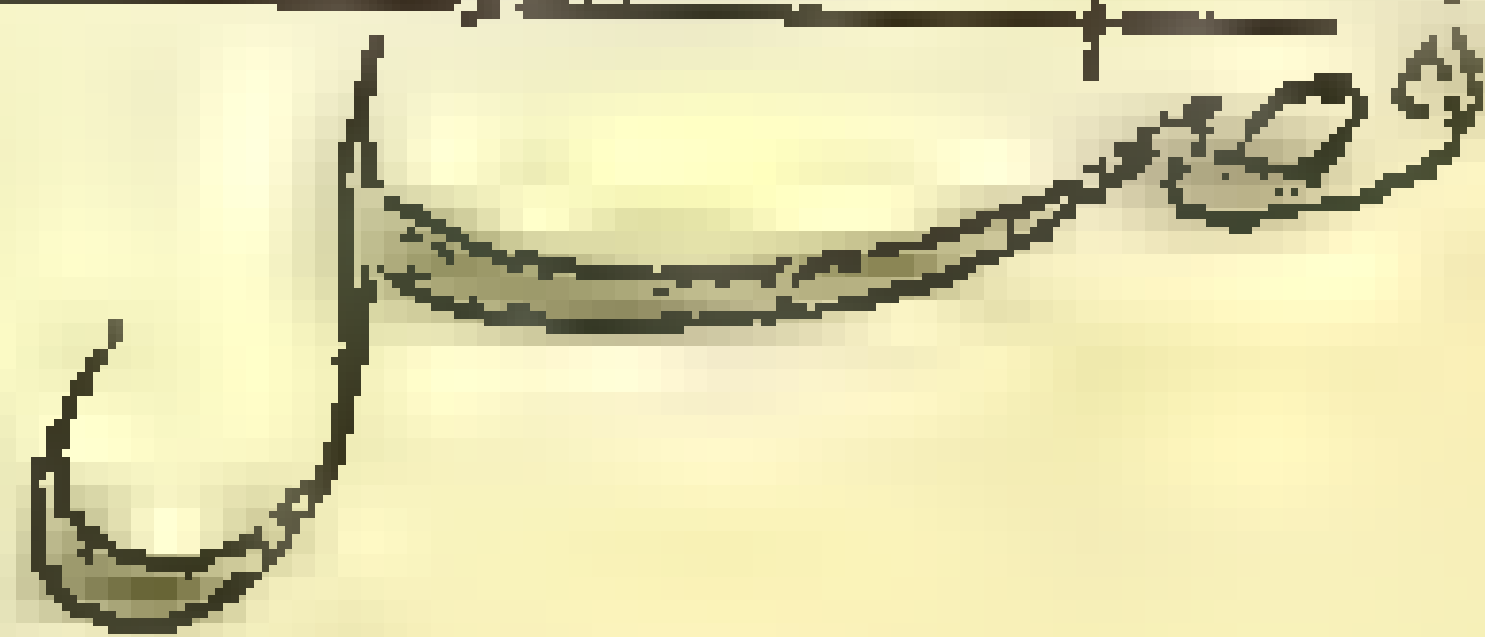
دہوکا کرنا بیع مین جیسے تصریہ گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے من غشنا فلیس منا
روایة مسلم حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے غلہ کی ڈھیر مین ہاتھ ڈالا انگلیون کو گیلا پایا فرمایا اسکو
اوپر کیون نہ کیا جو ہمین دہوکا دے وہ ہم مین سے نہین ہے یہ حدیث بہت طرق و الفاظ سے آئی ہے

من غش المسلمین فلیس منّا ہم میں آیا ہے اسی طرح پانی کا دودہ میں ملانا ہے اور جانور کا دودھ نہ دوہنا تاکہ زیادہ شیر دار معلوم ہو یا بیع کا عیب مخفی کرنا کوئی شے ہو حیوان یا جماد **ف** مخفی معلوم دلیل ہے اسکے کبیرہ ہونے پر زواجر میں اسکا بہت بسط کیا ہے بیان میں انواع غش کے جو کہ سوداگر لوگ کیا کرتے ہیں اور سب صورکو کبائر ٹھیرایا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جس لین دین میں فریب دہی و مکر و غدر و غش و غل ہے وہ کبیرہ ہے اور وہ مال مکتسب بحیلہ مذکور حرام ہے مکار دغاباز اپنے مکر و چالاکی کو خوب جانتے پہچانتے ہیں گو احتراز نکریں اور لالچ سے مال کے اس بلا میں مبتلا ہوں +

فصل نکاسی کرنا مال کی جھوٹی قسم کھا کر گناہ کبیرہ ہے

حدیث میں وعدہ عذاب الیم اور عدم تزکیہ و عدم نظر خدا کا حق میں منفق سلعہ کے بحلف کاذب آیا ہے رواہ الخمسۃ نسائی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکہتا ہے بائع حلاف کو ابو سعید کہتے ہیں ایک اعرابی بکری لئے جاتا تھا میں نے کہا تو اسکو تین درہم پر بیچتا ہے کہا لا واللہ پھر اوسکو بیچدیا میں نے حضرت سے ذکر کیا فرمایا باع آخرتہ بدنیاہ رواہ ابن حبان شیخین کا لفظ یہ ہے حلف مال کی نکاسی کرتا ہے کمائی کی برکت لیجاتا ہے احمد کا لفظ بسند جید یہ ہے تجار فجار ہیں کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کیا اللہ نے بیع کو حلال نہیں کیا ہے فرمایا ہاں کیا ہے لیکن وہ قسم کہاتے ہیں گناہگار ہوتے ہیں بات کرتے ہیں جہوٹ بولتے ہیں رواہ الحاکم ایضا **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ اوسکا ذکر نہیں کیا ہے کیونکہ حدیثوں میں اسپر وعید شدید آئی ہے پہر معلوم ہوا کہ بعض نے اسکا ذکر کیا ہے +

فصل مکر و حیلہ کرنا کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ولا یحیق المکر السیئ الا باہلہ ذکر مکر کا پہلے کتاب الطہارۃ کی گذر چکا ہے

بحث اس مین مکر خداع حدیث ابن مسعود مرفوعًا اسپر دلیل ہے من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار رواہ الطبرانی باسناد جید و ابن حبان ابوداؤد کا لفظ حسن ہے دوسری حدیث مین آیا ہے داخل نہوگا جنت مین خب یعنی مکار اور نہ بخیل اور نہ منان تیسری الفظ یہ ہے مومن فریب کہا لینے والا اور کریم ہوتا ہے اور منافق فریب دینے والا اور لئیم ہے اللہ پاک نے منافقین سے خداع کو نقل کیا ہے یخادعون اللہ وھو خادعھم چوتھی حدیث مین آیا ہے اہل نار پانچ شخص ہین انمین ایک وہ شخص ہے جو صبح شام تجھے تیرے اہل و مال مین خدیعت کرتا ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے احادیث غش سے بعض نے اسکی تصریح کی ہے جب مکر و فریب نار مین ہوا تو مکار فریبی بالاولی ناری ٹہیرا یہ وعید شدید ہے *

فصل کمی کرنا ناپ تول مین کبیرہ ہے

قال تعالیٰ ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون سدی نے کہا ہے مدینہ مین ایک وزن کش تہا ابوجہینہ نام وہ دو طرح کے پیمانے رکہتا تہا ایک پیمانہ سے لیتا دوسرے سے دیتا اوسپر یہ آیت اوتری ترمذی مین مرفوعًا آیا ہے حضرت نے اصحاب کیل و وزن سے فرمایا تم ایسے کام پر ہو جسمین تم سے پہلی امتین ہلاک ہوگئین **ف** اسکا کبیرہ ہونا آیت و حدیث دونون سے ظاہر ہے اسلئے کہ یہ اکل مال بالباطل ہے اسلیے اوسپر وعید آئی ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے ایک دانہ کا غصب کرنا یا چرانا بالاجماع کبیرہ ہے **حکایت** مالک بن دینار کہتے ہین میری ایک ہمسایہ مرتی تہی مین اوسکے پاس گیا وہ کہہ رہی تہی جبلین من نار جبلین من نار یعنی دو پہاڑ ہین آگ کے میں کہا تو کیا کہتی ہے کہا اے ابا یحیی میرے پاس دو پیمانے تہے ایک سے لیتی تہی دوسرے سے دیتی تہی مالک کہتے ہین مین نے اوٹہا کر ایک کیل کو دوسری کیل سے مارا یعنے تاکہ ٹوٹ جاوین اوسنے کہا جب تم ایک کو دوسرے پر مارتے ہو تو اور زیادہ سختی

ہے آخر وہ اوسی مرض مین مرگئی بعض سلف نے کہا ہے مین گواہی دیتا ہون ہر کیال وزّان
کی اسلئے کہ اوس سے کوئی سالم نہین رہتا مگر جسکو اللہ بچالے **حکایت** بعض اہل
کرمانا نے کہا ہے مین پاس ایک بیار کے گیا وہ مرتا تھا مین وسکو تلقین شہادت کی کرنے لگا اوسکی
یا کلمہ ہویا نہو تی تھی جب اوسکو ذرا سا افاقہ ہوا مینے کہا اسے بھائی کیا بات ہے مین تجکو تلقین
اسپنہ شہادت کی کرتا ہون تو بولتا نہین ہے کہا ترازو کی زبان میری زبان پر ہے وہ مجھے بولنے
نہین دیتی مینے کہا مجھے قسم ہے اللہ کی کیا تو وزن مین کمی کرتا تھا کہا واللہ نہین لیکن مدت
دراز اپنی ترازو کی خبر نہ لیتا کہ پوری ہے یا کم ہے جبکہ یہ حال عدم تعہد سنجات پر ہے تو کم تولنے والے کا
کیا حال ہوگا کسیکے کیا خوب بات کہی ہے کہ ویل ہے ویل ہے اوسکو جو ایک دانہ پر جسکو کم
دیتا ہے ایسے جنت فروخت کرتا ہے جسکا عرض سموات و ارض ہے اور ایک دانہ پر جو زیادہ
لیتا ہے ایک وادی کو جہنم مین خرید کرتا ہے جسمین بڑے بڑے پہاڑ گل جاوینگے **شعر**

فردم جنت جاوید بہ گندم بفروخت	ناخلف باشم اگر من بجوی نفروشم

فصل

وہ قرض جس سے قرض دینے والے کو نفع ہو کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا کھلی بات ہے اسلئے کہ یہ حقیقت
مین ربا ہے اسو ہر وعید جو حق مین ربا کے آئی ہے وہ شامل ہے اسکے فاعل کو ٭

فصل

قرض لینا نہ دینے کی نیت سے یا باوجود عدم رجاء وفا کے اسطرح پر کہ مضطر نہو اور نہ ظاہر مین کوئی
صورت وفا کی ہو اور قرضخواہ اوسکے حال سے ناآگاہ ہو کبیرہ ہے بخاری مین مرفوعًا آیا ہے جسنے لیا
مال لوگون کا بارادہ تلف کرنے کے تو تلف کر دیگا اللہ اوسکو طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اللہ اوسکے
حسنات لیکر قرضخواہ کو دیگا اگر حسنات نہونگے تو قرضخواہ کی سیئات لیکر اوسپر ڈالے گا ابن ماجہ

وبیہقی کا لفظ یہ ہے جو شخص قرض لیتا ہے اور خاطر جمع ہے کہ ادا نکریگا وہ اللہ سے چور ہو کر ملیگا اگر
خدری کہتے ہین حضرت فرماتے تھے اعوذ باللہ من الکفر والدین ایک آدمی نے کہا کیا یہ
برابر کفر کے ہے فرمایا ہان رواہ النسائی والحاکم وصححہ طبرانی کا لفظ یہ ہے صاحب
عقیدہ ہے اپنے قرض مین اور سے شکوہ تنہائی کا کرتا ہے ابو داؤد و بیہقی کا لفظ یہ ہے تادیا
اعظم ذنوب نزدیک اللہ کے بعد کبائر کے جنسے اللہ نے منع کیا ہے یہ ہے کہ مرے آدمی
اور اوسپر قرض ہو جسکو چھوڑ مرے اوسکے لئے قضا بہت احادیث مین آیا ہے کہ حضرت قرضی
جنازہ پر نماز نہ پڑھتے مگر یہ کہ اوسکا قرض ادا کر دیا جاتا ف انکا کبیرہ ہونا ظاہر
ہے دوسری صورت کی طرف حدیث مین یون اشارہ فرمایا ہے خدعہ حتی اخذ مالہ غرو
ساری تغلیظات جو در بارہ قرض آئی ہین یہ دونون صورتین اونکی مصداق ہین اسی طرح
وہ قرض جو واسطے صرف کے کسی معصیت مین لیا ہے ॥

فصل

دیر لگانا تونگر کا ادائی قرض مین بعد مطالبہ کے بلا عذر گناہ کبیرہ ہے صحاح ستہ مین ابو ہریرہ
سے مرفوعاً آیا ہے کہ مطل الغنی ظلم ابن حبان وحاکم کا لفظ صحیح یون ہے لی الواجد یحل
عرضہ وعقوبتہ بزار وطبرانی کا لفظ یہ ہے اللہ دشمن رکھتا ہے غنی ظالم کو اسی باب مین
اور بہت حدیثین آئی ہین ف اسکا کبیرہ گننا اگرچہ نظر مین آیا لکن صریح حدیث ہے
کیونکہ ظلم وحلت آبرو وسزا بڑی وعید ہے ایک جماعت ائمہ شافعیہ نے کہا ہے کہ جو شخص
باوجود قدرت کے قرض ادا نکرے اوسپر عقوبت شدید کرنا چاہئے یوہین سے اوسکو تنبیہ مناسب
کہ ادا کرے یا مر جائے ॥

فصل

کھانا مال یتیم کا کبیرہ ہے قال تعالیٰ ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا قتادہ نے کہا غطفان مین ایک آدمی تہا وہ اپنے بھتیجے کا والی ہوا وہ صغیر یتیم تہا اسنے اوسکا مال کہا لیا اوسپر یہ آیت اوتری مراد اکل سے سائر انواع اتلاف ہین اسلئے کہ یتیم کو ہر صورت تلف مین ضرر پہونچتا ہے اسیلئے اس کبیرہ پر دخول نار کا وعدہ ہے ابن دقیق العید نے کہا ہے اکل مال یتیم واسطے سوء خاتمہ کے مجرب ہے والعیاذ باللہ صحیحین مین منجملہ سبع موبقات کے اکل مال یتیم کو بہی شمار کیا ہے حاکم کی حدیث مین آیا ہے کہ کہانیوالا مال یتیم کا بہشت مین نہ جائیگا ابن عباس کی حدیث مین اس اکل کو اکبر کبائر فرمایا ہے **ف** اسکا کبیرہ ہونا کتاب وسنت دونون سے ثابت وظاہر ہے یہان کچہ فرق اکل قلیل وکثیر مین نہین ہے جیسے ایک دانہ ویسے ایک من جسطرح کہ کمی کیل ووزن مین بہی ایک دانہ اور زیادہ کا کچہ تفاوت نہ تہا ❊

فصل

خرچ کرنا مال کا اگرچہ ایک ہی پیسہ کیون نہو حرام مین اگرچہ وہ کار حرام صغیرہ ہی ہو گناہ کبیرہ ہے اگرچہ تصریح اسکی نہین دیکہی لیکن کلام اہل علم اسپر دلیل ہے اسلئے کہ اونہون نے اسکی سفہ وتبذیر موجب حجر تشہیر ایا ہے اور اس بات کی تصریح کی ہے کہ سفیہ محجور علیہ کی شہادت صحیح نہین ہے اور نہ وہ والی نکاح دختر خود ہو سکتا ہے اور یہ منع شہادت وغیرہ سبب فسق ہے اور فسق ہونا دلیل ہے تکبیر کی سو جب اوسنے مال کو معصیت مین صرف کیا تو یہ دلیل ہے انہاک تام پر محبت معاصی مین اور شک نہین ہے کہ اس انہاک سے مفاسد عظیمہ پیدا ہوتے ہین اسلئے ظاہرا ومعنی دونون طرح پر اسکا کبیرہ ہونا متجہ ہے ❊

باب صلح کا

ایذا دینا ہمسایہ کو اگرچہ ذمی ہو جیسے جہانکنا اوسکے گھر مین یا بنانا ایسی چیز کا جس سے اوسکو ایذا
پہونچے اور شرعًا جائز نہو گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین ابوہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے جو کوئی ایمان
رکہتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ ایذا نہ دے اپنے ہمسایہ کو مسلم کا لفظ یہ ہے کہ وہ احسان
کرے اپنے ہمسایہ سے احمد کا لفظ بسند ثقات اور طبرانی کا لفظ مرفوعًا یون ہے اگر زنا کرے کوئی
مرد دس عورتون سے یہ سہل ہے او سپر اس سے کہ زنا کرے زن ہمسایہ سے اسی طرح چوری
کرنا دس گھر کی سہل تر ہے چوری کرنی خانہ ہمسایہ سے احمد و شیخین کا لفظ یہ ہے واللہ مومن
نہین ہے جسکا ہمسایہ اوسکے بوائق یعنے آفات و شر سے امن مین نہین ہے تین بار نفی ایمان
کی فرمائی اصبہانی کا لفظ یہ ہے آدمی مومن نہین ہوتا جب تک کہ امن مین نہون پڑوسی اوسکے
شر سے مسلم کا لفظ یہ ہے قسم ہے اللہ کی بندہ مومن نہین ہوتا جبتک کہ دوست رکہے واسطے اپنے ہمسایہ کے جو دوست رکہتا ہے اپنے
لئے حدیث طبرانی مین آیا ہے کہ چالیس گہر تک ہمسائگی ہے اور جاویگا جنت مین وہ شخص جسکے شر سے اوسکا ہمسایہ ڈرتا ہو نسائی و حاکم
و ابن حبان کا لفظ یہ ہے حضرت یہ دعا کرتے تہے اللہم انی اعوذ بک من جار السوء فی دار المقامۃ
فان جار البادیۃ یتحول طبرانی کا لفظ باسناد جید یہ ہے اول دو خصم دن قیامت کو دو جار
ہین اس باب مین بے گنتی حدیثین آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے
بخوبی ظاہر ہے اور بعض نے صاحتہ اوسکے تصریح کی ہے سو جس صورت مین کہ ایذا مسلمان کی
کبیرہ ہے مطلقًا تو ایذا ہمسایہ کی بالاولی کبیرہ بلکہ اکبر کبیرہ ہوگی جار تین طرح کے ہوتے ہین ایک
مسلم قریب اوسکے تین حق ہین حق جوار حق اسلام حق قرابت دوسرا مسلمان اوسکے دو حق ہوتے
ہین تیسرا ذمی اوسکا ایک ہی حق ہے اوسکو بہی ایذا نہ دے بلکہ اوسکے ساتہہ احسان کرے اس سے
بہت کچہہ خیر و برکت ہاتہہ آتی ہے **حکایت** ایک مجوسی ہمسایہ تہا سہل تستری کا اوسنے
اپنے پاخانہ مین سے ایک روزن طرف گہر سہل کے نکالکر قذر ڈالنا شروع کیا سہل ایک مدت دراز

تک دن بھر کا کوڑا رات کو جمع کر کے گھر سے باہر پھینکتے رہتے جب بیمار ہوئی مجوسی کو بلا کر
کہا کہ ابتک تو یہ ہوا لکن مجھے ڈر ہے کہ بعد میرے وارث اس گھر کے متحمل اس امر کے ہنون اور تجھسے
جھگڑا کرین اوسکو اونکے صبر پر نہایت درجہ کا تعجب آیا کہ اونہون نے اسقدر ایذا سی عظیم اوٹھائی
اوسنے کہا تم ایک زمان طویل و عمر دراز سے یہ برتاؤ مجھسے کرتے ہو اور مین بدستور کفر پر مقیم ہون
لاؤ ہاتھ بڑھاؤ مین مسلمان ہوتا ہون وہ اسلام لے آیا اور سہل رح نے انتقال فرمایا یہ تامل
کی جگہہ ہے کہ نتیجہ و انجام صبر کا کیا عمدہ ہوا +

فصل

حاجت سے زیادہ گھر بنانا اترانے کو گناہ کبیرہ ہے عمار بن یاسر کہتے ہین آدمی جب دیوار گھر
کی سات گز سے زیادہ اونچی کرتا ہے تو اوسکو یون پکارا جاتا ہے کہ اے افسق الفاسقین کہانتک
رواہ ابن ابی الدنیا لکن رفع اسکا ثابت نہین ہے اس بارہ مین قصہ ایک انصاری کا کتب
حدیث مین بروایت انس مشہور ہے کہ اوسنے ایک قبہ بنایا تھا حضرت نے اوس سے سلام ترک کر دیا
جب اوسنے توڑ کر برابر زمین کے کر دیا تب اوسکا سلام لیا اور فرمایا کہ ہر بنیاد وبال ہے اپنے
صاحب پر مگر وہ جس بغیر چارہ نہین ہے رواہ ابو داؤد ابن ماجہ مین یون ہے کہ جب
اوسنے اوس قبہ کو توڑ ڈالا تو حضرت نے فرمایا رحمہ اللہ طبرانی کا لفظ بسند جید یون ہے کہ
حضرت کا گزر ایک قبہ پر مرد انصاری پر ہوا پوچھا یہ کیا ہے کہا قبہ ہے فرمایا جو بنیاد اس سے زیادہ
ہے اور ہاتھ سے طرف سر کے اشارہ کیا وہ قیامت کو اپنے صاحب پر وبال ہے دوسرا لفظ
طبرانی کا باسناد جید یہ ہے کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ ارادہ شر کا کرتا ہے تو اوسکے لئے اینٹ مٹی
حاضر کر دیتا ہے وہ عمارت بناتا جاتا ہے تیسرا لفظ یہ ہے کہ جب کسی بندہ کا خوار کرنا چاہتا ہے تو اوسکا
مال بنیاد مین خرچ کرتا ہے چوتھا لفظ یہ ہے کہ عباس نے ایک قبہ بنایا تھا حضرت نے فرمایا اسکو ڈھا دو
یا اوسکی قیمت صدقہ کر کہا مین ڈھا دونگا ایک حدیث مین یون آیا ہے کہ آدمی کو ہر نفقہ مین اجر

ملتا ہے مگر سنتی مین یا بنیا دمین ترمذی کا لفظ یہ ہے النفقة کلها فی سبیل الله الا البناء فلا خیر فیه ابوداؤد کا لفظ مرسلاً یہ ہے ان شر ما ذهب فیه مال المرء المسلم البنیان ف اسکا کبیرہ ہونا ان حدیثون سے بخوبی ثابت ہو اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکھی حضرت کا غصہ کرنا اور سلام کا جواب نہ دینا اور راضی نہونا مگر بعد ہم پر دلیل صریح ہے تکبیر پر اس معصیت کی اگرچہ زواجر مین اسکو محمول کیا ہے قصد خیلا پر لیکن تصریح ساتھہ وبال دہوان و شر وغیرہ کے صریح یا مشتمل صریح کے ہے دلالت مین وعید شدید پر ف وہان تو قبہ مرد زندہ پر بیہ وہم دہام خفگی کی ہوگئی اور ڈہا دیا گیا یہان یہ حال ہے کہ مُردون پر بڑی بڑی قبہ بنائی گئی ہین خصوصاً قبور اولیاء و علماء و ملوک و روساء پر سلام نہین ہے کہ اُنکے ڈہا نیسے کون مانع ہے حالانکہ بالخصوص بناء قبور سے علیحدہ بھی وعید شدید آئی ہے اسکا وبال اہل بناء پر یقینی ہے اللهم غفرا

فصل بگاڑنا منارۂ زمین کا گناہ کبیرہ ہے

حدیث علی مین مرفوعاً آیا ہے لعن الله من غیر منار الارض الخ رواہ احمد و مسلم و النسائی مراد منارہ سے علامات حدود ارض ہین چنانچہ دوسری حدیث مین آیا ہے ملعون من غیر حدود الارض یہ منار کبھی حدود مزارع پر ہوتے ہین اور کبھی حدود سرحدات بلاد اور کبھی طرق مسافرین پر حدیث سب انواع علامات تحدید قطعات ارض کو شامل ہے ف اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث ہے اور ایک جماعت اہل علم نے بھی اوسکی تصریح کی ہے کیونکہ اس تغیر مین ایک تو اکل مال مردم بباطل ہے دوسرے ایذاء مسلمین تیسرے تسبب طرف احد الامرین کی اور وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے ؛

فصل اندہے کو راہ سے گمراہ کر دینا گناہ کبیرہ ہے

سنن مین مرفوعاً مروی ہے لعن من اضل اعمی عن الطریق یعنی ملعون ہے وہ شخص جسنے

اندھے کو راہ سے بھٹکا دیا ہے **ف** اسکو بعض نے کبیرہ کہا ہے گویا اسی حدیث سے لیا ہے کیونکہ لعن علامات کبیرہ سے ہے اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ یہ فعل داخل ایذاء بلیغ مردم ہے اسلئے کہ وہ راہ بھول کر سخت مضرت و خوف مین پڑجائیگا یہ شخص باعث اوس ضرر و خوف کا ہوا ہے تو یہ کبیرہ ٹھیرا *

فصل

تصرف کرنا راہ غیر جاری مین بغیر اذن مالک کے اور تصرف کرنا اوس راہ مین جس سے راہ چلنے والون کو ضرر بلیغ ناجائز پہونچے اور تصرف کرنا دیوار مشترک مین بغیر اذن شریک کے نزدیک قائل حرمت کے گناہ کبیرہ ہے **ف** ان تینون کا کبیرہ ہونا کلام علماء سے معلوم ہے اگرچہ تصریح اونکی نہین کی ہے اسلئے کہ مرجع ان سب کا اذیت مردم اور استیلاء علے الحقوق ہے براہ تعدی و ظلم اور اسمین شک نہین ہے کہ یہ دونون امر شامل ہین ان تینون امر کو اور جو دلیلین غصب و ظلم مین آئی ہین وہ انکو بھی شامل ہین اونکو اسجگہ مستحضر رکھنا چاہئے باب غصب مین یہ حدیث آئیگی من اخذ من طریق الناس شبرا جاء به یوم القیامة یحمله من سبع ارضین *

باب ضمان کا

باز رہنا ضامن کا جسنے اپنے اعتقاد مین ضمانت صحیح دی ہے ادا ضمانت سے طرف مضمون لہ کے باوجود قدرت کے خواہ اذن سے ضامن ہوا ہے یا نہین گناہ کبیرہ ہے **ف** انکو ہمنے اسلئے کبیرہ گناہ ہے کہ قرض ذمہ ضامن پر بھی ثابت ہوجاتا ہے حقیقۃً گویا وہ قرضدار ہے سو جو وعید حق مین مطل غنی کے آئی ہے وہ سب اسکے حق مین وارد ہوتی ہے لیکن وجہ تخصیص ذکر کی اسجگہ یہ ہوئی کہ اکثر لوگون پر یہ بات مخفی ہے وہ یہ گمان کرتے ہین کہ تبرع کرنا

ضامن کا ساتھ ضمانت کے پکڑے اوسکو اس ورثہ عظیمہ مین نہین ڈالتا ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے
بلکہ گو اوسنے ضمانت دیکر تبرع کیا ہے لیکن وہ درحقیقت مدیون ہے یہانتک کہ آخرت مین
بھی اوس سے اس قرض کا مطالبہ ہوگا جسطرح کہ اطلاق ائمہ اسکا مقتضی ہے ✦

باب شرکت و وکالت کا

خیانت کرنا شریک کا یا وکیل کا دوسرے شریک یا موکل سے گناہ کبیرہ ہے نعمان بن بشیر
مرفوعًا کہتے ہین جسنے خیانت کی شریک کی اوسکی امانت وتجارت مین تو مین اوس سے بری ہون
رواہ ابو یعلی والبیہقی ودوسر الفظ یہ ہے جسنے خیانت کی امانت مین بہن اوسکا خصم ہون حدیث
متفق علیہ مین آیا ہے کہ چار خصلتین ہین جس کسی شخص مین ہونگے وہ منافق خالص ہے ازانجملہ
ایک خیانت ہے امانت مین ابوداؤد وحاکم کا لفظ بسند صحیح یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین تیسرا ہون
دو شریکون مین جب تک کہ ایک اونمین کا دوسری کی خیانت نکرے جب خیانت کرتا ہے تو مین
اونکے بیچ مین سے نکل جاتا ہون رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ شیطان آجاتا ہے **ف**
ان دونون کا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث ہے اگرچہ ذکر اونکا بالخصوص نہین کیا ہے لیکن کلام اونکا کبائر
مین انکو بھی شامل ہے یہ ذکر ودلیعت مین بھی آئیگا ✦

باب اقرار کا

اقرار کرنا واسطے کسی ایک وارث کے جھوٹ موٹ یا واسطے کسی اجنبی کے دین یا عین کا گناہ کبیرہ
ہے ابن عباس کہتے ہین اضرار وصیت مین کبائر سے ہے رواہ الدارقطنی ابن ابی حاتم نے
کہا ہے صحیح وقف ہے اسکا حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے آدمی خیر کا کام کرتا ہے
ستر برس پھر جب وصیت کرتا ہے تو جور کرجاتا ہے اوسکا خاتمہ بری عمل پر ہوتا ہے وہ
آگ مین جاتا ہے الحدیث رواہ احمد وابن ماجۃ ابوداؤد وترمذی کا لفظ مرفوع ابوہریرہ سے

یہ ہے کہ مرد عمل کرتا ہے اور عورت اللہ کی طاعت پر بہر آتی ہے اون دونون کو موت وہ ضرر پہنچاتے ہین
وصیت مین پس واجب ہوجاتی ہے ونکے لئے آگ الحدیث ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے
ف اضرار فی الوصیۃ کو بہت سے اہل علم نے کبیرہ گناہ ہے اور یہ تکبیر صریح ان حدیثون
سے مستفاد ہے ؛

فصل

اقرار نکرنا مریض کا بابت اون دیون یا اعیان کے جنکو سوای ورثہ کے اور کوئی نہین جانتا ہے کبیرہ ہے
ف اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہو اگرچہ اسکا ذکر نہین کیا ہے اسلئے کہ یہ ترک اقرار اس حالت مین تسبب ظاہر
واسطے ضیاع حق غیر کے اور غیر کا حق ضائع کرنا کبیرہ ہے اسیطرح تسبب اوسکا کیونکہ وسائل کو
حکم مقاصد کا ہوتا ہے ؛

فصل

اقرار کرنا نسب کا جھوٹ بولکر یا انکار کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہے حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
مین مرفوعاً آیا ہے کافر ہوا وہ شخص جو بری ہوا نسب سے اگرچہ باریک ہو یا مدعی ہوا اوس نسب کا
جو معروف نہین ہے رواہ احمد والطبرانی عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص
مین کلام طویل ہے جمہور توثیق کرتے ہین اور اونکی روایت عن ابیہ عن جدہ کو حجت لاتے ہین
ابوبکر صدیق کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جسنے دعوی کیا نسب کا جسکو نہین پہچانتا ہے اوسنے کفر کیا
ساتھ اللہ کے اور جسنے نفی کی نسب کی اگرچہ دقیق ہو اوسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے رواہ الطبرانی
اسکی سند مین حجاج بن ارطاۃ ہے بہت سے ائمہ نے اوسکی توثیق کی ہے اور بہت کچھ
مبالغہ ثنا مین اوسپر کیا ہے احمد کا لفظ یہ ہے اللہ کے کچھ بندے ہین جنسے اللہ دن قیامت
کو نہ بات کریگا نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکی طرف دیکھیگا اونکے لئے عذاب الیم ہے پوچھا وہ کون

ہین فرمایا بیزار ہونے والا اپنے ماں باپ سے رغبت کرنے والا اولنے اور بیزار ہونے
والا اپنے ولد سے الحدیث متفق علیہ انکار کرنے والا اپنے نسب سے اور منکر اپنی اولاد
کا **ف** ان حدیثون اور ان وعیدون سے کبیرہ ہونا اسکا ثابت ہے اگرچہ تصریح اسکی
نہین ویکی اسکے کبیرہ ہونے مین کچھہ شک نہین ہے کیونکہ ان دونون امر کے انکار مین ضرر
عظیم ہے اور قبائح ومفاسد مترتب ہوتے ہین اور اللہ کی تشریع کا متغیر کرنا ہے اسلیے کہ
بیٹے نے جب انکار کیا باپ کا جھوٹ بولکر تو وہ حکم اجنبی مین ہو گیا بہ نسبت احکام ظاہرہ کے
اور جب اجنبی ولد ٹہیرا تو اوسکے لیے احکام ولد کے ظاہر مین ثابت ہونگے اسکے مفاسد ومفاسد
مخفی نہین ہین پر معلوم ہوا کہ جلال بلقینی نے بہی انکو کبائر مین گنا ہے اور اس حدیث صحیحین
سے استدلال کیا ہے من ادعی ابا فی الاسلام یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام ؛

باب عاریت کا

استعمال کرنا عاریت کا غیر منفعت مین جسکے لیے عاریت لی ہے یا عاریت لینا بغیر اذن
مالک کے یا استعمال کرنا اوسکا بعد مدت موقت کے گناہ کبیرہ ہے ان تینون کا کبائر
ہونا کلام علمار سے ظاہر ہے اس لیے کہ مرجع اسکا طرف غصب وظلم کے ہے
اور غصب وظلم دونون کبیرہ ہین اجماعًا اس لیے کہ اسمین ظلم ہے مالک پر
اور استیلا ہے اوس کے حق ومال پر ناحق سو ہر وعید جو حق مین غصب وظلم کے
آئی ہے وہ حق مین اس عاریت کے وارد ہے ؛

باب غصب کا

غصب کہتے ہین استیلا کو مال غیر پر ظلمًا یہ کبیرہ ہے حدیث عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے جسنے ظلم سے
لیا ایک بالشت زمین کو اوسکو سات زمین تک کا طوق ہوگا رواہ الشیخان مراد طوق تکلیف سے

نہ طوق تقلید یعنے سات زمین کا طوق دن قیامت کے اوسکے گلے مین ڈالکر تکلیف اوٹھانیکی
دینگے بغوی نے کہا سات زمین تک اوسکو خسف کرینگے ہر قطعہ زمین اوسکی گلے کا ہار ہوگا بخاری
وغیرہ مین آیا ہے جسنے لی ایک بالشت زمین ناحق وہ خسف کیا جائیگا دن قیامت کو سات زمین تک
مسلم کا لفظ یہ ہے نہین لیتا ہے کوئی ایک بالشت زمین ناحق مگر طوق ڈالیگا اللہ اوسکو سات
زمین تک دن قیامت کے اسکو احمد نے بھی بسند صحیح روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے
لی راہ سے مسلمانون کی ایک بالشت زمین وہ آئیگا دن قیامت کو لادے ہوئے سات زمین ابن
حبان کا لفظ ابو حمید ساعدی سے مرفوعا یون ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو یہ کہ لے ایک
عصا اپنے بھائی کا بغیر اوسکی خوشی خاطر کے یہ اسلیے کہ اللہ نے مال مسلمان کا مسلمان پر سخت
حرام کیا ہے **ف** بغوی وغیرہ نے غصب کے کبیرہ ہونے مین یہ اعتبار کیا ہے کہ مال
مغصوب ربع دینار ہو اور اہل بصرہ ایک درہم کہتے ہین مگر ابن عبد السلام نے کہا ہے کہ علما کا
اجماع ہے اسپر کہ ایک دانہ کا غصب یا چوری کرنا کبیرہ ہے انتہی یعنے کچھ فرق قلیل وکثیر
کا نہین ہے قرطبی نے کہا ہے اہل سنت مجمع ہین اسپر کہ جسنے مال حرام کھایا اگرچہ آنا ہی ہو کہ
اوسپر اکل صادق آتا ہے تو وہ فاسق ہو گیا اس سے معلوم ہوا کہ قول بتحدید بے مستند ہے
ہان شاید تا فہ جبکی نسبت عادت مسامحت کی جاری ہے جیسے ایک دانہ منقی یا انگور کا اوسکو
صغیرہ کہہ سکتے ہین غصب مین زمین کا غصب کرنا اور دیگر اموال کا غصب کرنا برابر ہے بدلیل حدیث عصا

باب اجارہ کا

دیر لگانا اجرت اجیر مین یا نہ دینا اجرت کا بعد فراغ عمل کے گناہ کبیرہ ہے بخاری مین ابو ہریرہ
سے مرفوعا آیا ہے کہ اللہ فرماتا ہے مین تین آدمیون کا خصم ہونگا دن قیامت کو اور جس سے
میری خصومت کی وہ ہار جائیگا ازانجملہ ایک وہ شخص ہے جسنے کوئی مزدور مقرر کیا اور اوسکی مزدوری
نہ دی دوسری حدیث مین آیا ہے تم دو مزدوری مزدور کو پہلے اس سے کہ اوسکا پسینا خشک ہو

رواہ ابن ماجۃ بسند حسن والطبرانی وابو یعلی **ف** اسکا کبیرہ ہونا احادیث غصب و مطل غنی سے معلوم ہے اور خصوصا اس وعید شدید سے جو اسجگہ مذکور ہے بعض اہل علم نے اسکو کبیرہ گنا ہے اور جداگانہ ذکر کیا ہے ؛

باب احیاء موات کا

یہ بات گزرچکی ہے کہ منع فضل آب منجملہ کبائر کے ہے جسطرح کہ تصریح اوسکی حدیث صحیح مین آئی ہے ؛

فصل

بنانا مکان کا عرفہ یا مزدلفہ یا منی مین نزدیک اونکے جو اسکی تحریم کا قائل ہے گناہ کبیرہ ہے **ف** بنیاد تحریم پر اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اسلئے کہ یہ امر باب سے غصب زمین کے ہے اور غصب کرنا زمین کا کبیرہ ہے یہ وعید شدید اونکے حق مین ہے جو اس کام کو معتقد تحریم ہو کر کرتا ہے

فصل

منع کرنا اشیاء مباحہ کا جو لوگون کو عموما یا خصوصا مباح ہے جیسے زمین مردہ کہ اوسکا زندہ کرنا ہر کسیکو درست ہے اور جیسے شوارع و مساجد و طرق و ربط اور معادن باطنہ یا ظاہرہ گناہ کبیرہ ہے **ف** کسی ایک کا بھی انمین سے منع کرنا جبکہ بوجہ جائز کوئی اوسے منتفع ہونا چاہے لائق تکبیر کے ہے اسلئے کہ مشابہ غصب ہے یہ گویا ویسی بات ہے کہ کسی انسان کو اوسکی ملک سے جسکے انتفاع کا وہ استحقاق رکھتا ہے منع کیا جاوے سو جسطرح اوس ملک سے روکنا کبیرہ ہے اوسی طرح اس سے روکنا کبیرہ ہے ؛

فصل

کرایہ دینا کسی شئے کا راہ سے اور لینا اجرت کا اگرچہ حریم ملک یا دکان ہو گناہ کبیرہ ہے ف اسکا کبیرہ ہونا کلام غیر واحد ائمہ مین آیا ہے کیونکہ یہ فسق وضلال ہے اسی لئے اذرعی نے کہا ہے کہ وکلاء بیت المال جو شوارع بیت المال پر بیٹھنے والون سے اجرت لیتے ہین ہم نہین جانتے کہ اللہ پاک سے وہ کس متخذر سے ملینگے ⁂

فصل

استیلاء کرنا آب مباح پر اور منع کرنا مسافر کا اوس سے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے تین آدمیون سے اللہ بات نکریگا اور نہ اونکو پاک کریگا اور اونکے لئے عذاب الیم ہوگا اونمین ایک وہ شخص ہے جو جنگل مین کسی آب زائد پر ہے اور اوس سے مسافر کو روکتا ہے ف اسکا کبیرہ گننا صریح حدیث ہے اسی لئے بہت سے اہل علم نے جزم کیا ہے ساتھ تکبیر کے لکن اسکو مقید کرنا بضرر شدید مناسب ہے اسلئے کہ مجرد منع واضرر خفیف مقتضی تکبیر نہین ہے ⁂

باب وقف کا

مخالفت شرط واقف کے کبیرہ گناہ ہے مین نے اسکو کبیرہ گنا ہے اگرچہ کسی نے تصریح اسکی نہین کی ہے اسلئے کہ مخالفت شرط واقف پر اکل مال بباطل مرتب ہوتا ہے اور وہ کبیرہ ہے ⁂

باب لقطہ کا

تصرف کرنا لقطہ مین قبل پورا کرنے شرائط تعریف وتملیک لقطہ کے اور چھپانا اوسکا مالک لقطہ سے باوجود معلوم ہونے مالک کے گناہ کبیرہ ہے یہ دونون امر اسلئے کبیرہ ہین کہ انمین اکل مال بباطل ہے ⁂

باب لقیط کا

ترک کرنا اشہاد کا وقت اخذ لقیط کے کبیرہ ہے زرکشی نے اسکی تصریح کی ہے کیونکہ یہ مؤدی ہے طرف ادعا رقیت کے اور یہ ادعا کبیرہ ہے اسلیئے کہ مؤدی ہے طرف جواز بیع آزاد کے وسائل کو حکم مقاصد کا ہوتا ہے ؛

باب وصیت کا

اضرار وصیت میں کبیرہ ہے قال تعالی من بعد وصیة یوصی بہا او دین غیر مضار وصیة من اللہ ابن عباس نے اس آیت سے اضرار وصیت کو کبیرہ سمجھا ہے نسائی کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ اضرار وصیت میں کبائر سے ہے پھر یہ آیت پڑھی تلک حدود اللہ الخ گویا خود حضرت نے اسکو کبیرہ فرمایا ہے اور آیت کو شاہد ٹھیرایا ہے اسیلئے ائمہ نے تصریح کی ہے ساتھ کبیرہ کے ابن عادل نے اپنی تفسیر میں وجوہ اضرار کے ذکر کئے ہیں مثلاً ثلث سے زیادہ کی وصیت کرے یا سب یا بعض مال کا اقرار واسطے اجنبی کے کرے یا آپکو قرضدار ٹھیرا اسلئے اور قرضدار ہو تاکہ میراث ورثہ کو نہ ملے یا کہے کہ میرا قرض فلان پر تھا وہ میں نے پورا لے لیا ہے یا کسی شئے کو سستا بیچ دے یا کسی شئے کو مہنگا خرید کرے یا وصیت ثلث کی کرے مگر نہ اللہ کے لئے بلکہ بغرض تنقیص ورثہ کے سو یہ سب اضرار فی الوصیہ ہے تاکہ مال ورثہ کو نہ پہنچے حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا اگر کوئی آدمی عمل اہل جنت کا کرے ستر برس اور وصیت میں ظلم کرے تو اوسکا خاتمہ شر عمل پر ہوگا وہ آگ میں جائیگا دوسرا لفظ یہ ہے جسنے قطع کیا میراث کو جسے اللہ نے فرض کیا تھا قطع کریگا اللہ میراث اوسکی جنت سے ؛

باب انتالیسوان کا

خیانت کرنا امانات مین جیسے ودیعت و ثمین مرہونہ یا مستاجرہ وغیرہ ذالک مین گناہ کبیرہ ہے قال
تعالی ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا یہ آیت حق مین عثمان بن طلحہ
حاجب کعبہ کے اتری ہے اونسے کنجی کعبہ کی زبردستی سے لی تھی پھر اونکو حضرت نے واپس
کرکے فرمایا خذوہا خالدۃ تالدۃ لا ینزعہا منکم الا ظالم لیکن مراد آیت مین ساری امانات
ہے ابو نعیم نے حلیہ مین کہا ہے کہ یہ آیت عام ہے سب امور مین براء بن عازب و ابن مسعود
و ابی بن کعب نے کہا ہے امانت ہر شے مین ہے وضو جنابت نماز زکوۃ روزہ کیل وزن ودائع
ابن عباس نے کہا ہے رخصت نہین دی اللہ نے کسی معسر و موسر کو امساک امانت کی ابن عمر
نے کہا ہے اللہ نے فرج انسان کو پیدا کرکے کہا یہ امانت ہے اسکو مین تیرے پاس چھپا کر
رکہتا ہے تو اسکی حفاظت کر مگر حق سے انس نے کہا ہے حضرت نے خطبہ مین فرمایا لا ایمان
لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ رواہ احمد والبزار والطبرانی دوسری حدیث
مین ہے کہ مطبوع ہوتا ہے مومن ہر خلق پر مگر خیانت و کذب پر صحیحین مین منجملہ علامات نفاق
کے ایک خیانت کو امانت مین بھی ذکر کیا ہے دعاء نبوی مین آیا ہے اعوذ بک من الخیانۃ
فانہا بئست البطانۃ ف اسکا کبیرہ گناہ مطابق ظاہر آیت و احادیث کے ہے بجز واحد
نے ساتھہ اسکے تصریح کی ہے اس باب پر جزء اول زواجر کا تمام ہوا ہے شروع جزء دوم کا
کتاب النکاح سے ہے بعض ابواب مین کثرت سے احادیث کو لکہا ہے ہمنے اونمین سے
بطور نمونہ کے بعض بعض حدیثون کو جو الیق بمقام تعین منتخب کرکے ذکر کیا ہے اور فروع
فقہیہ سے فقط اقوال قویہ کو لے لیا ہے باقی کو اصل کتاب پر حوالہ کیا گیا ہے شروع جزء اول
کا کبائر باطنہ سے ہوتا ہے جسکو جداگانہ رسالہ مین تحریر کیا گیا ہے اونکی تعداد ۶۶ کبیرہ تھی اس مختصر
مین کبائر ظاہرہ سے شروع کیا ہے اونکی تعداد چار سو ایک کبیرہ ہے ✽

کتاب النکاح

ترک کرنا نکاح کا کبیرہ ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح کی ہے کیونکہ امارات کبیرہ سے ایسا
لعن ہے سو حضرت نے فرمایا لعن اللہ المتبتلین من الرجال الذین یقولون لا نتزوج
والمتبتلات اللاتی یقلن ذلك یعنی لعنت کرے اللہ اونپر جو لوگ بیاہ نہین کرتے ہین اور کہتے
ہین کہ ہم تو بیاہ نہین کرینگے اور اون عورتون پر جو یہ بات کہتی ہین لیکن یہ بات قواعد شافعیہ
پر ٹھیک نہین پڑتی اسلیے کہ اونکے نزدیک وجوب نکاح کا علی الاصح نہین ہے مگر ساتھہ نذر
کے اور جو شخص کہ قائل اوسکے وجوب کا ہے بعض حالات مین جیسے خوف وقوع زنا اوسکے
نزدیک قبل بینہ (?) ترک تزوج البتہ کبیرہ ہوسکتا ہے بشرطیکہ مقدور مہر و موونت کا رکھتا ہو اور
اپنی جان پر زنا سے ڈرتا ہو کہ اس دم مفاسد ترک تزوج کے سبب تاخیر کے ہوسکتی ہین ؎

فصل

دیکھنا طرف زن اجنبیہ کے ساتھہ شہوت و خوف فتنہ کے یا چھونا اوسکا ایسی حالت مین یا
خلوت کرنا ساتھہ اوسکے بدون محرم محتشم کے گو کوئی عورت ہی کیون نہو اور وہ اجنبیہ
بے شوہر ہو گناہ کبیرہ ہے حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ لکھا گیا ہے ابن آدم پر حصہ
اوسکا زنا سے وہ اوسکو ضرور پالیگا آنکھون کا زنا نظر ہے کانون کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات
کرنا ہے ہاتھہ کا زنا پکڑنا ہے پاؤن کا زنا چلنا ہے دل ہوس کرتا ہے چاہتا ہے شرمگاہ سچا کرے
یا جھوٹا رواہ الشیخان وغیرہما مسلم کا لفظ یہ ہے کہ دہن کا زنا بوسہ ہے طبرانی کا لفظ
بسند صحیح یہ ہے کہ اگر کسی کے سر مین تم مین سے سوئی یا کیل ٹھوکی جاوے تو یہ بہتر ہے اوسکے
لیے اوس سے کہ کسی عورت کا مساس کرے جو اوسکو حلال نہین ہے طبرانی کا لفظ ثانی یہ ہے
کہ اگر کسی آدمی کو ایک خوک بھرا ہوا کالی مٹی بدبودار کا لگ جاوے یہ بہتر ہے اس سے کہ اوسکا

کنذا عورت کے کندہے سے جو اوسکو حلال نہین ہے ہیوجاتے تیسیر القرأیہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے
نظر ایک تیر ہے زہر بھرا ابو ابلیس کے تیرون مین سے روا الحاکم وصححہ **ف** انکا کبیرہ ہونا
بموجب قول نجیر واحد کے ہے لیا او ہنون نے انہین حدیثون سے اخذ کیا ہے ؛

فصل

جس طرح یہ تینون کام کرنا ساتہہ عورت کے کبیرہ ہین اسیطرح ساتہہ امرد جمیل کے بہی کبیرہ ہین بلکہ
فتنہٗ امرد اقرب واقبح ہے سو جسطرح زنا و لواطہ دو کبیرہ مختلفہ ہین اسی طرح ان دونون کے مقدمات
بہی کبائر ہین فقہا رنے اسجگہ بال کی کہال نکالی ہے کسی بات کو صغیرہ اور کسیکو کبیرہ اور کسیکو
مکروہ اور کسیکو حرام بتایا ہے شیخ فانی و عنین و مریض وخصی و مجبوب کا تفاوت بیان کیا ہے
زواجر کی طرف مراجعت کرنیسے ظاہر ہوتا ہے سلف نے امارد سے بہت کچہہ تحذیر کی ہے
انکے فتنہ کو فتنہٗ زن سے زیادہ بتایا ہے **حکایت** سفیان ثوری حمام مین گئے وہان
ایک خوبصورت لڑکا بہی آیا کہا اسکو یہان سے نکالدو مین دیکہتا ہون کہ ہر عورت کے ساتہہ
ایک شیطان ہوتا ہے اور ہر امرد کے ساتہہ سترہ شیطان ہوتے ہین **حکایت** امام احمد
کے پاس ایک شخص آیا اوسکے ہمراہ ایک طفل خوش شکل تہا پوچہا یہ کون ہے کہا میرا بہانجا ہے
کہا اسکو پہیر تو اپنے ہمراہ میرے پاس نہ لانا بلکہ اپنے ساتہہ راہ مین بہی نہ رکہنا شاید جو شخص
کہ تجہے نہ جانتا ہو وہ تیرے ساتہہ بدگمانی کرے شیخ الاسلام عسقلانی نے کہا ہے جب ایلچی
عبد القیس کے پاس حضرت کے آئے اونمین ایک امرد حسین تہا حضرت نے اوسکو اپنے
پس پشت بٹہایا اور فرمایا کہ فتنہٗ داؤد اسی نظر سے تہا انتہی نظر کو قاصد زنا کہتے ہین خود
حدیث مین نظر کو سہم مسموم ابلیس فرمایا ہے ؛

فصل

غیبت کرنا یا اوس پر ساکت رہنا بطور رضا و تقریر کے گناہ کبیرہ ہے اللہ پاک نے فرمایا ہے
یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من
نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس
الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون یا ایہا الذین
آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا
ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم
سخریہ یہ ہے کہ مسخور منہ کی طرف بنظر حقارت و عیب نقص دیکھے ابلیس نے آدم کو بنظر
حقارت دیکھا تھا جسکا انجام خسار ابدی ہوا اور آدم فائز بعز ابدی ہوئے شان دیکھا

	تکبر عزازیل را خوار کرد		٭ بزندان لعنت گرفتار کرد	

لمز کہتے ہین عیب کرنے کو قول وغیرہ سے اور ہمز برے قول سے ہوتا ہے ابن جریج
کہا ہے ہمز آنکھہ اور لب اور ہاتھہ سے ہوتا ہے اور ہمز ہی زبان سے لیث نے کہا لمزہ
وہ ہے جو تیرے منھہ پر عیب کرے ہمزہ وہ ہے جو پس پشت کرے مجاہد نے کہا ویل
لکل ہمزۃ لمزۃ ہمزہ وہ جو لوگون پر طعن کرے لمزہ وہ جو لوگون کا گوشت کہاوے نبز
کہتے ہین کسی شے کے ڈالدینے کو مراد پکارنا ہے انسان کا اوس نام سے جیسے اے منافق
یا اے فاسق حالانکہ وہ تائب ہوچکا ہے سو برے القاب رکھنے سے نہی فرمائی ہے سخریہ
کو اس جگہہ اسلیے مقدم کیا کہ وہ ان تینون مین شدید الاذیت ہے کیونکہ تنقیص آدمی کی
اوسکے روبرو کیجاتی ہے پہر لمز ہے وہ بیان کرنا اوس عیب کا ہے جو انسان مین ہوتا ہے
یہ اول سے کم ہے پہر نبز ہے کہ بری لقب سے اوسکو پکارے یہ ثانی سے بہی کم ہے اسلیے
کہ یہان مطابقت معنی کی لقب سے کچہہ لازم نہین ہوتی ہے کبہی کسی اچہے کا برا لقب بہی

رکہہ سکتے ہیں، یا لکنکس حضرت سے پوچھا تھا کہ غیبت کیا ہے فرمایا ذکرک اخاک بما یکرہ
ـ زواجر میں اس بحث کو آٹھ ورق تک لکہا ہے اور بیان غیبت وغیرہ مین، اور اوسکے انواع
مین بہت طول دیا ہے اور علاج غیبت بتائی ہے اور دل کی غیبت کو حرام کہا ہے اور غیبت
سے توبہ کرنیکو واجب لکہا ہے ؛

فصل بُرا لقب رکہنا کسی کو گناہ کبیرہ ہے

قال اللہ تعالیٰ ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن
لم یتب فاولئک هم الظالمون ۔ اسکو بہت علما نے کبیرہ گناہ ہے اسمین اور غیبت مین تغایر ہے
اگرچہ آیت کریمہ مین ذکر دونون کا یکسان کیا ہے لیکن اسکا عدہ کبیرہ گناہ اسلیے ہے کہ یہ تنابز
اقسام غیبت مین افحش ہے نووی نے اذکار مین کہا ہے کہ علما کا اتفاق ہے اسپر کہ انسان کا
لقب بد مکروہ رکہنا حرام ہے خواہ اوسکی صفت ہو یا اوسکے مان باپ کی یا اور کسی کی جبکہ
وہ اوسکو مکروہ دیکہتا ہو ؛

فصل تحریم استہزا کرنا مسلمان کی گناہ کبیرہ ہے

قال تعالیٰ لا یسخر قوم من قوم الآیۃ اسکی تحریم پر اجماع قائم ہے بیہقی کا لفظ
یہ ہے استہزا کرنیوالون کے لئے آخرت مین ایک دروازہ جنت کا کہولینگے پہر کہینگے
آؤ آؤ جب وہ کرب وغم سمیت آویگا بند کردینگے پہر دوسرا دروازہ کہولکر بلا لینگے کہ آؤ
آؤ وہ کرب وغم سمیت آویگا اوسکو بہی بند کردینگے اسیطرح کیا کرینگے یہانتک کہ وہ
نا امید ہوکر نہ آویگا ابن عباس نے اس آیت کی ... ہے یا ویلتنا مال هذا الکتاب
لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاها صغیر ... کبیرہ ہنسنا ہے حالت استہزا
مین قرطبی نے تفسیر کریمہ بئس الاسم الفسوق بعد ... مین کہا ہے جسے لقب دیا

اپنے بھائی کا اور مسخراپن کیا اوس سے وہ فاسق ہے سخریہ کہتے ہین استحقار و استہانت و تنبیہ کو عیوب و نقائص پر بوقت خندہ زنی کے یہ سخریہ کبھی تو محاکات فعل یا قول ہوتا ہے اور کبھی اشارہ ایما یا ہنسا بات پر بوقت تخبیط و غلطی کے کلام مین یا صنعت پر یا قبح صورت پر ہوتا ہے ف اسکو بعض نے ہمراہ غیبت کے کبائر مین گنا ہے حالانکہ سخریہ ایک فرد ہے نمیمت کی گویا باقتدا اسلوب قرآن کریم اسطرح پر کیا ہے ✤

فصل نمیمہ یعنی چغلخوری کرنا کبیرہ ہے

قال تعالی ھماز مشاء بنمیم عتل بعد ذلک زنیم نمیم کے بعد ذکر زنیم کا فرمایا ہے زنیم بمعنی دعی ہے ابن المبارک نے اس آیت سے استنباط کیا ہے کہ ولد الزنا بات نہین چھپاتا ہے سو نہ چھپانا اوسکا جبر مستلزم مشی بنمیم ہے دلیل ہے اس بات پر کہ فاعل اوسکا ولد الزنا ہے وقال تعالی ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ہمزہ سے مراد نمام ہے وقال تعالی حمالۃ الحطب یعنی وہ نمامہ تھی بات کو براہ افساد لوگون تک لاکر لیجاتی تھی نمیمہ کا نام حطب اسلیے رکھا کہ نمیمہ سے انتشار عداوت کا درمیان لوگون کے ہوتا ہے جسطرح کہ حطب سے انتشار آگ کا ہوتا ہے وقال تعالی فخانتاھما فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا نوح علیہ السلام کی عورت لوگون سے کہتی تھی کہ یہ مجنون و دیوانہ ہے اور لوط علیہ السلام کی عورت اپنی قوم کو مہمانون کی خبر پہونچاتی تھی تاکہ وہ ارادہ فعل فاحشہ قبیحہ مخترعہ کا کرین آخر اللہ نے اونکو ہلاک کر دیا شیخین کا لفظ یہ ہے نمام جنت مین نہ جائیگا دوسری روایت مین قتات آیا ہے یعنی نمام کسی نے کہا ہے نمام وہ ہے جو مجمع مین بیٹھکر لوگون کی بات سنکر اورون کو پہونچاتا ہے اور قتات وہ ہے جو لوگون کی بات چھپکر سنتا ہے اور وہ نہین جانتے پھر چغلخوری کرتا پھرتا ہے نمیمہ پر عذاب قبر کا ہونا صحاح ستہ مین آیا ہے بلکہ ثلث عذاب قبر اسی نمیمہ سے ہوتا ہے اور ثلث غیبت سے اور ثلث بول سے اس باب

مین بہت حدیثین آئی ہین ف نمیمہ کا کبیرہ ہونا متفق علیہ ہے منذری نے کہا ہے اس پر
اجماع ہے تحریم نمیمہ پر اور نمیمہ اعظم ذنوب ہے نزدیک خدا کے انتہی نمیمہ اسکو کہتے ہین کہ ایک کی بات
دوسرے کو پہنچائے بروجہ افساد احیاء العلوم مین کہا ہے ھذا ھو الاکثر لکن کچھ خاص اسی سے
نہین ہے بلکہ کشف ہر مکروہ کا خواہ منقول عنہ اوس سے ناخوش ہو یا منقول الیہ یا کوئی تیسرا شخص
داخل نمیمہ ہے پھر خواہ وہ کشف بات سے ہو یا کتابت سے یا رمز سے یا ایما سے اور خواہ وہ فعل ہو
کا ہو یا قول براہ عیب و نقص غرضکہ حقیقت نمیمہ کی افشاء ستر وہتک ستر ہے امر مکروہ کا اس ذکر
مین لایق یہ ہے کہ ہر شئے کی حکایت کرنیسے جو احوال مردم سے مشاہدہ ہوتی ہے سکوت کرے بجز
جس بات کی حکایت مین نفع کسی مسلمان کا یا دفع ضرر ہو بہرحال نمیمہ اقبح غیبت ہے +

فصل دورویہ بات کرنا کبیرہ ہے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے بدترین مردم ذو وجہین ہین کہ انکے پاس کچھ لاتا ہے اور
اونکے پاس اور کچھ رواہ الشیخان لوگون نے ابن عمر سے کہا تھا ہم اپنے بادشاہ کے پاس آتے ہین
وہان کچھ اور ہی کہتے ہین جو بعد وہان سے نکلنے کے نہین کہتے کہا ہم اسکو عہد حضرت مین
نفاق شمار کرتے تھے رواہ البخاری طبرانی کا لفظ یہ ہے ذو وجہین دنیا مین دن قیامت
کے دو منہ آگ کے رکھتا ہوگا ابوداؤد و ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اوسکی دو زبانین ہونگی
آگ کی ف اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث ہے اسکو اہل علم نے علیحدہ اسلیئے ذکر نہین کیا
کہ داخل نمیمہ سمجھا ہے لکن اس اطلاق مین نظر ہے غزالی نے کہا ہے ذو لسانین وہ شخص ہے جو
درمیان دو دشمنون کے آتا جاتا ہے اور ہر ایک سے موافق اوسکے مرضی کے گفتگو کرتا ہے اور
تردد کرنیوالے درمیان دو متعادی کے اسی صفت کے ہوتے ہین اور یہ عین نفاق ہے
ابوہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہ ہے تم پاؤگے بدترین عباد اللہ دن قیامت کو وہ شخص جو دو رو ہے جو آتا
اسکے پاس اوسکی بات اور اوسکے پاس اسکی بات لاتا ہے دوسرا لفظ ہے -

اپنے مومن بھائی کا عیب چھپاتا نہیں۔ غزالی نے کہا ہے علما کا اتفاق ہے کہ ملاقات دو شخص کی دو وجہ سے نفاق ہوتی ہے اور نفاق کی علامتیں ہیں اونمیں سے ایک یہ بھی ہے ؛

فصل بہتان باندھنا کبیرہ ہے

حدیث غیبت میں آیا ہے کہ اگر وہ بات اوسمیں نہیں ہے تو پھر تو نے اوسپر بہتان باندھا بلکہ بہتان بسبب سے بھی سخت تر ہے اسلئے کہ سراپا دروغ ہے ہر کسی پر شاق گزرتا ہے بخلاف غیبت کے بعض عقلا پر ناگوار نہیں ہوتی اسلئے کہ وہ عیب اوسمیں موجود ہوتا ہے احمد کا لفظ یہ ہے پانچ چیزیں ہیں جنکا کفارہ نہیں ہے اونمیں ایک بہتان ہے مسلمان پر طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ذکر کیا کسی شخص کا کچھ جو اوسمیں نہیں ہے تاکہ اوسپر عیب لگائے قید کریگا اوسکو اللہ آگ جہنم میں یہانتک اوس قول کا نفاذ لاوے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ہونا بسبب تصریح بعض علما کے ہے حالانکہ کذب ایک دوسرا کبیرہ ہے گویا کہ یہ ایک کذب خاص ہے اسمیں وعید شدید آئی ہے اسلئے اسکو علحدہ ذکر کیا گیا ؛

فصل ولی کا سوا اوسکے نکاح سے مانع ہونا کبیرہ گناہ ہے

جبکہ وہ بالغہ عاقلہ ہو اور کفو سے نکاح کرنا چاہتی ہے اور یہ شخص مانع آوے نووی نے اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح کی ہے کہا ہے کہ مسلمانونکا اسپر اجماع ہے کہ عضل کبیرہ ہے لیکن اور ائمہ اوسکو صغیرہ کہتے ہیں بلکہ امام الحرمین نے نہایہ میں یہانتک کہا ہے کہ عضل حرام نہیں ہے اگر وہاں حاکم موجود ہو ہاں بار بار عضل کرنا کبیرہ ہوسکتا ہے لیکن قول اول اولی ہے ؛

فصل منگنی پر منگنی کرنا کبیرہ ہے

بلکہ ثلث عذاب قبر اسی سے ہے شرارت پر شرارت کرنا ہاں جب ایک منگنی ٹوٹ جائے اور گناہ باقی نہ رہے تب پیغام

اور کہ ہوتا غلیبة ہے نزد چھپاتا ڈسڈالا حمہ حطہ حطہ شئ کی حو کر روا کی با وہ نہیں ہے

کرنا جائز ہے ۞

فصل بگاڑنا بی بی کا خاوند پر اور خاوند کا بی بی پر کبیرہ ہے

حدیث بریدہ مین مرفوعاً آیا ہے وہ ہم مین سے نہین ہے جو بگاڑ کاوے کسی عورت کو اوسکے خاوند یا مملوک کو یعنی اوسکی سید پر رواہ احمد بسند صحیح والبزار و ابن حبان ابوداؤد و نسائی کا لفظ یہ ہے لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبدا علی سیدہ اور ابن حبان کا لفظ یہ ہے من افسد امرأۃ علی زوجہا فلیس منا اسکو ابو یعلی نے بسند صحیح روایت کیا ہے مسلم وغیرہ مین آیا ہے شیطان اپنا تخت پانی پر رکھکر اپنی لشکر روانہ کرتا ہے سب سے زیادہ قریب منزلت مین وہ ہوتا ہے جسکا فتنہ سب سے زیادہ بڑا ہو ایک آتا ہے کہتا ہے کہ مینے یہ کیا شیطان کہتا ہے تو نے کچھ نہین کیا پھر دوسرا آتا ہے وہ کہتا ہے مینے اوسکو نہین چھوڑا یہانتک کہ درمیان اوسکے اور اوسکی بی بی کے جدائی کرا دی شیطان اوسکو اپنے پاس بلا کر کہتا ہے تو بہت اچھا ہے پھر اوسکو گلے سے لگاتا ہے ف اسکو ایک جماعت نے کبائر مین ذکر کیا ہے اور بعض حدیث مین اس فعل پر لعنت آئی ہے ۞

فصل

ف عقد کرنا مرد کا اپنی محرم سے نسب یا رضاع یا مصاہرت مین گو وطی نہ کی ہو گناہ کبیرہ ہے بعض متاخرین نے اسکی تصریح کی ہے لکن محرم کو عام نہین کیا اور نہ قید عدم وطی کی ذکر کی ہے اور یہ بلاشک مراد ہے اس عقد کی بنیاد اصل سے خرق سیاج شریعت غراء پر ہے گویا اوسکے نزدیک حدود دکچھ لائق پروا کے نہین ہین خصوصاً ایسا فعل کرنا جسکے قبح پر ساری عقول کا اتفاق ہے جسکا ادنی مسکہ مروت کا ہو گا چہ جائے دین کے اوس سے ایسی حرکت ہرگز واقع نہین ہوسکتی ہے ۞

فصل

اور کبھو نا طلاق دینے والے کا ساتھ حلالہ کے اور ہان لینا زن مطلقہ کا اس امر کو اور راضی ہونا
ہونا محلل بہ کا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے لعن المحلل والمحلل لہ رواہ
عیب والنسائی بسند صحیح ابن ماجہ کا لفظ باسناد صحیح یون ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو تیس مستعار
ہان ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا وہ محلل ہے لعنت کرے اللہ محلل و محلل لہ کو
سنے کہا ہے اہل علم کا عمل اسی پر ہے جیسے عمر وابن عمر وعثمان اور یہی قول فقہاء تابعین
قال ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے لائے نہ جائینگے پاس میرے محلل و محلل لہ مگر مین اون
سے نہ کو رجم کرونگا ابن عمر نے پوچھا کسلئے کہا وہ دونون زانی ہین ف اسکا کبیرہ ہونا صریح
جیسا ثابت باب ہے اسلئے کہ اس فعل پر لعنت آئی ہے شافعی کے نزدیک یہ جب ہے کہ صلب نکاح
ولید الشرط ہو کہ محلل بعد وطی کے اوسکو طلاق دیدیگا اس صورت مین تحلیل کبیرہ ہوگی مطلق و
حمہ یہ سب فاسق ہونگے اسلئے کہ اون سب نے اس فاحشہ پر اقدام کیا ہے اور بدون
حطہ شرط کے مکروہ ہے نہ حرام امر مضمر کا اس جگہ اعتبار نہین ہے مگر ایک جماعت ائمہ نے مطلقاً
حطہ بموجب اطلاق حدیث کے حرام کہا ہے چنانچہ صحابہ و تابعین مذکورین اسی طرف گئے ہین
شیخ یہی قول قوی ہے اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ وابن القیم نے بھی اختیار کیا ہے ؞

فصل

روانا صیل جماع کا افشا کرنا مرد یا عورت کا گناہ کبیرہ ہے ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین بدترین
کی بایک خدا کے دن قیامت کو وہ مرد ہے جو اپنی جورو کے پاس جاتا ہے یا وہ جورو اوسکے
وہ ہہ ہے پھر ایک دوسرے کا راز افشا کرتا ہے رواہ مسلم وابی داؤد وغیرہما حدیث
ملکہ ثبت بزید مین آیا ہے فرمایا کہ اونکی مثال ویسی ہے جیسے ایک شیطان ایک شیطانہ سے ملا

اور اوس سے صحبت کی اور لوگ دیکھ رہے ہین رواہ احمد والبزار وله شواهد تقویہ
دوسرا لفظ یہ ہے مثل ذلك مثل شيطان لقي شيطانة على قارعة الطريق فقضى
حاجته منها ثم انصرف وتركها رواه ابو داؤد تیسری حدیث مین آیا ہے الشغزبة
حرام رواه احمد وابو يعلى عن ابي الهيثم وقد صححها غير واحد ابن لہیعہ نے کہا مراد وہ شخص
ہے جو فخر کرتا ہے جماع پر جسمین مبتلا ہو رہے مسلمان کہ اسمو ظاہر **ف** ان دونون کا کبیرہ
گناہ ہونا صریح احادیث صحیحہ باب سے ہے نووی نے ایک جگہہ اوسکو مکروہ اور دوسری جگہہ شرح مسلم
مین حرام کہا ہے انتہی اسمین کچھہ تنافی نہین ہے اسلئے کہ سلف مین استعمال لفظ مکروہ کا بمعنی
حرام بھی ہوتا تھا ۔

فصل لونڈی یا بی بی سے دبر مین صحبت کرنا گناہ کبیرہ ہے

حدیث ابن عباس مین آیا ہے اللہ نظر نہین کرتا طرف اوس مرد کے جو آتا ہے پاس کسی مرد یا عورت
کے اوسکی دبر مین اخرجه الترمذي والنسائي وابن حبان طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے من
اتى النساء في اعجازهن فقد كفر ابن ماجہ وبیہقی کا لفظ یہ ہے لا ينظر الله الى رجل جامع
امرأته في دبرها احمد وابو داؤد کا لفظ یہ ہے ملعون من اتى امرأة في دبرها ابن عمر
کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے کہ یہ لوطیت صغری ہے یعنی دبر زن مین آنا جابر کا لفظ یہ ہے
نهى عن محاش النساء رواه الطبراني بسند رجاله ثقات کسی جگہہ اوسکو اتیان
حشوش فرمایا ہے **ف** اسکو غیر واحد نے کبیرہ گنا ہے اسلئے کہ ان حدیثون سے کفر و لعن
و عدم نظر خدا ہونا ثابت ہے اور لوطیت صغری نام رکھنا اقبح وعید ہے علائی نے اسکو ملحق بلواط کیا

فصل صحبت کرنا بی بی سے سامنے عورت یا مرد اجنبی کے گناہ کبیرہ ہے

ف اسکا کبیرہ گنا واضح ہے اسلئے کہ صریح دال ہے قلت اکتراث مرتکب پر ساتھ دین کے

اپنے دیانت پر اور یقیناً اجنبیہ یا اجنبی کا بگاڑنا ہے اور جبکہ نظر کرنا طرف اجنبیہ و اجنبی
و تنبیرہ گناہ گیا ہے تو اسکا قبیح و مفسدہ تو کمین اوس سے بڑھکر ہے ❊

باب مہر کا

نمبر یا کسی عورت سے اور جی مین یہ ہے کہ اوسکا مہر ندونگا اگر وہ مانگے گی گناہ کبیرہ ہے
مین آیا ہے جس مرد نے بیاہ کیا کسی عورت سے تھوڑے یا بہت مہر پر اور اوسکے جی
ہے کہ اوسکا حق ادا نکرونگا اور اوسکو دہوکا دیا اور مرگیا اور اوسکا حق نہ دیا تو ملیگا وہ
قا دن قیامت کو اور وہ زانی ہوگا رواہ الطبرانی بسند رواتہ ثقات بیہقی کا لفظ یہ ہے
ہے مقرر کیا مہر عورت کا اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ارادہ دینے کا نہین رکھتا ہے اور اوسکو دہوکا
جیسا اسکی شرمگاہ کو باطلا حلال کر لیا ہے تو ملیگا اللہ سے اور وہ زانی ہوگا دوسرا لفظ یہ ہے کہ
والدا لذنوب نزدیک اللہ کے وہ مرد ہے جسنے بیاہ کیا ایک عورت سے جب اپنا کام کر لیا تو اوسکو
حمد دیدی اور اوسکا مہر لیگیا **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث باب ہے بلکہ اس کام مین تین
حصلتین ہین غدر و ظلم و استیفار منافع حُر بعوض بغیر منع اوسکا ❊

باب تصویر کا

کی صورت بنانا جاندار کی کسی شے پر منقش ہو یا متمنن ہو مین ہر یا اور کسی شے پر گو ایسی صورت ہو جسکا نظیر نہو جیسے پر دار
کر یہ گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ
فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا مہینا عکرمہ نے کہا مراد ان لوگون سے تصویر بنانیوالے
کی باتین کا لفظ یہ ہے کہ جو لوگ یہ تصویرین بناتے ہین عذاب کئے جاوینگے دن قیامت کو اونسے
وہ بنایا گیا کہ زندہ کرو جو تمنے پیدا کیا ہے صحیحین مین عائشہ سے مرفوعاً آیا ہے اشد مردم عذاب
بلکہ بدن قیامت کو وہ لوگ ہونگے جو یہ صورتین بناتے ہین دوسرا لفظ یہ ہے کہ جس گھر مین

تصویرین ہوتی ہین اوسمین فرشتے داخل نہین ہوتے ابن عباس کا لفظ یہ ہے حضرت سے
ہر مصور آگ مین ہے ہر صورت کے عوض ایک نفس بنایا جاویگا جو اوسکو جہنم مین عذاب دے
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کون زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے جو لگا پیدا کرنے مثل
خلق کے بھلا بناوے تو ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو مسلم کا لفظ علی سے یہ ہے بھیجا مجکو حضرت
کہ نہ چھوڑون مین کوئی صورت مگر مٹا دون اوسکو اور نہ کوئی قبر بلند مگر برابر کر دون مین اوسا
دوسری حدیث مین آیا ہے کون تم مین سے ایسا ہے جو مدینہ مین جاوے اور کوئی وثن ولہ
نہ چھوڑے جسکو توڑ نہ ڈالے اور نہ کوئی قبر جسکو برابر نکر دے اور نہ کوئی صورت جسکو آلودہ نکرے
ایک آدمی نے کہا مین ہون پہر اوسنے آکر خبر دی کہ مینے ایسا ہی کیا فرمایا اب جو کوئی پہر ایسی
بناویگا وہ کافر ہوگا قرآن کا رواہ احمد بسند جید معلوم ہوا کہ تصویر کا مٹانا بنی
توڑنا قبر بلند کا برابر کرنا کہ مدینہ مین ہو مامور بہ ہے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے کہتے
ہم اوس گھر مین نہین آتے جسمین کتا یا تصویر ہوتی ہے اس باب مین بہت سی احادیث
ہین سب مین وعیدات شدیدات دربارۂ تصاویر وارد ہین **ف** تصویر کشی کا کبیرہ
ہونا منطوق ان احادیث کا ہے ایک جماعت نے ساتھ اسکے جزم کیا ہے شرح مسلم
بہی اسی طرح ہے ترجمۃ الباب مین جو حرمت وتکبیر کو عام رکہا ہے وہ اشارہ ہے ط
ران سب اقسام کے کیونکہ ملحظ سب مین ایک ہی قول فقہا کا کہ تصویر زمین و بساط و
پیرواز ہے کچہ اسکو منافی نہین ہے ذی روح کی تصویر بنانا مطلقاً حرام ہے شرح مسلم
کہا ہے کہ تصویر حیوان کی بنانا منجملہ کبائر کے ہے بسبب وعید شدید کے خواہ امتہان کو
بنایا یا اور کام کو اسلئے کہ اسمین مشابہہ ہوتا ہے ساتھ خلق خدا کے خواہ بساط پر ہو یا
پر یا درہم یا دینار پر یا پیسہ پر یا برتن یا دیوار پر یا تکیہ پر ہان درخت وغیرہ غیر ذی روح
کی تصویر بنانا حرام نہین ہے اسمین کچہ فرق شئے سایہ دار وغیر سایہ دار کا نہین ہے یہ خلاصہ
مذہب جمہور علماء صحابہ و تابعین و من بعدہم کا جیسے شافعی و مالک و ثوری و ابو حنیفہ وغیرہم

اسپر ع کہا ہے کہ جس شے کا قد ما دون مثت سایہ ہو اوسکو تصغیر کر دین قاضی نے کہا ہے مگر لعب
وقت صغار مین رخصت آئی ہے یعنی گڑیان جنسے لڑکیان کھیلتی ہین لیکن مالک نے خرید کرنا
اور کون کا مرد کو اپنی بیٹی کے لیے مکروہ رکہا ہے اور بعض علمار نے دعوی کیا ہے کہ کھیلنا گڑیون
ہونا منسوخ ہے خطابی وغیرہ نے کہا ہے فرشتے رحمت و برکت کے نہین آتے خواہ وہ صورت
خلیبدار کی ہو یا شخص منتصب کی یا منقوش ہو یا سقف یا دیوار مین ہو یا کپڑے مین ہو انتہی کلام
رجال شارح کو محو تصاویر مین بڑا اہتمام ہے اور منع تصویر کشی کا بڑا انتظام لیکن اس زمانہ مین
بالعموم معمول کا ہوا ہے کہ کوئی شے استعمال کی باقی نہین ہے جسمین صورت حیوان کی نہو نقش یا
ف اشیاء اکل و شرب مین بھی سو جسکو منظور ہو کہ اوسکے گہر مین رحمت و برکت کے فرشتے آوین
ہے اوسکو چاہیے کہ گہر مین کسی طرح کی تصویر جاندار کی نہ رکھے اور رہے تو اوسکو مٹا دے اور جس
جیسا حدیث مین مطلق تصویر کشی پر وعدہ جہنم و نار کا آیا ہے اور جو تصویر گہر مین ہوتی ہے گو اوسکو
ولید والے نے نہین بنایا ہے لیکن مانع دخول ملائکہ رحمت و برکت ٹہرتی ہے تو خیال کرنا چاہیے
وہ تصویر جو کسی معبود باطل کی بنائی جاتی ہے جیسے بت وغیرہ اوسکا عذاب کس قدر ہوگا
ایسے رکھنے والے تو بالکل شرک مین گرفتار ہین بعض لوگ تصاویر اولاد و اعزہ کی بطور یادگار
اپنے نزدیک رکھتے ہین خصوصًا جب سے کہ رواج فوٹوگراف کا ہو گیا ہے یہ بھی ایک امر جسکا شمر
شنیع تصویر کا بنوانا کچہ تصویر بنانے سے گناہ و اثم و استحقاق نار مین کم نہین ہے اسلئے کہ یہ بنانا
کی صغیرہ ہے کبیرہ کرنا اور کبیرہ گناہ پر راضی ہونا اور اوسکو اپنے لئے حاصل کرنا سب کا ایک حکم
کہ یہ تصویر تو ظاہر کی ہے لیکن یہی حکم بعینہ تصویر باطن کا بھی ہے بلکہ تصویر باطن تاثیر مین
روانا بت تصویر ظاہر سے اکبر ہے اسلئے کہ یہ تو کبیرہ ہے اور وہ حد شرک تک پہنچا دیتی ہے وہ
کی یا فقیر باطن تصور شیخ ہے جو جہلا و فقرا مین مروج ہے پیر یا شیخ یا کسی ولی کی صورت کا
وہ ورد کرکے عبادت و استعانت کیا کرتے ہین یہ عین عبادت و استعانت ہے غیر اللہ سے تحا
بلکہ تعین نے کبھی صورت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تصور کرکے کوئی عبادت

نہین کی اگر یہ طریقہ مستحسن ہوتا تو سب سے زیادہ مستحق اس تصویر کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا
دوسرا مسئلہ تصویر انبیا علیہم السلام کا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن فتح مکہ کے کعبہ کے
اندر تصویر ابوالانبیا ابراہیم خلیل علیہ السلام اور تصویر اسمٰعیل علیہ السلام کو دیکھ کر ایک چوبدستی سے
جو دست مبارک مین تھی توڑ ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ تصویر گو کہ پیغمبر کی کیون نہو کچھ حرمت نہین
رکھتی اور اوسکا محو کرنا لازم ہے بعض جاہل تصویر خیالی جناب نبوت صلعم کی رکھتے ہین حالانکہ اگر بالفرض
محال وہ تصویر صحیح اور مطابق شمائل کے بھی کسی جگہ موجود ہو تب بھی اوسکا محو کرنا لازم ہے کیونکہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے مٹانے تصاویر و تماثیل ہر قسم مخلوق کے آئے تھے نہ اسلیے کہ سب
کی تصویرین باقی نہ رکھین و اپنی تصویر کا ابقا چاہین خدا جانے ان نام کے مسلمانونکی عقل کہان گئی
ہے جو ایسی کھلی ہوئی بات نہین سمجھتے ایسے ہی مسلمانونکے حق مین اللہ تعالیٰ نے تصمیم شرک کی
فرمائی ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنی اکثر ایمان لانیوالے کلمہ اسلام کا پڑھتے
ہین نماز روزہ زکوٰۃ حج بجالاتے ہین لیکن عنداللہ شرک ہین شرک مین گرفتار رہتے ہین سو یہ شرک ایسا
گناہ ہے کہ اوسمین عذر نیک کا مقبول نہین ہے اور شرک کبھی بخشا نہ جائیگا خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور
خواہ ظاہر ہو یا باطن حدیث مین آیا ہے شرک چیونٹی کی چال سے بھی اندھیری رات مین صاف سیاہ پتھر پر
زیادہ تر مخفی ہے؛

فصل

۱ ۔ ۲

تطفل یعنے غیر کے طعام پر بغیر اذن و رضامندی صاحب طعام کے داخل ہونا اور مہمان کا سیری شکم پر
زیادہ کھانا بغیر معلوم کرنے رضامندی میزبان کے اور پیٹ سے زیادہ کھانا اگرچہ اپنا ہی کھانا کیون نہو جسکا
ضرر ظاہر ہے اور توسع کرنا مآکل و مشارب مین براہ حرص و کبر گناہ کبیرہ ہے ابو حمید ساعدی مرفوعاً
کہتے ہین حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ لیوے لاٹھی اپنے بھائی کی بغیر اوسکی خوشی دلی کے روایت
ابن حبان یہ اسلیے فرمایا کہ مسلمان کا مال مسلمان پر شدید التحریم ہے صحیحین کا لفظ یہ ہے کہ خطبہ حجۃ الوداع

مین فرمایا تمہارے خون اور مال اور تمہاری آبرو حرام ہے تم پر مثل حرمت اسدن کے اس ماہ اس
شہر مین پہر فرمایا الا ہل بلغت ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جو داخل ہوا بغیر دعوت کے وہ داخل ہوا چور
بنکر نکلا لٹیرا ہوکر شیخین کا لفظ یہ ہے مسلمان ایک آنت مین کہاتا ہے اور کافر سات آنت مین دوسرا
لفظ یہ ہے قیامت کو ایک شخص ہے اکول شروب کو لاوینگے وہ نزدیک اللہ کے برابر پر پشہ کے
بہی نہوگا عائشہ نے ایک دن مین دوبار کہایا تہا کہا اے عائشہ کیا تو یہ چاہتی ہے کہ تجہکو کوئی شغل
نہو مگر یہی جوف تیرا ایک دن مین دوبار کہانا اسراف ہے اللہ مسرفین کو دوست نہین رکہتا ہے
رواہ البیہقی یہ بہی فرمایا کہاؤ پیو صدقہ دو جب تک کہ اوسمین خلط نہو اسراف یا مخیلہ کا طبرانی
وابن ابی الدنیا کی حدیث مین اون لوگون کو جو الوان طعام کہاتے ہین شرار امت فرمایا ہے ؛
ف ان تینون کا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ داخل ہین اکل مال بالباطل مین اور تیسرے امر مین
اضرار نفس ہے وہ کبیرہ ہے مثل اضرار غیر کے چوتہی بات خیلاء ہے اور خیلاء کبیرہ ہے اذرعی و
زرکشی کے کلام سے بہی تطفل کا کبیرہ ہونا نکلتا ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا آیا ہے بدترین
طعام طعام ولیمہ ہے جسمین تونگر لوگ بلائے جاوین اور مساکین ترک کیے جاوین رواہ الشیخان

باب گران کرنیکا ساتہہ عورتون کے

ایک بی بی کو دوسری بی بی پر ترجیح دینا براہ ظلم وعدوان گناہ کبیرہ ہے ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین
جسکے پاس دو عورتین ہون اور وہ اونہین برابری نکرے تو آئیگا دن قیامت کو اور آدہا دہڑ
اوسکا ساقط ہوگا رواہ الترمذی ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جسکے پاس دو عورتین ہین اور وہ طرف
ایک کے اونہین سے جہکا وہ آئیگا دن قیامت کو اور ایک شق دہڑ اوسکا مائل ہوگا نسائی کا لفظ یہ ہے
واحد شقیہ مائل ابن ماجہ وابن حبان کا لفظ یہ ہے واحد شقیہ ساقط مراد جہکنے اور
مائل ہونیسے یہ ہے کہ جن امور ظاہرہ مین شارع نے ترجیح کو حرام کیا ہے اونہین میل طرف ایک
کے کرے نہ میل قلبی کہ وہ اختیار سے باہر ہے مسلم مین آیا ہے اہل عدل منابر نور پر بجانب دست راست

نزدیک ہونگے حالانکہ اللہ کے دونون ہاتھ داہنے ہیں وہ لوگ ہیں جو برابری کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے کمزورون مین اور جسکے وہ والی ہوئے ہین گھر والون مین بی بیان بطریق اولی داخل شامل ہین فـــ اسکا کبیرہ ہونا تشبیہ اس وعید شدید کا ہے جوان حدیثون مین آئی ہے اور حکم ظاہر ہے اگرچہ اوسکا ذکر نہین کیا ہے اسلئے کہ اسمین ایذاء عظیم ہے جسکا تحمل مشکل ہوتا ہے

فصل

نہ ادا کرنا شوہر کا حق واجب زوجہ کو جیسے مہر و نفقہ او ر ادا نکرنا بی بی کا حق شوہر کو جیسے تمتع بغیر عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے قال تعالی ولہن مثل الذی علیہن بالمعروف وللرجال علیہن درجة اس آیت کو اللہ پاک نے بعد اوس آیت کے ذکر کیا ہے وبعولتہن احق بردہن فی ذلک ان ارادوا اصلاحا اسلئے کہ جب یہ بات بیان کی کہ مقصود مراجعت سے اصلاح حال زن ہے نہ ایذاء ضرر طرف اوسکے تو یہ بھی بیان فرمادیا کہ ہر واحد کا زوجین سے دوسرے پر حق ہے ابن عباس کہتے ہین مین زینت کرتا ہون واسطے اپنی بی بی کے جیسا کہ وہ میرے لئے زینت کرتی ہے اسی آیت کے سبب سے بعض اہل علم نے کہا ہے مرد پر واجب ہے کہ قیام بحقوق و مصالح زن کرے اسی طرح زن پر انقیاد و طاعت زوج کی واجب ہے مرد کا درجہ عورت سے اکمل تر ہے فضل و عقل و دیت و میراث و غنیمت مین مرد لائق امامت و قضا و شہادت کے ہوتا ہے اور بی بی پر بی بی اور لونڈی لاسکتا ہے اور قادر ہے طلاق و رجعت پر گو وہ نہ مانے اور بالعکس اسکے نہین ہوسکتا اور مرد اخص ہے ساتھ الزام رحمت و اصلاح کے جیسے التزام مہر و نفقہ او ر ذب زوجہ سے اور قیام ساتھ اوسکے مصالح کے اور روکنا اوسکا مواقع آفات سے اسلئے بی بی پر قیام بخدمت شوہر موکد تر ہے بسبب ان حقوق زائدہ کے کما قال تعالی الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضہم علی بعض وبما انفقوا من اموالہم عورت ہاتھ مین مرد کے اسیر و عاجز ہوتی ہے اسلئے اگر ایک خادم سے زیادہ اوسکو

درکار ہو تو شوہر پر واجب ہے کہ اوسکو دو خادم دے قالہ القرطبی یعنی بضرورت وجود مقدرت کے
حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے ایک بی بی سے پوچھا کہ تیرا برتاؤ خاوند سے کیسا ہے اوسنے کہا
مین خدمت مین کوتاہی نہین کرتی مگر جس چیز سے کہ عاجز ہون فرمایا فکیف انت لہ فانہ جنتک
ونارک عائشہ نے حضرت سے پوچھا تھا کس آدمی کا بڑا حق ہے عورت پر فرمایا شوہر کا کہا مرد پر کسکا
بڑا حق ہے کہا اوسکی مان کا رواہ البزار بسند حسن و رواہ طبرانی وابن حبان و حاکم مین قصہ بعض
عورتون کا آیا ہے کہ جب وہ حقوق شوہرون کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے
سنے کہا والذی بعثک بالحق لا نتزوج ما بقیت الدنیا غرضکہ اطاعت زوجہ مین واسطے
زوج کے بہت سی حدیثین آئی ہین ہمنے رسالہ اصلاح ذات البین مین اس بحث کو بسط سے
لکھا ہے ف انکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب ہے کیونکہ اس باب مین وعیدات شدیدات
آئی ہین بعض احادیث مین لعنت اور بعض مین سخط خدا نا راضی شوہر پر وارد ہے ❊

فصل تہاجر وتدابر وتشاحن مسلم گناہ کبیرہ ہے

تہاجر یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ برادر مسلمان کو جدا رکھے بغیر کسی غرض شرعی کے تدابر یہ ہے
کہ جب اوسکا سامنا ہو تو منہ پھیر لے تشاحن یہ ہے کہ دلمین کینہ رکھے احمد و ابویعلی وطبرانی
کا لفظ مرفوعًا یہ ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان کو کہ جدا رکھے کسی مسلمان کو تین رات سے زیادہ
کہ وہ دونون راہ حق سے مائل ہوتے ہین جب تک کہ اس حال پر رہتے ہین اگر اسی حرام
یعنے ہجران و فراق پر مرجاینگے تو دونون کبہی بہشت مین نجاینگے اسکی سند صحیح ہے طبرانی
کا لفظ بسند صحیح یون ہے جسنے چہوڑا اپنے بہائی کو تین دن وہ آگ مین ہے مگر یہ کہ تدارک
کرے اللہ اوسکا اپنی رحمت سے ابوداؤد و بیہقی کا لفظ یہ ہے جسنے ایک سال چہوڑا یہ مانند
اسکی خونریزی کرنیکے ہے بخاری کا لفظ مرفوعًا یہ ہے نکرو تم تقاطع و تدابر و تباغض و تحاسد
اور ہوجاؤ اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بہائی اور جو پہلا السلام کرتا ہے وہ سابق ہوتا ہے

طرف جنت کے علماء نے اس حدیث سے اخذ کیا ہے کہ سلام مراد اثم ہجرت ہے مسلم کا لفظ یہ ہے
کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو اللہ ہر غیر مشرک کو بخشتا ہے مگر اوس
شخص کو جسکے درمیان اور اوسکے بھائی کے شحنا ہے یعنی کینہ طبرانی و ابن حبان کا لفظ یہ ہے مگر
مشرک و مشاحن ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہیں جنکی نماز اونکے سر سے اونچی نہیں ہوتی ہے
ایک بالشت بھر بھی ایک وہ شخص ہے جو امامت کرتا ہے کسی قوم کی اور وہ قوم اوس سے ناخوش
ہے دوسری وہ عورت جو سو رہی ہاور شوہر اوسکا اوسپر خفا ہے تیسرے دو برادر متقاطع یعنی
اس باب کی احادیث کو جمع کیا ہے **ف** ان تینوں کا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث باب ہے کیونکہ عدم
دخول جنت اور دخول نار اور سفک دم وعیدات شدیدات ہیں ہاں اگر وجود اس ہجران کا عائد طرف
صلاح یا جرو یعنی ضرورت کے ہو تو جائز ہے والا فلا ؁

فصل

گھر سے باہر نکلنا عورت کا عطر ملکر اگرچہ باذن شوہر ہو گناہ کبیرہ ہے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کہ ہر آنکھ
زانیہ ہے اور عورت جب عطر ملکر مجلس میں آتی ہے تو وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے اسکو ترمذی
نے حسن صحیح کہا ہے نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے جس عورت نے عطر لگایا پھر قوم
پر گزری تاکہ وہ اوسکی خوشبو پاویں وہ حرامکار ہے اور ہر آنکھ زنا کرنے والی ہوتی ہے
ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے قبول نہیں کرتا اللہ کسی عورت سے جو نکلتی ہے طرف مسجد کے نماز کو اور
اوسکی خوشبو اوڑتی ہے یہانتک کہ پھر کر نہا دے روا الحاکم وصححہ مراد نہانے سے دھو ڈالنا
خوشبو کا ہے ایک عورت بن ٹھن کر مسجد میں آئی تھی حضرت نے فرمایا اے لوگو منع کرو اپنی عورتوں
کو زینت و تبختر سے مسجد میں بیشک لعنت نہیں کئے گئے بنی اسرائیل یہانتک کہ پہنا اونکی عورتوں
نے زینت یعنی زیور کو اور نازسے چلیں مسجد و میں **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح مفاد احادیث باب
ہے یہ جب ہی کہ فتنہ متحقق ہو اور اگر مجرد خوف فتنہ ہے تو مکروہ ہے اور اگر گمان فتنہ کا ہے

تو حرام ہے نہ کبیرہ و یہ تفصیل قاعدۂ شافعیہ پر ہے ورنہ حدیث عام ہے ؛

فصل نشوز عورت کا گناہ کبیرہ ہے

مراد نشوز سے یہ ہے کہ گھر سے بغیر اذن یا بنا رضا شوہر کے باہر نکلے بغیر کسی ضرورت شرعیہ کے جیسے واسطے استفتا کے جبکہ شوہر اوسکو کافی نہیں ہے یا خوف غرق یا اندیشۂ انہدام قال تعالیٰ واللاتی تخافون نشوزهن فعظوهن واهجروهن فی المضاجع واضربوهن فان اطعنکم فلا تبغوا علیهن سبیلا اس پاک نے اس آیت میں مردون کو حکم دیا ہے کہ وہ قائم ہون ساتھ اصلاح و تادیب نساء کے اور اونکو نفقہ دیتے ہیں اور تیری طرح ساتھ اونکے بسر کرین نشوز کہتے ہین معصیت و مخالفت کو نشوز کے اللہ نے تین درجے مقرر فرمائے ہین پہلے وعظ و نصیحت پھر دوری بستر اور مارنا قرطبی نے کہا ہے غایت ہجران کی ایک ماہ ہے جسطرح حضرت نے کیا تھا یہ نزدیک مالکیہ کے ہے شافعیہ کے نزدیک کوئی غایت اوسکے لئے نہیں ہے جب صلاحیت پر آجاوے تب ہی سہی گو سالہا سال گزر جاوین مارنے سے وہ مار مراد ہے جس سے گوشت نہ کٹے ہڈی نہ ٹوٹے جیسے لات گھونسا دھپا یا مسواک مارنا لیکن منھ پر نہ مارے اور مارے تو کپڑے کے اندر مارے یا سندیل رومال یا ہاتھ سے مارے کوڑے اور لاٹھی سے نہ مارے غرضکہ جہانتک تخفیف اس باب میں ہو سکے اوسکی مراعات کرے اسی لئے شافعی نے کہا ہے کہ ترک ضرب بالکل افضل ہے علی مرتضیٰ کہتے ہین پہلے زبان سے وعظ کرے اگر نہ مانے الگ سوئے اگر نہ مانے تو مارے اگر مارنے سے بھی سیدھی نہ ہو تو حکم مقرر کرے اہل علم نے کہا ہے یہ ترتیب وقت خوف نشوز کے مرعی ہوتی ہے اور وقت تحقق نشوز کے جمع بین الکل کرنا بھی لاباس ہے کیونکہ بعض انواع نشوز پر وعید سخت آئی ہے جسطرح صحیحین مین آیا ہے کہ جب مرد نے عورت کو اپنے فراش پر بلایا اور وہ نہ آئی اور مرد غصے مین سو رہا تو صبح تک فرشتے اوس عورت پر لعنت کرتے ہین دوسری حدیث مین آیا ہے کہ اللہ اوس پر خفا ہوتا ہے

یہانتک کہ راضی ہو اوس سے خاوند اوسکا تیسری حدیث مین آیا ہے کہ اوسکی نماز قبول نہین ہوتی
ہے جب تک کہ خاوند خوش نہو حسن کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سب سے پہلے جو سوال عورت سے دن قیامت
کے ہوگا نماز اور خاوند کا ہوگا کیونکہ اطاعت زوج کی واجب ہے یہانتک کہ اگر کسی کو سجدہ کرنیکا
حکم ہوتا تو عورت کو ہوتا کہ شوہر کو سجدہ کیا کرے اسی طرح روزہ نفل رکھنا اوسکو جائز نہین ہے
مگر اجازت سے شوہر کے اسی طرح عورت کو چاہیے کہ یہ بات پہچان رکھے کہ وہ مثل مملوک
کے ہے واسطے شوہر کے کسی طرح کا تصرف اوسکے مال مین نکرے مگر اوسکے اذن سے بلکہ بعض جماعت
علما نے کہا ہے کہ اپنے مال مین بھی تصرف نکرے مگر اوسکی اجازت سے اسلیے کہ وہ عورت مثل
محجورہ کے ہے واسطے شوہر کے اور عورت پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کو حقوق اقارب پر مقدم رکھے
بلکہ بعض امور مین اپنے حقوق پر بھی اور واسطے تمتع زوج کے جہانتک بن سکے مستعد رہے لیے
اسباب نظافت وغیرہ سے اور اپنے جمال کا اوسپر فخر نکرے اور کسی امر قبیح کا اوسمین عیب نہ لگائے
حکایت اصمعی نے کہا مین جنگل مین گیا ایک خوبصورت عورت کو دیکھا اوسکا خاوند
بدصورت تھا مینے کہا تیرا جی کسطرح چاہا اسکے نیچے رہنے سے خوش ہے کہا اے شخص مین شاید
اسنے کوئی اچھا عمل اللہ کا کیا ہے جسکے ثواب مین خدا نے مجھے اوسکو دیا اور مینے کوئی برا کام
کیا ہوگا جسکے بدلے مین مجھکو یہ ملا ہے عائشہ کہتی ہین اے گروہ عورتون کی اگر تم جانو کہ کیا
حق ہین شوہرون کے تمپر تو ہر ایک عورت تم مین سے اپنے رخسار سے غبار کو اوسکے قدم سے دور
کرے زواجر مین بہت سے اخبار و آثار بابت حقوق زوجین کے اس جگہ پر لکھے ہین **ف**
نشوز کو ایک جماعت نے کبیرہ گناہ ہے بلقینی اپنے والد سے ناقل ہین کہ وہ حدیث لعن ملائکہ سے
عورت ساخطہ پر استدلال کرتی تھی جواز لعن عاصی معین پر ہینے اوسنے اس باب مین بحث کی
اور کہا احتمال ہے کہ وہ لعن بالخصوص نہو بلکہ بالعموم ہو مثلاً یون کہتے ہون لعن اللہ من
باتت مہاجرة فراش زوجہا ۔

باب طلاق کا

طلاق مانگنا عورت کا خاوند سے بغیر کسی کے ڈر کے گناہ کبیرہ ہے ثوبان مرفوعاً کہتے ہیں جس عورت نے سوال کیا طلاق کا اپنے شوہر سے بغیر کسی باٗس کے حرام ہے اوپر ہوا جنت کی روای ابوداؤد والترمذی وحسنه وابن ماجه وحبان بیہقی کا لفظ یہ ہے مختلعات یعنی خلع کرنے والیاں منافقات ہیں نہیں ہے کوئی عورت جو مانگے شوہر سے طلاق بغیر کسی ڈر کے پھر پاوے وہ بو جنت کی **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث صحیح مذکور ہے بسبب وعید شدید کے لکن قواعد شافعیہ پر مشکل ہے بدلیل **قوله تعالى** فلا جناح علیهما فیما افتدت به اور جو شرط قبل اسکے ہے وہ واسطے جواز کے نہیں ہے بلکہ واسطے نفی کراہت کے ہے **وبقوله** صلعم خذالحديقه وطلقها تطليقه لکن اسطرح جواب ہو سکتا ہے کہ دلالت حدیث کی تکبیر پر جب ہے کہ عورت مرد کو مجبور کرے طرف طلاق کے ایسا کام کرے جس سے وہ ناچار ناچار طلاق دینے پر طیار ہو انتہی میں کہتا ہوں قرآن حدیث حدیقہ اور احادیث باب میں کچھ تنافی نہیں ہے اسلئے کہ محمل ہر ایک کا اونمیں سے الگ الگ ہے کبیرہ وہ سوال ہے جو بلا باس ہو خلع وہ نفاق ہے جو بغرض نفسانی ہو نہ بوجہ شرعی واللہ اعلم ؛

فصل

دیاثت قیادت کرنا درمیان مرد عورتوں اور طفل بے ریشوں کے گناہ کبیرہ ہے حدیث عمر میں مرفوعاً آیا ہے کہ دیوث جنت میں نہ جائیگا ذہبی نے کہا ہے اس حدیث کے اسناد صالح ہے احمد کا لفظ یہ ہے دیوث وہ شخص ہے جو اپنی جورو کو خبیث پر برقرار رکھتا ہے دوسرا لفظ احمد ونسائی وبزار وحاکم کا بسند صحیح یہ ہے کہ جنت حرام ہے دیوث پر تیسرا لفظ مرفوع یوں ہے دیوث وہ شخص ہے جو پروا نہیں کرتا کہ کون اوسکی جورو پر داخل ہوتا ہے **ف** کبیرہ ہونا ان دونوں کا ظاہر ہے علما کہتے ہیں دیوث وہ ہے جسکو اپنی جورو

پر غیرت نہین ہے دیاثت کہتے ہین جمع کرنے کو درمیان لوگون کے اور مکروہ وباطل کے سننے کو شافعی نے کہا ہے ایک شخص گانا نہین جانتا ہے اوسکے ہمراہ ایک گانے والا ہے وہ اوسکو پاس لوگون کے لیجاتا ہے وہ فاسق ہے اور یہ کام دیاثت ہے انتہی یہ قول محمول ہے اسپر کہ حالت مذکورہ ملحق بہ دیاثت ہے لسان العرب مین کہا ہے دیوث وہ ہے جو اپنی جورو کا قواد ہوا اور اپنا خانہ پر کچہ غیرت نکرے تدییث بمعنی قیادت ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ جاتقیید کی ساتہ رجال ونساء کے نہین ہے بلکہ یہ قیادت درمیان امرد کے اور بہی بدتر اور قبیح تر ہے مراد قیادت سے دلالی ہے ع قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی ٭

باب رجعت کا

وطی کرنا زن رجعیہ سے قبل ارتجاع کے نزدیک معتقد تحریم کے گناہ کبیرہ ہے اگرچہ اوسمین کوئی حد واجب نہین ہوتی ہے بسبب معنی شبہ کے کیونکہ حدود کی بنیاد دفع پر ہے جہانتک کہ سقوط حد کا ممکن ہو ٭

باب ایلاء کا

قسم کہا لینا کہ مین پاس بی بی کے نجاؤنگا چار ماہ سے زیادہ گناہ کبیرہ ہے اگرچہ معلوم نہین کہ کسینے اسکو ذکر کیا ہو مگر اسلئے بعید نہین ہے کہ اسمین مضرت عظیمہ ہے بی بی کو کیونکہ بعد چار ماہ کے صبر اوسکا مرد سے فنا ہو جاتا ہے جسطرح کہ حفصہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تہا اور اونہون نے حکم دیا تہا کہ کوئی مرد اپنی بی بی سے غائب نرہا کرے اس مضرت عظیمہ کی وجہ سے شارع نے قاضی کو مباح کیا ہے کہ اگر زوج بعد چار ماہ کے وطی نکرے تو ایک طلاق اوسکو دیدے

باب ظہار کا

اللہ تعالی نے فرمایا ہے الذین یظاہرون منکم من نسائہم ما ہن امہاتہم ان امہاتہم

الا اللائی ولدنهم وانهم لیقولون منکرا من القول وزورا لفظ منکم مین توبیخ ہے
عرب کو اور تہجین ہے اونکی عادت کی دربارۂ ظہار کیونکہ یہ قسم منجملہ ایمان جاہلیت کے تھی
خاصۃً اور امم مین یہ عادت نہ تھی ظہار یہ ہے کہ جورو سے یون کہے کہ تو مجھپر مثل پشت مادر کے
ہے اللہ نے اس قول کو منکر و زور فرمایا یعنی بہتان و کذب اسیلئے اوسپر کفارہ مقرر کیا ہے
اس سے معلوم ہوا کہ ظہار کبیرہ ہے ابن عباس کہتے ہین الظہار من الکبائر +

باب لعان کا

قال تعالی والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوہم
ثمانین جلدۃ ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابدا اولئک ہم الفاسقون وقال تعالی
ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولہم عذاب
الیم مراد آیت شریف سے باجماع علما تہمت زنا ہے جیسے یون کہنا اسے زانیہ اسے لغیہ اسے
قحبہ یا مرد کو دیوث القحبہ یا ولد القحبہ یا ابن الزانیہ یا بنت الزنا یا ولد الزنا کہنا یا اسے منکوح اسے زانی کہنا یا لوطی
ولوطیہ کہنا یا اسی علق کہنا کہ یہ سب داخل ہے قذف مین اور لفظ شامل ہے تہمت لواطہ کو بھی
زواجر مین مسئلہ قذف کی بہت تفصیل کی ہے مغیرہ و مملوک کے قذف کا حکم بیان کیا ہے
احادیث و اقوال اہل علم نقل کیے ہین ف قذف کا کبیرہ ہونا منطوق کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے +

فصل

گالی دینا مسلمان کو اور زبان درازی کرنا اوسکی آبرو ریزی مین اور نسبت ہونا لعن و سباب سے
والدین مین اور لعنت کرنا کسی مسلمان پر گناہ کبیرہ ہے قال تعالی والذین یوذون
المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا حدیث ابن مسعود

مین مرفوعاً آیا ہے کہ برا کہنا اور گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتال اوسکا کفر ہے اسکو صحاح ستہ
مین روایت کیا ہے مگر ابوداؤد نے مسلم و ابوداؤد و ترمذی کا لفظ یہ ہے دو گالی دینے والون
مین اوسپر گناہ ہے جسنے پہلے گالی دی یہانتک کہ مظلوم تعدی کرے ابن حبان کا لفظ ابن عباس
سے مرفوعاً یہ ہے کہ المستبان شیطانان یتہاتران ویتکاذبان جابر بن سلیم سے فرمایا تہا تو
کسی کو گالی نہ دیا کرو وہ کہتے ہین اوسدن سے مینے کسی آزاد و غلام و شتر و گوسفند کو گالی نہین دی
رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان وابو داؤد دوسرا لفظ یہ ہے لا تسبن شیئا
ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سبہا اکبر کبائر کے یہ ہے کہ لعنت کرے آدمی اپنے والدین کو پوچہا
کیونکر فرمایا گالی دے کسی کے باپ کو وہ اسکے باپ کو گالی دے اور گالی دے کسی کی مان کو
وہ اسکی مان کو گالی دے رواہ البخاری دوسرا لفظ یہ ہے کہ لعن کرنا مومن کو مثل اوسکے
قتل کرنیکے ہے سلمہ بن اکوع کہتے ہین ہم جب دیکہتے کہ کوئی شخص کسی اپنے بہائی کو لعن کرتا ہے
تو جانتے کہ اوسنے کبیرہ کیا ہے ابوداؤد کی حدیث مین آیا ہے کہ لعنت پہر کر لاعن پر آتی ہے
اگر ملعون اہل اوسکا نہین ہوتا ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ مومن لعان نہین ہوتا ہے اور نہ طعان
اور نہ فاحش اور نہ بدزبان ابوبکر صدیق نے بعض ممالیک کو لعنت کی تہی فرمایا لعانین وصدیقین
کلا ورب الکعبۃ رواہ البیہقی عن عائشہ ابوبکر نے اوس غلام کو جسے گالی دی تہی آزاد
کر دیا مسلم کا لفظ یہ ہے کہ لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا یعنی کسی صدیق کو لعان ہونا زیبا
نہین ہے اور حدیثون مین لعنت ناقہ وغیرہ سے بہی نہی فرمائی ہے بلکہ لعنت مرغ و برغوث و
ریح و غیرہ سے بہی منع کیا ہے ف اسکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب ہے اور لعنت کرنا
دواب پر حرام ہے ذمی پر بہی لعنت کرنا کبیرہ ہے اسلئے کہ حرمت ایذا مین برابر مسلمان کے
ہے جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہے جیسے فرعون ابی جہل ابولہب وغیرہم اونپر لعنت کرنا جائز ہے
اور جسکی موت کفر پر یقینا معلوم نہین ہے جیسے یزید بن معاویہ اوسپر لعنت کرنا گو وہ فاسق
فاجر ہو درست نہین ہے بعض نے جو یزید پر لعنت کی ہے یہ تہور ہے کیونکہ وہ مسلمان تہا اور

یہ دعوی کہ وہ کافر تہا اور اوسنے حکم قتل حسین علیہ السلام کا دیا تہا ثابت نہین ہے اسی لئے
غزالی نے اوسکی لعنت کو حرام کہا ہے اگرچہ فاسق سکیر مشہور فی الکبائر بلکہ فی الفواحش تہا اور
لعنت غیر معین بالشخص اور معین بالوصف جیسے لعن اللہ الکاذب سو باجماع جائز ہے۔
قال تعالی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین وقال تعالی ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ
علی الکاذبین اسطرح کی لعن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت آئی ہے **ف** زواجر
مین اسجگہ لعائن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا جمع کیا ہے وہ سب لعائن غیر معین پر
ہین اور اکثر فعل کبائر پر وارد ہوئی ہین اور جس جگہہ کسی معین پر لعنت کی ہے اوسکا مر نا کفر
پر حضرت کو معلوم ہو گیا تہا غرضکہ جملہ حیوانات وجمادات پر لعن کرنا مذموم ہے ✦

فصل

تبرا کرنا انسان کا اپنے نسب سے یا والد کے نسب سے اور منسوب ہونا طرف غیر والد کے باوجود معلوم
ہونیکے گناہ کبیرہ ہے حدیث سعد بن ابی وقاص مین مرفوعاً آیا ہے جسنے دعوی کیا غیر پدر کا
اور وہ جانتا ہے کہ وہ اوسکا باپ نہین ہے تو جنت اوسپر حرام ہے رواہ الشیخان ابی داؤد
ابو ہریرہ کہتے ہین کہ جب آیت ملاعنہ اوتری حضرت نے فرمایا جس کسی عورت نے داخل کیا کسی
قوم پر اوس شخص کو جو اونمین سے نہین ہے تو وہ اللہ سے کسی شے مین بہی نہین ہے وہ جنت
مین نجاویگی رواہ ابی داؤد والنسائی وابن حبان والبیہقی شیخین کا لفظ یہ ہے دعوی
نہین کرتا کوئی آدمی غیر پدر کا اور وہ جانتا ہے مگر کافر ہو جاتا ہے دوسرا لفظ شیخین کا یہ ہے
من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا یعنی غیر کو باپ بنانا یا غیر کا
غلام بننا موجب لعنت وعدم قبول عبادت ہے بخاری کا لفظ یہ ہے لا ترغبوا عن آبائکم
فمن رغب عن ابیہ فقد کفر طبرانی کا لفظ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے یہ ہے

کافر ہوا وہ شخص جسنے انکار کیا نسب کا اگرچہ باریک ہو یا دعوی کیا نسب کا جسکو پہچانتا نہیں ہے
دوسرے لفظ طبرانی کا یہ ہے جسنے دعوی کیا نسب کا جسکو نہیں پہچانتا ہے اوسنے کفر کیا ساتھہ اللہ کے
یا نفی کی نسب سے اگرچہ دقیق ہو وہ کافر ہوا ساتھہ اللہ کے احمد کا لفظ یہ ہے من ادعی الی غیر
ابیه لم یرح رائحة الجنة ابوداود کا لفظ یہ ہے من ادعی الی غیر ابیه او انتمی الی غیر موالیه
فعلیه لعنة الله المتتابعة الی یوم القیامة ف ان دونون کا کبیرہ گنا صریح منطوق
ان احادیث صحیحہ کا ہے اور یہ واضح ہی ہے اگرچہ اسکی تصریح نہیں دیکھی ہے بعض نے کہا ہے
کہ کفر کے معنی یہ ہیں کہ سودی کا کفر ہے یا مستحل ہے یا کافر نعمت ہے انتہی لیکن اول اولی ہے اسلیے
کہ وعیدات مذکورہ نہایت سخت ہیں اور ابتلا اسمین عام ہے خصوصا خاندان امرا اور رؤسا میں دونون امر
شائع و مروج ہو گئے ہیں اولاد زنا اونکی سے ملکے باندہ دی جاتی ہے اور وہ قبول کر لیتے ہیں اور جو
ادنی اور کم نسب ہوتے ہیں وہ اپکو شریف بنانیکے لئے سید بنجاتے ہیں سید بننے میں دو طرح
کی تکبیر حاصل ہوتی ہے ایک انتساب الی غیر الاب دوسری تقول کذب جناب رسالت پر بالخصوص حالانکہ
حدیث صحیح متواتر میں آیا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار ؛

فصل

طعن کرنا نسب پر جیسا کہ ظاہر شرع میں ثابت ہے گناہ کبیرہ ہے قال تعالی والذین یوذون
المومنین والمومنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتانا واثما مبینا مسلم نے
ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے دو چیزیں ہیں لوگوں میں اونکا قصد کرنا کفر ہے ایک
طعن نسب میں دوسرے نیاحت کرنا میت پر ف اسکا کبیرہ گنا صریح حدیث ہے اور یہ
ظاہر ہے اگرچہ کسیلنے اسکا ذکر نہیں کیا ہے ؛

فصل

داخل کرنا عورت کا کسی قوم پر اوسکو جو اونمین سے نہین ہے زنا یا وطی شبہ سے گناہ کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ جب آیت ملاعنہ نازل ہوئی حضرت نے فرمایا جس عورت نے داخل کیا کسی قوم پر اوسکو جو اونمین سے نہین ہے وہ نہین اللہ سے کسی شئے مین اللہ اوسکو جنت مین داخل نہ کریگا اور جس مرد نے انکار کیا اپنے بیٹے کا اور وہ دیکھتا ہے طرف اوسکے یعنی جانتا ہے کہ وہ اوسکا بیٹا ہے پردہ کریگا اللہ اوس سے اور رسوا کریگا اوسکو سامنے ساری خلائق کے اولین و آخرین سے ❊

کتاب عدت کی

خیانت کرنا انقضاء عدت مین گناہ کبیرہ ہے اسکو کبیرہ گنا کچہ دور نہین ہے اسلیئے کہ اسمین مسلط کرنا اجنبی کا ہے بشبع یعنے نطفہ کا دیر بغیر حق کے اور اس تسلط سے ضرر عظیم اور مفاسد لاتحصی ہوتے ہین ❊

فصل

نکلنا عدت والے کا مسکن سے جسمین کہ تا انقضاء عدت رہنا لازم تہا بغیر کسی عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے اسکا ذکر کبائر مین کچہ بعید نہین ہے بلکہ قیاس سے باہر نکلنے پر عورت کے خانۂ شوہر سے بغیر اوسکے اذن کے بلکہ یہ بات حق مین معتدۂ وفات کے بالاولی ہے کیونکہ اوسکے گہر رہنے مین حق مؤکد خدا ہے جیسے حفظ نسب وغیرہ ❊

فصل سوگ نکرنا متوفی عنہا کا زوج پر گناہ کبیرہ ہے

کیونکہ ترک احداد پر بہت سے مفاسد مترتب ہوتے ہین اسلیے کبیرہ گناہ اسکا غیر بعید ہے

فصل وطی کرنا کنیز سے قبل استبرا کے گناہ کبیرہ ہے

اسکا ذکر کبائر مین اسلئے کچھ دور نہین ہے کہ اسپر اختلاط میاہ و ضیاع انساب وغیرہ مفاسد مترتب ہوتے ہین پھر دیکھا کہ حدیث مسلم مین صریح یہ بات آئی ہے اگر حاملہ ہو سبب اسکا یہ ہے کہ حضرت کا گذر ایک عورت حاملہ پر باب فسطاط پہ ہوا پوچھا یہ کون ہے کہا فلان شخص کی کنیز ہے فرمایا کیا اوسکے ساتھ المام کیا ہے کہا ہان فرمایا لقد ہممت ان العنہ لعنا یدخل معہ فی قبرہ کیف یورثہ وھو لا یحل لہ کیف یستخدمہ وھو لا یحل لہ ای امر ولد کا مشکل ہے احتمال ہے کہ بچہ اسکا ہو یا غیر کا اگر اسکا بچہ ہے تو نفی اوسکی درست نہین ہے اور نہ استرقاق و استخدام اور اگر غیر کا ہے تو اوسکا استلحاق و توریث حلال نہین ہے کتاب نفقات کی زوجات و اقارب و ممالیک پر

فصل

نہ دینا نفقہ و کسوت کا بی بی کو بغیر مسوغ شرعی کے گناہ کبیرہ ہے یہ ایک طرح کا ظلم ہے بلکہ اقبح ظلم ہے۔

فصل

ضائع کرنا عیال کا جیسے اولاد صغار گناہ کبیرہ ہے حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کافی ہے آدمی کو یہ گناہ کہ ضائع کرے اوسکو جسکو قوت دیتا ہے رواہ ابو داؤد والنسائی و الحاکم

لفظ یہ ہے جو اوسکے عیال مین ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ سائل ہوگا ہر راعی سے اوسکی
رعیت کا کہ نگاہ رکھا اوسکو یا ضائع کیا یہانتک کہ مسئول ہوگا مرد اپنے گھر والون سے
شیخین کا لفظ یہ ہے کہ مرد راعی ہے اپنے گھر والون مین اور مسئول ہے اپنے رعیت
مین اور عورت راعی ہے گھر مین اپنے خاوند کے اور مسئول ہے اپنی رعیت سے الحدیث

ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ یہ ظلم بہت برا اور بڑا ہے ؛

فصل

نافرمانی کرنا والدین کی یا ایک کی اون دونون مین سے اگرچہ عالی ہوین اور گو اور بیٹے زیادہ
کوئی اور قریب موجود ہو گناہ کبیرہ ہے قال تعالی وبالوالدین احسانا ابن عباس
نے کہا مراد نیکی کرنا ہے ماں باپ سے ساتھ لطف و لین جانب کے اونکو جواب سخت نہ دے
تیز نظر سے طرف اونکے نہ دیکھے نہ اپنی آواز اونپر بلند کرے بلکہ سامنے اونکے ایسا ذلیل رہے جیسے
غلام سامنے مالک کے ہوتا ہے وقال تعالی وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ
وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف
ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب
ارحمھما کما ربیانی صغیرا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ ماں باپکو اف کہے یہ کنایہ ہے
ایذا سے کسیطرح کی ایذا ہو یہانتک کہ اقل انواع کیون نہو اسیلیے حضرت نے فرمایا ہے اگر اللہ
کسی شے کو اف سے کمتر جانتا تو اوسی سے نہی کرتا اب عاق جو چاہے سو کرے جنت مین نہ جانے گا
اور نیکوکار جو چاہے سو کرے آگ مین داخل نہوگا بر والدہ پر تین بار حق کیا ہے اور بر والد
پر ایکبار اور والدہ کو اوسط ابواب جنت فرمایا ہے صحیحین مین آیا ہے کیا خبر دون مین تمکو اکبر کبائر
سے ایک شرک کرنا ہے ساتھ خدا کے دوسرے نافرمانی کرنا ہے ماں باپ کی یہان بے ادبی
کو اور ترک بر و احسان والدین کو برابر شرک باللہ کے رکھا ہے عیاذا باللہ ایک حدیث مین فرمایا

حرام ہے پہرنا فرمانی اُمہات کی رواہ البخاری حاکم کا لفظ یہ ہے اللہ نظر نہ کریگا دن قیامت کو
طرف اوسکے جو نافرمان ہے والدین کا احمد و نسائی و بزار کا لفظ یہ ہے اللہ نے حرام کیا ہے جنت
کو عاق والدین پر اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اوسکو جنت کی ہوا بھی نہ
لگیگی ابن ابی عاصم کا لفظ بسند حسن یہ ہے کہ قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض حاکم
کا لفظ یہ ہے کہ وہ جنت مین نہ جائیگا **حکایت** ایک شخص حضرت کے پاس آیا کہا مین گواہی
دیتا ہون لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ کی اور نماز پنجگانہ پڑہتا ہون اور زکوۃ دیتا ہون
اور رمضان کا روزہ رکہتا ہون فرمایا اگر تو اسی حال پر مرجائیگا تو ہمراہ انبیاء و صدیقین و شہداء
و صالحین کے ہوگا دن قیامت کو اسطرح پہر دو انگلیون سے اشارہ کیا مگر جبکہ تو نے
نافرمانی ماں باپ کی نہ کی ہوگی رواہ احمد والطبرانی باسناد صحیح وابن خزیمۃ وابن حبان
احمد وغیرہ کا لفظ معاذ بن جبل سے مرفوعًا یہ ہے ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من
اھلک ومالک طبرانی و حاکم کا لفظ یہ ہے ملعون من عق والدیہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے
لعن اللہ من سب والدیہ حاکم کا لفظ یہ ہے سارے گناہون سے جسکو اللہ چاہتا ہے قیامت
تک تاخیر دیتا ہے مگر عقوق والدین کہ اللہ عاق کے لئے زندگی مین قبل موت کے جلدی کرتا ہے
بیہقی کا لفظ قصہ مین ایک باپ بیٹے کے یہ ہے انت ومالک لابیک، اسکو ابن ماجہ نے
بہی روایت کیا ہے ابو یعلی کا لفظ ابن عمر سے مرفوعًا یہ ہے کہ ایک شخص سے فرمایا اما علمت
انک ومالک من کسب ابیک **حکایت** طبرانی مین آیا ہے کہ ایک مرد سے مرتے
وقت کلمہ نہ کہا جاتا تہا جب اوسکی ماں سے قصور اوسکا معاف کرایا تب اوسکے منہ سے کلمہ
نکلا حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ من النار غرضکہ عقوق و حقوق والدین مین بہت سی
حدیثین آئی ہین **ف** عقوق کا منجملہ کبائر کے ہونا متفق علیہ اہل علم ہے ظاہر کلام ائمہ
شافعیہ یہ ہے کہ کچھ فرق اسجگہ درمیان والدین کافر و مسلمان کے نہین ہے یعنی خواہ والدین
کافر ہون یا مسلمان عقوق و عصیان مین دونون برابر ہین عقوق کی حد یہ ہے کہ ماں باپ مین سے

کسی کے ساتھہ ایسا برتاؤ کرے جو غیر کے ساتھہ گناہ صغیرہ ہو تو وہ کام حق مین ماں باپ کے کرنا گناہ کبیرہ ہوتا ہے یا خلاف اونکے امر و نہی کے کرے اوس کام مین جسمین کہ ولد پر خوف فوت نفس یا کسی عضو کا ہو جب تک کہ والد اوسمین متہم نہو یا کسی سفر شاق مین جو ولد پر فرض نہین ہے مخالفت کرے یا کسی غیبت طویلہ مین جسمین نہ کوئی علم نافع ہے اور نہ کوئی کسب ہے یا اوسمین اسکی آبرو جاتی ہے زواجر مین فوائد ان قیود کے بہت بسط سے لکھے ہین ٭

فصل - قطع رحم کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام یعنی قطع رحم سے بچو اور ڈرو وقال تعالی فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم وقال تعالی ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک ہم الخاسرون وقال تعالی ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل اولئک لہم اللعنۃ ولہم سوء الدار شیخین کا لفظ ہے کہ قاطع رحم جنت مین نہ جاویگا ترمذی کا لفظ باسناد حسن صحیح یہ ہے نہین ہے کوئی گناہ کہ لائق اسکے ہو کہ اللہ اوسکی عقوبت مین جلدی کرے دنیا مین علاوہ اوسکے جو آخرت مین ذخیرہ کر رکھا ہے بغی وقطیعت رحم سے رواہ ابن ماجۃ والحاکم وقال صحیح الاسناد قطع رحم مین وعیدات شدیدات بکثرت آئی ہین زواجر مین بہت سے حدیثین نقل کی ہین رافعی ونووی کا توقف کرنا اسکے کبیرہ ہونے مین باوجود ان احادیث و آیات کے بیجا ہے تفصیل صلہ رحم کی زواجر مین مرقوم ہے اس صلہ مین اولاد اعمام وخالات بھی داخل ہین ٭

فصل

مالک کو چھوڑ کر کسی اور کا غلام بنا گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین آیا ہے من ادعی الی غیر ابیہ

طبرانی کا یہ ہے انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ
کا لفظ یہ ہے لا عدلا ابن حبان کا لفظ یہ ہے من تولی الی غیر موالیہ فلیتبوء مقعدہ من النار
کا ابو داود کا لفظ یہ ہے فعلیہ لعنۃ اللہ المتتابعۃ الی یوم القیامۃ **ف** اسکا کبیرہ ہونا
بن صریح احادیث صحیحہ باب سے اور ظاہر ہے ❊

بلال
ووغا

فصل

وہ کو سیدکرنا یعنی لونڈی غلام کا مالک و سید پر بگاڑنا کبیرہ ہے حضرت نے فرمایا ہے من خبّب
اوسکی امر تر وجتہ او مملوکہ فلیس منا روا ہ احمد باسناد صحیح والبزار وابن حبان
دونوں کا لفظ یہ ہے من خبّب امراۃ علی زوجہا او عبدا علی سیّدہ خبّب بمعنی افسد
و خدع ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ قضیہ احادیث باب ہے کیونکہ نفی اسلام ایک وعید شدید ہوتی ہے
جسطرح کہ لعن اور نفی وغیرہ سے ساتھہ اسکے تصریح کی ہے پہر معلوم ہوا کہ بعض علما نے اسکو بجملہ
کبائر کے شمار کیا ہے ❊

فصل

بہاگنا غلام کا پاس سے سید کے گناہ کبیرہ ہے مسلم نے جریر سے مرفوعا روایت کیا ہے جو غلام
بہاگ گیا ذمہ اوس سے بری ہوا دوسرا لفظ یہ ہے کہ جب غلام بہاگ جاتا ہے تو اوسکی نماز
قبول نہیں ہوتی تیسرا لفظ یہ ہے وہ کافر ہو جاتا ہے یہانتک کہ پہر آوے طبرانی کا لفظ
بسند جید یہ ہے دو آدمی ہیں جنکی نماز اونکے سر سے تجاوز نہیں کرتی ایک غلام جو پاس سے
اپنے مولی کے بہاگ گیا یہانتک کہ پہر آوے دوسری عورت جسنے نافرمانی اپنے شوہر کی کی
ہے یہانتک کہ رجوع کرے دوسرا لفظ یہ ہے جو غلام کہ مرگیا حالت گریز میں وہ دوزخ میں ہوگا
اگرچہ راہ خدا میں مارا جاوے ابن حبان کا لفظ یہ ہے اگر مرگیا تو عاصی مرا **ف** اسکا کبیرہ

صریح احادیث باب ہے حدیثین اس باب مین بکثرت آئی ہین اسلیے یہ کبیرہ ظاہر ہے ✣

فصل

آزاد سے خدمت لینا اور اوسکو غلام بنانا کبیرہ ہے ابن عمر مرفوعًا کہتے ہین قبول نہین ہوتی ہے نماز اوس شخص کی جسنے غلام بنایا کسی آزاد کو رواہ ابی داؤد وابن ماجۃ خطابی نے کہا ہے اعتباد محرر کا یون ہوتا ہے کہ اوسکو آزاد کردے پھر آزادگی کو مخفی رکھے یا انکار عتق کا کرے یہ اور بھی بدتر ہے یا بعد عتق کے پکڑ رکھے اور خدمت لے انتہی یا بغیر کے آزاد کردہ سے خدمت لے یا زبردستی اوسکو غلام بنا دے ف اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث سے ہے اور یہ ظاہر ہے ✣

فصل

بازرہنا لونڈی غلام کا خدمت سید سے اور دینا سید کا اوسکی مونت کو اور کام لینا اوس سے زیادہ اوسکی طاقت سے اور ہمیشہ مار پیٹ کرنا اوسکو یا خصی کرنا گو صغر سن مین ہو یا کسی اور طرح کی تعذیب کرنا یا دابہ کا خصی کرنا بغیر کسی سبب شرعی کے اور تحریش کرنا بہائم مین یہ سب کبائر ہین طبرانی کا لفظ علی مرتضی سے مرفوعًا یہ ہے سخت ہے غضب میرا اوس پر جسنے ظلم کیا ایسے شخص پر جسکو سوا میرے کوئی ناصر و مددگار نہین ملتا ہے مسلم کا لفظ ابو مسعود بدری سے یہ ہے مین ایک غلام کو کوڑے مارتا تھا کسی نے پس پشت سے مجکو پکارا مینے غصہ مین وہ آواز نہ پہچانی جب وہ نزدیک ہوا دیکھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فرمایا اے ابا مسعود تو جان لے کہ اللہ کو تجھپر زیادہ قدرت ہے بہ نسبت تیری قدرت کے اس غلام پر مینے کہا اب کسی مملوک کو کبھی نہ مارونگا اور مینے اوسکو آزاد کر دیا ابوداؤد کا لفظ ابن عمر سے مرفوعًا یہ ہے جسنے طمانچہ مارا مملوک کو یا اوسکو پیٹا تو کفارہ اسکا یہ ہے کہ اوسکو آزاد کردے

طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے مارا اپنی مملوک کو ظلمًا اوسکا بدلا لیا جائیگا دن قیامت کو احمد و ابن ماجہ
کا لفظ ابو بکر صدیق سے مرفوعًا یہ ہے داخل نہوگا جنت مین بدخلق الحدیث یعنی موذی مالک
کا ابو داؤد کا لفظ یہ ہے ابو ذر اپنے غلام کو اپنا سا لباس پہناتے تھے ایکبار اونہون نے بلال
بن رباح موذن رسول خدا صلعم کو عار طرف سے مان کے دلائے تھے کیونکہ وہ اعجمیہ تھی
بلال نے حضرت سے شکایت کی فرمایا یا ابا ذر انك امرء فيك جاهلية الحديث تب سے
وہ غلام کو اپنے برابر رکہتے شیخین و ترمذی کا لفظ یہ ہے جسکے ماتحت اوسکا بہائی ہو اوسکو
وہ کہلاوے پہناوے جو آپ کہاتا پہنتا ہو اور طاقت سے زیادہ کام نہ لے اگر لے تو خود
اوسکی اعانت کرے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے اطعموهم مما تاكلون واكسوهم مما تلبسون
دوسرا لفظ علی مرتضے سے مرفوعًا یہ ہے کہ آخر کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کا یہ تہا الصلوة الصلوة واتقوا الله فيما ملكت ايمانكم ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے فما
زال يقولها حتى ما يفيض لسانه بخاری مین آیا ہے کہ دوزخ مین گئی ایک عورت
بدلے ایک بلی کے جسکو باندہ رکہا تہا نہ چہوڑا کہ وہ خشاش ارض کو کہاتی یعنے حشرات
زمین کو ابن عباس سے مرسلا مرفوعًا آیا ہے کہ منع کیا ہے حضرت نے تحریش کرنیسے درمیان
بہائم کے یعنی جانورون کو بہڑکا کر باہم لڑا دینا اسمین لڑانا مرغ و بٹیر و مینڈہے وغیرہ کا
بہی داخل ہے ف الزواجر الکبیرہ گنا ظاہر مفاد احادیث ہے تحریش منجملہ تعذیب کے ہے
اور بعض نے کہا ہے کہ قتل کرنا گربہ غیر موذی کا منجملہ کبائر کے ہے اسلئے کہ ایک عورت
اسی بلی کے پیچہے آگ مین گئی اسلئے جو امر اس معنی مین ہے وہ ملحق ہے ساتہہ اوسکے اشتہے
قتل کیہ شرط نہین ہے بلکہ ایذا ر شدید کا بہی یہی حکم ہے جیسے ضرب مولم بعض علما نے
تصریح کی ہے کہ تعذیب حیوان کی بلا موجب اور خصی کرنا غلام کا اور عذاب دینا اوسکو براہ
ظلم و بعض منجملہ کبائر کے ہے پہر کہا کہ دست درازی کرنا ضعیف و مملوک و جاریہ و زوجہ و دابہ
پر کبیرہ ہے اللہ نے تو انکے ساتہہ احسان کرنیکا حکم دیا ہے بڑی اسارت انکے حق مین

انکا لہو کا رکھنا ہے ⁂ حکایت ⁂ ابو سلیمان دارانی کہتے ہین ایک بار مین ایک حمار پر سوار
تھا مین اوسکو دو یا تین بار مارا اوسنے سر اوٹھا کر میری طرف دیکھ کر کہا ای ابو سلیمان یہ قصاص ہے
دن قیامت کو چاہتا ہے تو کم کر یا زیادہ دیئے کہا آج سے پھر کبھی مین اوسکو نہ مارونگا جاندار کے
نشانہ باندھنے پر لعنت آئی ہے جانور کو لہو کا پیاسا کر کے مارنے سے منع فرمائی ہے تیراندازون کے بیچ
پکڑ لیتے چونٹیون کو آگ مین جلا لیتے منع کیا ہے +

کتاب الجنایات

قتل کرنا مسلمان یا ذمی معصوم کا عمداً یا بشبہ عمد گناہ کبیرہ ہے قال تعالی ومن یفعل
ذلک یلق اثاما یضاعف له العذاب یوم القیامة ویخلد فیه مهانا الا من تاب
مراد قتل کرنا ہے نفس محترم کا وقال تعالی من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل
انه من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا یعنی ایک
جان کے قتل کرنے کو برابر قتل کرنے سب لوگون کے ٹھیرایا ہے مراد مبالغہ ہے تعظیم امر قتل
مین ابن عباس کہتے ہین جسنے کسی نبی یا امام عادل کو قتل کیا اوسنے گویا سارے لوگون کو
قتل کیا مجاہد نے کہا جسنے ایک جان حرام کو قتل کیا وہ بسبب اوس قتل کے آگ مین گھسیگا
جسطرح کہ اگر سب کو قتل کرتا تو جہنم مین جاتا اور قتل مومن پر اللہ نے وعدہ خلود نار و غضب
ولعنت وعذاب عظیم کا فرمایا ہے زواجر مین بابت اس آیت کے بسط تمام کیا ہے صحاح وسنن
مین مرفوعاً قتل نفس کو اکبر کبائر مین گنا ہے ہمراہ شرک باللہ کے ذکر کیا ہے قاتل کے لیئے وعید
نار کا آیا ہے گو مقتول اہل ذمہ ہو ف اسکا کبیرہ ہونا صریح مدلول کتاب وسنت صحیحہ ہے
اسی لیئے قتل عمد کو بالاجماع کبیرہ کہا ہے اختلاف اسمین ہے کہ بعد شرک کے اکبر کبائر کیا ہے
صحیح منصوص یہ ہے کہ اکبر کبائر بعد شرک کے یہی قتل نفس ہے یا زنا ہے شبہ عمد کی تصریح بابت کبیرہ
کے ہروی وشریح ورویانی نے کی ہے رافعی بھی اسی طرف گئے ہین حدیث مین آیا ہے جب

دو مسلمان تلوار کھینچکر آمنے سامنے ہوتے ہیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنم ہیں جاینگے مقتول اسلئے کہ وہ بھی حریص تھا قتل پر اپنے صاحب کے ہاں قتل کرنا اہل بغی کا یا دفع کرنا قاتل کا اپنی جان سے اور اپنے حریم سے داخل اس وعید میں نہیں ہے ؛

فصل خودکشی کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ولا تقتلوا انفسکم الی قولہ ومن یفعل ذلک عدوانا وظلما فسوف نصلیہ نارا یعنی بعض تمہارے بعض کو قتل نکریں یا مراد نہی ہے خودکشی سے حقیقۃً اور یہی ظاہر ہے اگرچہ قول اول ابن عباس سے منقول ہے قصہ عمرو بن عاص میں آیا ہے کہ اونکو غزوہ ذات السلاسل میں احتلام ہوگیا تھا خوف سے سردی کے غسل نکیا تیمم کرکے نماز پڑہائی جب حضرتؐ نے پوچھا تو اسی آیت سے استدلال کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور کچھ نہ فرمایا یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ عمروؓ نے تاویل اس آیت کی خودکشی پر کی نہ غیر کشی پر اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر انکار نہ فرمایا صحیحین میں ابوہریرہؓ سے آیا ہے جسنے گرایا آپکو پہاڑ پرسے پہر قتل کیا اپنی جان کو وہ نار جہنم میں ہوگا گرا کریگا اوسمیں ہمیشہ اور جسنے زہر پیکر جان دی وہ زہر اوسکے ہاتھ میں ہوگا ہمیشہ اوسکو جہنم میں پیا کریگا اور جسنے اپنی جان کسی لوہے یا تیز چیز سے قتل کی وہ اوسکو ہمیشہ جہنم میں بھونکا کریگا **حکایت** ایک آدمی کے زخم لگا تھا اوسنے خودکشی کی اللہ نے کہا میرے بندے نے جلدی کی ساتھ اپنی جان کے میںنے اوسپر جنت کو حرام کردیا شیخین کا لفظ یہ ہے جسنے ذبح کیا اپنی جان کو وہ معذب ہوگا دن قیامت کے اس باب میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح آیت و حدیث ہے اگرچہ کسی نے ساتھ اسکے تعرض نہیں کیا ہے اور یہی ظاہر ہے ؛

فصل

مدد کرنا قتل محترم یا مقدمات قتل پر یا حاضر ہونا وقت قتل کے اور باوجود قدرت کے دفع نکرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہے ابن ماجہ کا لفظ ابوہریرہ سے مرفوعاً یہ ہے جسنے اعانت کی قتل مومن پر اگرچہ آدہی بات سے ہو وہ ملیگا اللہ سے اور لکہا ہوگا درمیان اوسکی دونوں آنکہوں کے کہ یہ ناامید ہے رحمت خدا سے طبرانی و بیہقی کا لفظ بسند حسن یہ ہے کہ حاضر نہو کوئی تم مین اوس جگہ جہان کوئی شخص ظلم سے قتل کیا جاتا ہے کیونکہ لعنت اوترتی ہے وہان کے حاضرین پر اگر دفع نکرین اوس سے طبرانی کا لفظ باسناد جید یہ ہے جسنے زخمی کیا پیٹھ کو کسی مسلمان کی ناحق ملیگا وہ اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا **ف** یہ احادیث دلیل ہین کبیرہ ہونے پر اس فعل کے مگر حلیمی اسکو صغیرہ کہتے ہین لکن زواجر مین تائید تکبیر کی اور تضعیف قول مذکور کی لکہی ہے اور کہا ہو قالوجہ بل الصواب ما ذکرتہ ؀

فصل

مارنا کسی مسلمان و ذمی کا بغیر کسی مسوغ شرعی کے گناہ کبیرہ ہے بدلیل حدیث طبرانی مذکور دوسرا لفظ یہ ہے ظہر المومن حمی الا بحقہ مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ عذاب کریگا اون لوگون کو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ قید مسلم کی آئی ہے لکن کچہ فرق درمیان مسلم و ذمی کے نظر بایذا اوذہی نہین ہے اگرچہ حلیمی خدشہ و ضربہ کو صغیرہ کہتے ہین اسیلیے اذرعی نے حلیمی پر اعتراض کیا ہے اور یہ کہا ہے ینبغی ان نلحقہا بالکبائر انتہی ؀

فصل

ڈرانا مسلمان کو اور اشارہ کرنا طرف اوسکے ہتھیار وغیرہ سے گناہ کبیرہ ہے عامر بن ربیعہ کہتے ہین
ایک آدمی نے ایک شخص کی پاپوش دل لگی سے لیکر چھپا دی اسکا ذکر حضرت سے ہوا فرمایا تم مت
ڈراؤ مسلمان کو مسلمان کا ڈرانا ظلم عظیم ہے رواہ البزار والطبرانی وابو الشیخ ابن حبان
طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے ڈرایا کسی مومن کو تو حق ہے اللہ پر کہ امن نہ دے اوسکو افزاع یوم القیامت
سے ابو الشیخ وطبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے نظر کی طرف کسی مسلمان کے ڈراتا ہے اوسکو ناحق تو
ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے **حکایت** ایک آدمی سوتا تھا ایک شخص نے اوسکے
سرہانے سے رسی لے لی وہ ڈر کر جاگ پڑا اوسپر حضرت نے فرمایا لا یحل لمسلم ان یروع
مسلما یعنی مسلمان کا مسلمان کو اسطرح ڈرانا حلال نہین ہے رواہ ابو داؤد والطبرانی
بسند ثقات مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے اشارہ کیا طرف اپنے بھائی کے کسی ہتھیار سے تو لعنت
کرتے ہین اوسکو فرشتے یہانتک کہ باز آوے گو اوسکا حقیقی بھائی ہو ایک ماں باپ سے
ف الکا کبیرہ ہونا صریح حدیث ہے جب ترویع سے ایسا خوف حاصل ہو جسکا تحمل عادتاً شاق وعادتاً غیر محمول
ہے تو ترویع حرام ہوگی اور اگر وہ خوف موُدی ہے طرف مضرت بدن یا عقل کے تو کبیرہ ہے
مگر معلوم نہین کسیلنے سا تھ اسکے تعرض کیا ہو المنتہی بعض ترویع ایسی ہوتی ہے جس سے
آدمی ڈر کر مرجاتا ہے اوسکو اگر اکبر کبائر کہا جاوے تو ہو سکتا ہے اسلئے کہ قتل مسلم کبیرہ شدیدہ
ہے واللہ اعلم ؛

فصل

سیکھنا سکھانا جادو کرانا ایسے سحر کا جسمین کفر نہین ہے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی**
ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر الایات ان آیتون مین دلالات ظاہرہ ہین

قبح سحر پر کہ وہ کفر ہے یا کبیرہ زواجر مین اس جگہ کلام کیا ہے سحر زمانہ سلیمان علیہ السلام پر
اور یہ کہ سحر کسکو کہتے ہین اور سحر کی کچہہ حقیقت ہے یا نری تخییل ہے پہر کہا ہے کہ سحر کی
حقیقت ہوتی ہے گو بعض سحر تخییل ہوتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے
سحر کیا تہا اوسکا اثر ظاہر ہوا پہر ستات انواع سحر کے ذکر کرکے یہ بحث کی ہے کہ کون نوع سحر
کی کفر ہے اور کون نوع کبیرہ ہے پہر علما کا اختلاف بیان کیا ہے ساحر کی حد قتل کرنا شہیر
ہے یہی سزا حدیث مین بہی آئی ہے منتحل سحر کو شیطان مرید جبار عنید کہا ہے صحیحین مین سحر
کو منجملہ سبع موبقات کے ذکر فرمایا ہے **ف** انکو جلال بلقینی نے کبائر مین گنا ہے یہ تکبیر
صریح آیت وحدیث صحیح ہے بعض اہل علم نے جملہ انواع سحر کو کفر کہا ہے تو اب کبیرہ ہونے مین
کیا تامل ہے انتہی بیشبہ اکثر انواع سحر کے کفر ہوتے ہین الا ماشاء اللہ تعالی ؁

فصل

کہانت عرافت طیرہ طرق تنجیم عیافت اتیان کاہن اتیان عراف اتیان طارق اتیان منجم اتیان
ذی طیرہ یا ذی عیافت یہ بارہ امور کبائر ہین **قال تعالی** ولا تقف ما لیس لک بہ علم الایۃ
یعنی جو بات تجہے معلوم نہین ہے تو مت کہہ تیرے حواس سے سوال ہوگا اور فرمایا ہے عالم الغیب
فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول معلوم ہوا کہ سوا اللہ کے کوئی غیب دان
نہین ہے زواجر مین کہا ہے ففی المنفرد بعلم المغیبات علی الاطلاق کا بہا وجز بہا دون
غیرہ عمران بن حصین مرفوعًا کہتے ہین جسنے بدفالی لی یا اوسکے لئے لی گئی یا کہانت کی یا کہانت
کی گئی یا جادو کیا یا جادو کیا گیا یا پاس کاہن کے آیا وہ کافر ہے اوس چیز کا جو محمد پر اوتری ہے
رواہ البزار باسناد جید طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے تصدیق کی کاہن کی وہ کافر ہوا مسلم کا لفظ
یہ ہے جو آیا پاس عراف کے اور تصدیق کی اوسکی قبول نہوگی نماز اوسکی چالیس دن دوسرا
لفظ یہ ہے کہ مصدق عراف یا ساحر یا کاہن کافر ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ عیافت وطیرہ

وطرق جبت سے ہے **ف** انکا کبائر گننا صریح احادیث باب سے اگرچہ تصریح بعض کی نظر نہین
آئی اسلیے کہ یہ خلاف ان سب مین واحد ہے **کاهن** وہ ہے جو خبر دیتا ہے بعض مضمرات کی اور زعم
رکہتا ہے کہ یہ خبر اوسکو ذریعہ جن کے ملتی ہے یا وہ شخص ہے جو خبر غیب کی زمانہ مستقبل مین بتاتا
اور مدعی علم غیب کا ہے عراف وہ ہے جو ادعاء معرفت امور کا مقدمات سے کرتا ہے اور اسباب سے
استدلال مواقع امور پر لاتا ہے جیسے یہ بتانا کہ مال چوری کا یا جانور گم شدہ فلان جگہہ مین ہے
طرق کہتے ہین زجر طیر کو کہ اوس سے یمین یا شوم کا استنباط کرین اگر وہ داہنی طرف اوڑا
تو مبارک ہے اور جو بائین طرف اڑا تو نامبارک ہے یا مراد طرق سے ضرب بالحصی ہے تو یہ
ایک نوع کاہن کی ہے علم نجوم مین دعوی معرفت حوادث آیندہ کا ہوتا ہے جیسے مجی مطر وقوع ثلج
ہبوب ریاح تغیر اسعار وغیرہ اسکو اقتران وافتراق کواکب سے دریافت کرتے ہین سو یہ ایک
ایسا علم ہے جو خاص بخدا ہے سوا اوسکے کوئی نہین جانتا جو کوئی اسکا دعوی کرے وہ فاسق
ہے بلکہ یہ دعوی اوسکا مودی بکفر ہو جاتا ہے **ف** ان کبائر کا بیان اور شرک و کفر ہونا
انکا رسالہ رعایۃ الایمان مین بسبط مناسب لکہا گیا ہے شرک و کفر پر اطلاق کبائر کا بطریق
تنزل کے ہوتا ہے ورنہ یہ کبائر مثل دیگر سیئات کے نہین ہین جنسے انسان فقط عاصی آثم
ہو جاوے بلکہ یہ کبائر ایسے ہین کہ با وجود ادعاء اسلام و ایمان کے آدمی کو حقیقت ایمان و اسلام
سے باہر نکال کر دائرہ کفر و شرک مین ڈال کر بالکل جنت و مغفرت سے محروم اور مستحق جہنم
کا بنا دیتے ہین کلمہ کہنا اور نماز روزہ وغیرہ ادا کرنا سب برباد جاتا ہے ❊

باب البغاۃ

بغی یعنے خروج کرنا امام پر اگرچہ جائر ہو ساتھہ تاویل کے جسکا بطلان یقینی ہے یا بلا تاویل
کے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی** انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون
فی الارض بغیر الحق اولئك لهم عذاب الیم مسلم کا لفظ یہ ہے اللہ نے وحی کی ہے

مجکو یہ کہ تم تواضع کرو یہانتک کہ بغی نکرے کوئی شخص کسی شخص پر اور فخر نکرے کوئی کسی شخص پر ترمذی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے نہیں ہے کوئی گناہ لائق تر ساتھ تعجیل عقوبت کے دنیا مین علاوہ آخرت کے بغی و قطیعت رحم سے اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے

لیس شیٔ مما عصی اللہ بہ ھو اعجل عقابا من البغی قال تعالی ان قارون کان من قوم موسی فبغی علیھم اس بغی کی سزا قارون کو یہ ملی تھی کہ زمین مین دہس گیا یہ بغی کبر تہا یا کفر یا طول جامہ بقدر ایک بالشت کے یا ظلم کرنا بنی اسرائیل پر حکم فرعون سے

ف بعض نے اسکے کبیرہ ہونے کی تصریح کی ہے کیونکہ اسمین مفاسد لاتحصی ہین اسکا شر منتفی نہین ہوا کرتا ہان جو خارج بتاویل ظنی البطلان ہے اوسکے لئے ایک طرحکا عذر ہو سکتا ہے اسی لئے اونکے مدبر کو قتل نہین کیا جاتا ہے ✤

فصل

توڑ دینا بیعت امام کا بسبب فوت ہونے کسی غرض دنیوی کے گناہ کبیرہ ہے صحیحین مین بروایت ابو ہریرہ مرفوعاً آیا ہے ورجل بایع اماما لایبایعہ الا للدنیا فان اعطاہ منھا وفی وان لم یعطہ منھا لم یف یعنی اگر بیعت سے دنیا ملی تو خیر ورنہ وفا نہین کرتا اسکی سزا حدیث مذکور مین یہ آئی ہے کہ اللہ دن قیامت کو اوس سے بات نکریگا اور نہ اوسکی طرف دیکھیگا اور نہ اوسکو پاک کریگا بلکہ اوسکے لئے تو عذاب الیم ہوگا ابن ابی حاتم کا لفظ علی سے یہ ہے کہ منجملہ کبائر کے ایک نکث بیعت بہی ہے ف اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث واثر مذکور ہے اسکی تصریح بہت سے متاخرین نے کی ہے کیونکہ اسپر مفاسد کثیرہ مترتب ہوتی ہین ف جو بیعت توبہ ہاتہہ پر اہل علم و معرفت کے کیجاتی ہے اوسکا توڑنا بہی کبیرہ ہے اسلئے کہ وہ درحقیقت توبہ شکنی ہے اور توبہ شکنی کبیرہ ہوتی ہے لیکن زواجر مین اس بیعت خاص کا ذکر نہین کیا ہے حالانکہ یہ کبیرہ لائق ذکر کے تہا ✤

باب امامت عظمیٰ کا

والی امامت یا امارت ہونا باوجود خیانت نفس یا عزم خیانت کے اور سوال کرنا اسکا اور خرچ کرنا مال کا باوجود علم یا جزم مذکور کے گناہ کبیرہ ہے حدیث عوف بن مالک مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون امارت سے جینے پکار کر کہا وہ کیا ہے ای رسول خدا فرمایا اول اوسکا ملامت ہے دوسری ندامت ہے تیسرے عذاب ہے دن قیامت کو مگر جسنے عدل کیا اور وہ کیونکر عدل کریگا ساتھ اپنے اقربا کے رواہ البزار والطبرانی بسند صحیح احمد کا لفظ بسند ثقات یہ ہے نہین ہے کوئی آدمی جو والی ہو دس اشخص یا زیادہ کا مگر آویگا پاس اللہ کے دن قیامت کو مغلول ہوکر ہاتھ اوسکے گردن سے بندھے ہونگے مسلم کا لفظ یہ ہے ابوذر سے کہا امارت دن قیامت کو رسوائی و پشیمانی ہے مگر جسنے لیا اوسکو حق سے اور ادا کیا حق اوسکا دوسرا لفظ یہ ہے تو حکم نکر دو آدمیون پر بھی مقدام بن معدیکرب سے فرمایا افلحت ان مت ولم تکن امیرًا ولا کاتبا ولا عریفا رواہ ابو داؤد طبرانی کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے اول امارت کا ندامت ہے اوسط اوسکا غرامت ہے آخر اوسکا عذاب یوم القیامت ہو اسکی سند حسن ہے عمر مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی والی ہو کسی شئے کا امر مسلمین مین سے وہ کھڑا کیا جاویگا دن قیامت کو جسر جہنم پر اگر محسن ہے نجات پاویگا اگر مسیئی ہے تو وہ جسر پھٹ جائیگا اور وہ ستر برس تک گرتا چلا جاویگا رواہ الطبرانی یہ حدیث ابوذر سے بھی مروی ہے ف اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے اگرچہ اوسکی تصریح نہین دیکھی

فصل

والی کرنا کسی جائر یا فاسق کا امور مسلمین پر گناہ کبیرہ ہے ابوبکر صدیق مرفوعًا کہتے ہین جو کوئی والی ہو کسی شئے کا امر مسلمین سے پھر امیر کیا اوسنے اوپر کسی کو محابات سے اوسپر لعنت ہے

لعنت ہے اللہ کی قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض یہانتک کہ داخل کریگا اوسکو جہنم
مین رواہ الحاکم واحمد مراد محابات سے یہہ ہے کہ اپنے دوست یا قریب کو حاکم
بناوے ابن عباس کا لفظ یہ ہے جسنے عامل کیا کسی شخص کو ایک جماعت مین سے اور انمین
ایسا شخص ہے جس سے اللہ زیادہ راضی ہے تو اوسنے خیانت کی اللہ و رسول و مومنین
کی رواہ الحاکم ف اسکا کبیرہ ہونا حدیث اول سے جسمین لعنت آئی ہے ظاہر ہے
اسی طرح دوسری حدیث سے بہی اگرچہ تصریح اوسکی نہین دیکہی پہر دیکہا کہ بعض نے
یہ تصریح کی ہے کہ قاضی اور امام کرنا غیر قابل کا اپنے اہل قرابت یا نسبت مین سے کبیرہ ہے

فصل

معزول کرنا صالح کا اور والی کرنا کم رتبہ کا گناہ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے اسکی طرف اشارہ
کیا ہے اور حدیث تامر علیہم احد امحاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ سے استدلال فرمایا ہے

فصل

جور و ستم کرنا امام یا امیر یا قاضی کا اور دہوکا دینا رعیت کو اور جان چہرانا اونکی قضاء حوائج
سے جسکی طرف وہ مضطر ہین گناہ کبیرہ ہے خواہ خود احتجاب کرے یا نائب اوسکا حدیث ابن مسعود
مین مرفوعاً آیا ہے کہ اشد مردم عذاب مین دن قیامت کو امام جائر ہوگا رواہ الطبرانی بسند
ثقات بزار کا لفظ باسناد جید یا امام ضلالت ہے ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اللہ دشمن رکہتا ہے
امام جائر کو مسلم کا لفظ ملک کذاب ہے یعنی جہوٹا بادشاہ حاکم کا لفظ طلحہ بن عبید اللہ سے
یہ ہے کہ قبول نہین ہوتی نماز امام جائر کی ابو یعلی و طبرانی و احمد کا لفظ باسناد جید یہ ہے
انس نے کہا حضرت نے در کعبہ پر کہڑے ہوکر فرمایا ائمہ قریش مین سے ہوتے ہین میرا
حق ہے تم پر اور اونکا حق ہے تم پر مثل اسکے جبتک کہ وہ وقت طلب رحم کے رحم کرین

اور عہد کو وفا کرین اور حکم مین عدل کرین پہر جو کوئی یہ نکرے اوسپر لعنت ہے اللہ و ملائکہ اور سارے خلق کی اس باب مین بہت سی وعیدات شدیدات آئی ہین جنکا ذکر زواجر مین کیا ہے

ف ان تینون کا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اگرچہ تصریح اونکی نہین دیکہی صحیحین مین آیا ہے ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت یوم یموت وہو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ یعنی حاکم خائن پر جنت حرام ہے تعبق سے جور حکام اور اونکے غش واحتجاب کو اہل حاجات ومسکنت سے کبائر گنا ہے +

فصل

ظلم کرنا سلاطین وامراء وقضاۃ کا کسی مسلمان یا ذمی پر جیسے مال کہا جانا مارنا گالی دینا مظلوم کی مدد با وجود قدرت کے نکرنا ظالمون کے پاس جانا اونکے ظلم سے راضی رہنا اونکی مدد ظلم پر کرنا سعایت باطلہ اونکے پاس لیجانا یہ سب اسو کبائر ذنوب مین قال تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون انما یؤخرہم لیوم تشخص فیہ الابصار وقال تعالی سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون وقال تعالی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار مراد رکون سے سکون ومیل کرنا ہے طرف ظالم کے محبت سے ابن عباس نے کہا ہے تم اونکی طرف نہ جہکو محبت ونرم گفتگو ومودت سے سُدی وابن زید نے کہا ہے کہ مداہنت نکرو عکرمہ نے کہا ہے اونکے مطیع ودوستدار نہ ہو ابو العالیہ نے کہا ہے اونکے اعمال سے راضی نہو ظاہر یہ ہے کہ مراد آیت شریف سے یہ سب معنی ہین وقال تعالی احشروا الذین ظلموا وازواجہم مراد ازواج سے اشباہ واتباع ظلمہ ہین جو ظالمون کے ہم پیالہ ہم نوالہ ہم مقالہ رہتے ہین صحیحین مین ابن عمر سے مرفوعًا آیا ہے الظلم ظلمات یوم القیامۃ مسلم مین اللہ پاک سے آیا ہے کہ اے بندو میرے مینے حرام کیا ہے ظلم کو اپنی ذات پر اور حرام کیا ہے اوسکو درمیان تمہارے سو ظلم نکرو تم ایک دوسرے پر الحدیث

طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے دو گروہ ہیں میری امت کے اونکو میری شفاعت نہ پہنچیگی امام ظلوم غشوم اور ہر خائن سارق مسلم کا لفظ یہ ہے تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے کہا جسکے پاس درہم و متاع نہو فرمایا مفلس میری امت میں وہ ہے جو آویگا دن قیامت کو نماز روزہ زکوٰۃ لیکر کسی کو اوسنے گالی دی ہے کسی پر تہمت لگائی ہے کسی کا مال کھالیا ہے کسی کا خون بہایا ہے کسیکو مار پیٹا ہے اسکے حسنات اونکو دینگے اگر حسنات ختم ہوگئے تو اونکے خطایا اسپر ڈالینگے پھر وہ جہنم میں پھینکدیا جاویگا **ف** زواجر میں احادیث ظلم و ذم ظلمہ و امارت ستھارہ وغیرہ کو مطابق ترتیب ابواب کے جمع کیا ہے پھر کہا ہے کہ ان پانچوں امر کا کبائر ہونا صریح آیات و احادیث باب سے ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ بجز امر اول و اخیر کے اور امور کی تصریح میںنے نہیں دیکھی ہے پھر ہر ایک امر کا کبیرہ ہونا ثابت کیا ہے ؞

فصل جگہ دینا اہل حدث کو گناہ کبیرہ ہے

مراد محدثین سے وہ لوگ ہیں جو کوئی مفسدہ برپا کرتے ہیں جسکے سبب سے اونکو امر شرعی لازم آتا ہے **ف** اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح جلال بلقینی نے حدیث علی مرتضیٰ کے نزدیک مسلم کے ہے کی ہے ؞

کتاب الردة

کسی مسلمان کو کافر یا عدو اللہ کہنا بطور دشنام دہی کے نہ اسلیے کہ اسلام کا نام کفر رکھا ہے گناہ کبیرہ ہے صحیحین میں آیا ہے جسنے پکارا کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا عدو اللہ کہا تو یہ کہنا اوسی پر پھر آتا ہے دوسری روایت یہ ہے من رمی مومنا بکفر فھو کقتلہ **ف** یہ وعید بہت سخت ہے یعنے رجوع کفر کا قائل پر اور برابر ہونا اوسکا ساتھ قتل کے اگر یہ کہنا اسلیے ہے کہ اوسکو سبب اسلام کے موصوف بکفر کیا ہے اور مقتضی عداوت

خدا کا ٹھیرایا ہے تو کفر ہے اور اگر نری گالی دی ہے تو کبیرہ ہے بعض علما نے زمی مسلم بکفر کو کبائر مین شمار کیا ہے بعض متاخرین کے نزدیک سلبہ اللہ الایمان اور مثل اسکے کہنا کفر ہے ❊

کتاب الحدود

سفارش کرنا کسی حد مین حدود خدا سے گناہ کبیرہ ہے ابن عمر رض کہتے ہین حائل ہوئی جسکی شفاعت کسی حد مین حدود خدا سے اوسنے ضد باندھی اللہ سے رواہ ابو داؤد والطبرانی بسند جید دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے وہ ہمیشہ غضب خدا مین ہے یہانتک کہ باز رہے یہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے جنکو زواجر مین ذکر کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث باب سے اگرچہ کسی نے ذکر اسکا نہین کیا ہے کیونکہ ترک اقامت حد مین مفاسد عظیمہ ہین ❊

فصل

کسی مسلمان کی ہتک حرمت کرنا اور اوسکے عیبون کی جستجو کرنا لوگون مین اوسے ذلیل کرنیکو گناہ کبیرہ ہے ابن ماجہ نے بسند حسن ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہے جسنے ظاہر کیا عیب اپنے بھائی مسلمان کا ظاہر کریگا اللہ عیب اوسکا یہانتک کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکے گھر کے ترمذی کا لفظ ابن عمر سے یہ ہے مت ایذا دو مسلمانون کو جستجو نکرو اونکے عیبون کی جو کوئی تلاش کریگا عیب اپنے بھائی کا تلاش کریگا اللہ عیب اوسکے اور جسکے عیب اللہ نے تلاش کیے قریب ہے کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکی منزل کے ابن حبان کا لفظ یہ ہے لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروهم ولا تطلبوا عثراتهم الحدیث ابو داؤد کا لفظ معاویہ سے مرفوعًا یہ ہے تو اگر جستجو کریگا عیب لوگون کے تو توڑ اونکو بگاڑ دیگا یا قریب اسکے کر دیگا **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر احادیث باب ہے شافعیہ کہتے ہین زانی اور ہر مرتکب معصیت کو مستحب ہے کہ اپنے گناہ کو چھپا دے ظاہر نکرے کہ حد و تعزیر تک نوبت پہنچے بدلیل حدیث حاکم و بیہقی کے باسناد جید

من اتی شیئًا من هذه القاذورات فلیستتر بستر الله تعالی فان من ابدیٰ لنا صفحته
اقمنا علیه الحد۔ یہ بات حقوق خدا مین ہے بخلاف قتل یا قذف کے کہ اوسکا اقرار کرنا لازم ہے
تاکہ استیفار حق آدمی کیا جاے بخلاف تجارت بمعصیت کے جو بطور تفکہ و مجاہرت کے کیجاتی ہے
کہ یہ قطعًا حرام ہے بدلیل اخبار صحیحہ **ف** گواہ کو ستر کرنا درست ہے یعنے اگر ترک شہادت
مین مصلحت دیکھے تو گواہی نہ دے اور نہ دیکھے تو گواہی دے یہ ترک اوسدم مندوب ہے جبکہ
غیر پر حد واجب ہوتی ہو ورنہ اگر بین سے گواہی زنا کی دی ہے اور چوتھا توقف کریگا تو اوسکو
گواہی دینا لازم آوے گا ۔

فصل

اظہار زہد و صلاح ریاکارانہ مین اور انتہاک محارم کا گو صغائر ہون خلا مین گناہ کبیرہ ہے ثوبان
کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے مین جانتا ہون اون قومون کو اپنی امت مین سے جو آوینگے دن
قیامت کو اعمال لیکر برابر جبال تہامہ کے چمکتے ہوے لے اللہ اونکو ہبا منثور کردیگا ثوبان نے کہا
بیان فرمائیے وہ کون لوگ ہین فرمایا تمہارے بھائی تمہارے ہی گوشت پوست ہین رات کو
تمہاری طرح کام کرتے ہین لکن جب تنہا ہوتے ہین ساتھ محارم خدا کے تو ہتک کرتے ہین
رواہ ابن ماجۃ بسند رواتہ ثقات **ص**

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند		چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

بزار و بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ مہر پایۂ عرش سے لگاتی ہے سو جب کسی حرمت کا ہتک ہوتا ہے
یا معاصی عمل مین آتے ہین اور اللہ پر جرأت کیجاتی ہے تو اللہ اوس مہر کو بھیجکر اوس شخص
کے دل پر لگا دیتا ہے پھر وہ شخص بعد اوسکے کچھ نہین سمجھتا دوسرا لفظ بزار کا یہ ہے مین
پکڑے ہون تمہاری کمر کو اور کہتا ہون بچو تم جہنم سے اور بچو تم حدود سے جب مین مرجاؤنگا
تو تمکو چھوڑ جاؤنگا الحدیث شیخین کا لفظ یہ ہے اللہ غیرت دار ہے اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن

وہ کام کرے جو اللہ نے اوسپر حرام کیا ہے **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیا کیونکہ جسکی عادت یہ ہے کہ حسن ظاہر سے قبیح کو چھپاتا ہے تو اوسکا ضرر عظیم ہوتا ہے وہ مسلمانون کو گویا اغوا کرتا ہے خوف و تقوی کی رسی اوسکی گردن سے کھل گئی ؂

فصل

مداہنت کرنا اقامت مین کسی حد کی حدود سے کبیرہ ہے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ایک حد جو زمین پر قائم کیجاتی ہے بہتر ہے واسطے اہل ارض کے تیس دن پانی برسنے سے احمد و ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ باران چہل روز سے بھی بہتر ہے صحاح ستہ مین قصہ سفارش کرنے اسامہ بن زید کا شان مخزومیہ مین آیا ہے حضرت نے اسامہ سے کہا اتشفع فی حد من حدود اللہ پھر خطبہ پڑھا اور کہا تم سے پہلے کے لوگ اسی طرح ہلاک ہوئے کہ اونمین جب کوئی شریف چوری کرتا اوسکو چھوڑ دیتے جب کوئی وضیع چوراتا تو اوسپر حد قایم کرتے واللہ اگر فاطمہ چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھ بھی کاٹ ڈالون **ف** اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث اخیر سے ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیکھا سو جبکہ شفاعت کرنا حد مین کبیرہ ہے تو پھر اوس حاکم کا کیا حال ہوگا جو براہ مداہنت و تساہل کسی حد شرعی کو ترک کردیگا

فصل زنا گناہ کبیرہ ہے

اعاذنا اللہ منہ **قال تعالی** ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا **و قال تعالی** واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشھدوا علیھن اربعۃ منکم **الی قولہ** واللذان یاتیانھا منکم فاذوھما **و قال تعالی** ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الآیۃ پہلے زنا کو فقط فاحشہ و بدراہ کہا تھا پچھلے زنا کو مقت بھی فرمایا اسلئے کہ افحش واقبح ہے کیونکہ باپ کی جورو مثل ماں کے ہوتی ہے اور ماں سے نکاح کرنا کس

کی بیحیائی وقباحت ہے حتے کہ اہل جاہلیت بھی اوسکو اقبح معاصی جانتے تھے مراتب قبح کے تین
ہوتے ہین عقلی شرعی عادی فاحشۃ اشارہ ہے طرف نوع اول کے مقتًا طرف نوع ثانی کے
ساء سبیلًا طرف نوع ثالث کے سو جس کسی مین یہ سب قبائح جمع ہوئے وہ نہایت درجۂ قبح کو
پہنچ گیا مراد فاحشۃ سے اس جگہہ بالاجماع زنا ہے زنا مین چار گواہ اسلیئے رکھے ہین کہ مدعی پر
تغلیظ اور عباد پر ستر ہو یہی حکم توریت و انجیل مین بھی ہے حدیث مین آیا ہے جب مرد پاس
مرد کے گیا تو وہ دونون زانی ہین اور جب عورت پاس عورت کے گئی تو وہ دونون زانیہ ہین
ثیب مرجوم ہے اور بکر مجلود زنا مین چھہ باتین ہین دنیا مین رونق چہرہ کی جاتی رہتی ہے محتاجی
آتی ہے عمر کم ہوتی ہے آخرت مین اللہ کا غصہ اور سوء حساب اور عذاب نار ہے زن ہمسایہ سے
زنا کرنا اور بھی زیادہ بدتر ہے اس بارہ مین تغلیظ شدید آئی ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اللہ طرف
شیخ زانی اور عجوز زانیہ کے نظر نکریگا بزار کا لفظ باسناد جید یہ ہے کہ شیخ زانی جنت مین نہ جائیگا
شیخین کا لفظ یہ ہے زانی وقت زنا کے مومن نہین ہوتا ہے صحاح و سنن کا لفظ یہ ہے کہ
حلال نہین ہے خون کسی مسلمان کا مگر ثیب زانی کا الخ طبرانی کا لفظ یہ ہے زانیون کے منہ
آگ سے بھڑکتے ہونگے حضرت نے مرد و عورت زناۃ و زوانی کو تنور آگ مین برہنہ دیکھا تھا
یہ قصہ حدیث مین مفصل آیا ہے زنا کو ہمراہ شرک کے ذکر کیا ہے حدیث ابو موسی مین آیا ہے
مدمن خمر کو نہر غوطہ سے پانی پلائینگے پوچھا نہر غوطہ کیا ہے فرمایا ایک نہر ہے جو شرمگاہ زنان
مومسات سے جاری ہوگی اہل نار اوسکی بدبو سے ایذا پائینگے مومسات کہتے ہین کسبیون کو
خرائطی کا لفظ یہ ہے مقیم زنا پر مثل بت پرست کے ہے اسمین شک نہین کہ زنا نزدیک اللہ
پاک کے اشد و اعظم ہے شرب خمر سے بیہقی کا لفظ یہ ہے جب مین معراج مین گیا میرا گزر ایسے
مردون پر ہوا جنکی کھال آگ کی قینچیون سے کتری جاتی تھی مینے کہا یہ کون لوگ ہین جبرئیل علیہ السلام
نے کہا یہ وہ لوگ ہین جو زنا کرنیکے لیے بنتے ٹھنتے تھے پھر مین ایک کنوئین پر گزرا اوس سے
بہت بڑی بدبو آتی تھی وہان سخت آوازین سنین پوچھا یہ کون ہین کہا یہ وہ عورتین ہین جو

واسطے زنا کے آرایش کرتی نہین اور اونکے وہ فعل ہین جو اونکو حلال نہ تھے احمد کا لفظ یہ ہے جسمین یہ ہے میری امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جب تک کہ اونمین رواج زنا کا نہوگا جب رواج ہوگا تو قریب ہے کہ اللہ اون سب کو عذاب کرے ف اسکا کبیرہ ہونا مجمع علیہ ہے مطلق زنا قتل سے بڑھکر ہوتا ہے چہ جائیکہ زنا بزن ہمسایہ کے کہ وہ اقبح انواع فاحشہ ہے احیاء العلوم مین زنا کو لواطہ سے بھی اکبر کہا ہے کیونکہ زنا مین شہوت جانبین سے داعی ہوتی ہے اس وجہ سے زنا کثیر الوقوع عظیم الضرر ہوتا ہے انساب مین اختلاط پڑتا ہے اور لواطہ مین داعیہ شہوت کا جانبین سے نہین ہوتا ہے انتہی زنا ہرچند ساتھہ زن ہمسایہ کے اور ساتھہ ذات رحم اور اجنبیہ کے کبیرہ ہے لکن ماہ رمضان اور بلد حرم مین فاحشہ عظیمہ ہے اور اعظم زنا علی الاطلاق زنا ساتھہ محارم کے ہے حاکم کا لفظ مرفوع یہ ہے جو کوئی واقع ہو ذات محرم پر اوسکو قتل کرو زنا کے مراتب مین زنا ساتھہ اجنبیہ کے جسکا شوہر نہین ہے عظیم ہے اس سے اعظم تر وہ زنا ہے جو شوہر والی سے کیا جاتا ہے اوس سے بڑھکر وہ زنا ہے جو محرم کے ساتھہ ہوتا ہے زنا ثیب کا اقبح تر ہے زنای بکر سے بدلیل اختلاف حدود کے اور زنا شیخ کا بوجہ کمال عقل کے اقبح تر ہوتا ہے زنای شاب سے اور زنا آزاد و عالم کا اقبح تر ہے زنای قن و جاہل سے ؀

فصل

لواطہ کرنا اور بہیمہ کے پاس جانا اور عورت اجنبیہ کے دبر مین آنا گناہ کبیرہ ہے جابر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین بڑا ڈر مجکو اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہے رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حسن غریب والحاکم وصححہ طبرانی کا لفظ یہ ہے جب کثرت سے لوطیت ہوگی تو اللہ اپنا ہاتھہ خلق سے اوٹھالیگا پروا نکریگا کہ کس جنگل مین وہ ہلاک ہوئے دوسرا لفظ طبرانی کا بسند صحیح یہ ہے ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا سا کام کرے تین بار یونہی فرمایا ابن حبان وبیہقی کا لفظ یہ ہے لعنت کرے اللہ اوسپر جو عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا تین بار اسیطرح کما

دوسرا لفظ طبرانی وبیہقی کا یہ ہے چار آدمی ہین جو صبح وشام کرتے ہین اللہ کے غضب وسخط
مین اونمین ایک وہ ہے جو پاس بہیمہ کے آتا ہے اور پاس مردون کے جاتا ہے یعنی فاعل بہیمہ
اور لوطی ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ وبیہقی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے جسکو تم پاؤ کہ وہ عمل قوم
لوط کا کرتا ہے تو قتل کرو فاعل مفعول دونون کو ابوداؤد وغیرہ کا لفظ یہ ہے من اتی بہیمۃ
فاقتلوہ واقتلوھا معہ طبرانی کا لفظ یہ ہے تین آدمی ہین جنکی شہادت لا الہ الا اللہ قبول
نہین ہوتی ہے راکب مرکوب راکبہ مرکوبہ امام جائر ترمذی ونسائی وابن حبان کا لفظ یہ ہے
نظر نہین کرتا اللہ طرف اوس مرد کے جو آتا ہے پاس مرد یا عورت کے اوسکی دبر مین احمد و
بزار کا لفظ بسند صحیح یہ ہے کہ یہ لواطت صغریٰ ہے یعنی مرد کا پاس عورت کے اوسکی دبر مین جانا
ابویعلی کا لفظ باسناد جید یہ ہے تم شرماؤ اللہ جیان حق سے نہین شرم کرتا مت آؤ پاس عورتون
کے اونکی ادبار مین طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے نہی عن محاش النساء دارقطنی کا لفظ
یہ ہے لا یحل ماتاک فی حشوشھن طبرانی کا لفظ یہ ہے لعن اللہ الذین یاتون النساء
فی محاشھن دوسرا لفظ طبرانی کا بسند ثقات یہ ہے من اتی النساء فی اعجازھن فقد کفر
ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے لا ینظر اللہ الی رجل جامع امرأۃ فی دبرھا احمد کا لفظ یہ ہے
ملعون من اتی امرأۃ فی دبرھا اسکے سوا اور بہت حدیثین اس باب مین آئی ہین ؎

ف ان تینون کا کبائر ہونا مجمع علیہ ہے اللہ نے انکا نام فاحشہ وخبیثہ رکھا ہے
اگلی امتون پر جو عقوبت اس گناہ پر کی تھی اوسکا ذکر فرمایا ہے صحابہ کا اجماع ہے قتل
فاعل پر گو کیفیت قتل مین اختلاف ہے ابوہریرہ نے کہا ہے من اتی صبیا فقد کفر ؎
ابن عباس نے کہا ہے لوطی جب بغیر توبہ کے مرجاتا ہے تو قبر مین مسخ ہوکر سور ہو جاتا ہے
کہا ہے کہ لوطی تین طرح کے ہوتے ہین ایک فقط نظر باز ہین دوسرے مصافحہ کرتے ہین تیسرے
یہ کام کرتے ہین حسن بن ذکوان نے کہا ہے تو اولاد اغنیاء کے پاس مت بیٹھ اونکی صورتین
مثل کنواری لڑکیون کے ہین اونکا فتنہ عورتون کے فتنے سے سخت تر ہے بہت سے علما نے

مسخ لوطی

خلوت کو ساتھ امرد کے گہر دکان مین حرام کہا ہے ؛

فصل مساحقت کرنا عورتون کا گناہ کبیرہ ہے ؛

مساحقت یہ ہے کہ عورت عورت سے ویسا کام کرے جیسا کہ مرد مرد سے کرتا ہے اسکو بعض اہل علم نے ذکر کیا ہے بدلیل حدیث السحاق زنا النساء بینھن وبدلیل حدیث راکبہ ومرکوبہ ؛

فصل

وطی کرنا شریک کنیز کا کنیز مشترکہ سے یا زوج کا زوجہ مردہ سے یا وطی کرنا نکاح بین بلا ولی وشہود کے یا نکاح متعہ مین یا وطی کرنا مستاجرہ سے یا روکنا کسی عورت کا واسطے کسی مرد زانی کے یہ پانچون امر کبائر مین الیہ ذکر انکا نہین دیکہا ہے لکن یہ سب ظاہر ہین گو یہ بات ہو کہ اسکا نام زنا نرکہا جاوے اس وجہ سے کہ اسپر جلد و رجم نزدیک بعض ائمہ کے نہین ہے حاصل یہ ہے کہ جو شبہ مقتضی اباحت نہین ہے وہ مفید نہین ہوتا ہے مگر رفع حد کو نہ زوال اسم کبیرہ کو اسلئے کہ یہ امر معنی زنا کی حیثیت سے مثل زنا ہے اور مبر ترتیب فحش شنیع واختلاط انساب کی ہوتی ہے ابن عبد السلام نے کہا ہے جسنے کسی عورت کو ایسے شخص کے لئے روک رکہا ہے جو اوس سے زنا کریگا تو کچہ شک نہین ہے کہ اسکا مفسدہ اکل مال یتیم کے مفسدہ سے بہی اعظم ہے زنا باکراہ سے زنا مباح نہین ہوتا ہے لکن اس شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے ؛

فصل چوری کرنا گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ حدیث مین آیا ہے لایسرق السارق حین یسرق وھو مومن رواہ الستۃ دوسری حدیث مین آیا ہے لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ الحدیث **ف** سرقہ کا

کبیرہ ہونا متفق علیہ اہل علم ہے صریح مفاد آیت و حدیث ہے حلیمی نے کہا ہے سرقہ کبیرہ ہے
لینا مال کا راہ زنی سے فاحشہ ہے چورانا شئے نافہ کا صغیرہ ہے ناحق مال لینا لوگون کا کبیرہ ہے
باکراہ و قہر لینا فاحشہ ہے اسیطرح قمار سے مال لینا حرام ہے سارق و غاصب وغیرہم اکو بابت
اوس مال کے جو ناحق لیا ہے توبہ کرنا نفع نہین دیتا ہے ہان اگر مال ماخوذ پھیر دے تو توبہ
نافع ہوگی ÷

فصل

راہ زنی یعنے راہ کو خوفناک کرنا گو کسی کو قتل نکرے اور کسی کا مال نہ لے گناہ کبیرہ ہے
قال اللہ تعالی انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ ویسعون
فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیہم و ارجلہم من خلاف
او ینفوا من الارض ذلک لہم خزی فی الدنیا ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم
الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم اس آیت مین ذکر محاربہ کا ساتھہ اللہ و رسول
کے کیا ہے یہی حکم محاربہ کا ساتھہ جملہ مسلمین کے بھی ہے یہ آیت حق مین قطاع الطریق
کے اوتری ہے اونکی سزا جزا کو دارین مین مشتمل ہے تام ہے حق مین ہر راہ زن صحرا و شہر
کے اوزاعی و مالک ولیث و شافعی کا یہی قول ہے بلکہ شہر مین راہزنی کرنے کا گناہ بڑا کبیرہ
ہے اختلاف مکان سے یہ حد مختلف نہین ہوتی ہے جسطرح کہ سائر حدود کا حال یہی اسیطرح
ہے محمد و ابو حنیفہ کہتے ہین شہر کے راہزن قطاع نہین ہوتے ہین قول اول اعلی ہے ف
اسکو ایک جماعت نے کبیرہ کہا ہے لیکن بدون اوس غایت کے جو ترجمہ فصل مین مذکور ہے
مگر آیت نص ہے ترجمہ پر اسلیئے کہ اللہ پاک نے ہر نوع پر انواع سابقہ سے حکم لگایا ہے فقط
اخافت طریق کو مقرر رکہا ہے پہر معلوم ہوا کہ بعض علما نے تصریح کی اس بات کی کہ مجرد
قطع طریق و اخافت سبیل ارتکاب کبیرہ ہے پہر مال کا لینا یا زخمی و مقتول کرنا تو بالاولی

کبیرہ ٹھیرلیگا حالانکہ غالب قتلاع تارک نماز ہوتے ہین مال ماخوذ کو خمر وزنا وغیرہ ذلک مین خرچ کرتے ہین

فصل

پینا شراب کا مطلقاً اور دیگر مسکرات کا اگرچہ ایک ہی قطرہ کیون نہو اگر شافعی مذہب ہے اور عصر و اعتصار خمر کا اور مسکر کا اور لادنا لدوانا واسطے شرب وسقی کے اور بیع وشرا کرنا اور اوسکی قیمت کہانا اور واسطے پینے کے طلب کرنا اور خمر یا مسکر کا رکھ چھوڑنا یہ سب کبائر ہین یہ سب بارہ کبیرہ ہوئے خمر مین اور سارے مسکرات مین سوای خمر کے یہی کبائر جاری ہوتے ہین قال تعالیٰ قل فیهما اثم کبیر و منافع للناس واثمهما اکبر من نفعهما عمر نے کہا ہے خمر وہ ہے جو عقل کو چہپا وے اسی لئے حدیث شیخین واہل سنن مین آیا ہے ہر مسکر خمر ہے ہر مسکر حرام ہے احمد وابو یعلی کا لفظ یہ ہے الا فکل مسکر خمر وکل خمر حرام دوسری حدیث مین آیا ہے ما اسکر کثیرہ فقلیله حرام تیسرا لفظ یہ ہے ما اسکر الفرق منه فملؤ الکف منه حرام ابو داؤد کا لفظ یہ ہے منع کی ہے حضرت نے ہر مسکر ومفتر سے خطابی نے کہا ہے مفتر ہر وہ شراب ہے جو مورث فتور وخدر ہو اعضا مین سو یہ علت ساری انبذہ مین موجود ہوتی ہے وہ سب اسکے نطاق مین تحریم خمر مین چار آیتین آئی ہین مفاسد خمر کے بیشمار ہین **حکایت** ابن ابی الدنیا کہتے ہین مین گذرا ایک مست پر ہوا وہ اپنے ہاتھ پر پیشاب کر کے مثل وضو کے اپنے منہ ہاتھ کو اوس بول سے دہوتا تھا اور کہتا تھا الحمد لله الذی جعل الاسلام نورًا والماء طهورًا صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعًا آیا ہے لا یشرب الخمر حین یشرب وهو مؤمن ابو داؤد کا لفظ یہ ہے لعنت کرے الله خمر وشارب وساقی ومبتاع وبائع وعاصر ومعتصر وحامل ومحمول الیه خمر پر ابن ماجہ نے اکل ثمن اور زیادہ کیا ہو منذری کی روایت مین بسند ثقات دربارۂ خمر دس آدمی پر لعنت آئی ہے ایک اونمین مشتری ہے یعنی مبتاع ابو داؤد کا لفظ یہ ہے جو خمر بیچے اوسکو چاہیے کہ خنازیر کو بہی حلال کر لے یعنی حرمت واثم مین یہ دونون برابر ہین جیسے شراب پینا ویسے سؤر کہانا احمد کا لفظ

بسند صحیح و ابن حبان و حاکم کا لفظ باسناد صحیح یہ ہے کہ میرے پاس جبرئیل نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم بیشک اللہ نے لعنت کی ہے خمر پر اور عاصر و معتصر و شارب و حامل و محمول الیہ و
بائع و مبتاع و ساقی و مستقی پر دوسرا لفظ احمد و ابن ابی الدنیا کا یہ ہے رات کریگی ایک قوم اس امت
سے طعم و شرب و لہو لعب پر صبح کو مسخ ہو کر بندر سور ہو جاینگی الحدیث لقولہ اشاعۃ لاشراط الساعۃ
دین اس حدیث کا مصداق بقید سنہ و سال ذکر کیا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جو زنا کرتا ہے اور شراب
پیتا ہے تو دور کر لیتا ہے اللہ اوس سے ایمان کو جیسے انسان اپنا پیرہن سر سے اوتار لیتا ہے
[illegible] دختر [illegible] بیٹھے جیسے کہ وہ خمر پیتا ہوتا ہے ابن حبان کا لفظ
یہ ہے مدمن خمر جنت میں نہ جائیگا حاکم کا لفظ یہ ہے کہ نہر غوطہ سے پانی پلایا جائیگا وہ ایک نہر ہے
جو نہر [illegible] سے جاری اسکا عورتوں کے جاری ہوگی اہل نار اوسکی بد بو سے ایذا پائینگے احمد کا لفظ
بسند صحیح یہ ہے کہ مدمن خمر اگر مر جائیگا تو اللہ سے مانند بت پرست کے ملیگا صحابہ شرابی کو برابر
کیا ہے
مشرک کے رکھتے تھے حدیث ابو الدردا میں خمر کو مفتاح ہر شر فرمایا ہے رواہ ابن ماجہ عسا
زواجر میں احادیث ذم خمر کو جمع کیا ہے ف ان سب کا کبائر ہونا انہی احادیث باب سے
خاص خمر کا ایک قطرہ پینا بالاجماع کبیرہ ہے ساری مسکرات اس بارہ میں ملحق بخمر ہیں خمر کا نام
اکبر الکبائر ام الخبائث بھی آیا ہے ام الفواحش بھی فرمایا ہے **حکایت** فضیل بن عیاض
کہتے ہیں کہ میں نزدیک ایک اپنے شاگرد کے وقت احتضار کے گیا تھا اوسکو تلقین شہادت کرتا تھا
اوسکی زبان نہ کہلاتی تھی جب مکرر کہا تو اوسنے کہا میں اس کلمہ کو نہیں کہتا میں اوس سے بری ہوں
وہ مر گیا [illegible] باہر آئے بعد ایک مدت کے اوسکو خواب میں دیکھا کہ آگ میں گھسیٹا جاتا ہے
کہا اے مسکین تجھسے معرفت کس طرح چھین لیگئی کہا اے استاد میں بیمار تھا ایک طبیب نے مجھسے
کہا تھا ہر سال ایک پیالہ شراب کا پی لیا کر اگر تو ایسا نہ کریگا تو بیماری تیری باقی رہیگی میں ہر سال بطور
دوا کے ایک پیالہ پی لیا کرتا تھا انتہی سو جبکہ انجام شرب کا واسطے تداوی کے یہ ہوا تو حال شرابی
کا خدا جانے کیا ہوگا نسأل اللہ العافیۃ من کل بلاء ومحنۃ **حکایت** بعض

تابعین سے سبب توبہ کا پوچھا کہا مین نباش قبور تھا مینے قبور مین ایسے لوگ دیکھے جنکا منہ قبلہ سے
پھیرے رہتے تھے مینے اونکے گھر والون سے پوچھا اونھون نے کہا وہ لوگ دنیا مین شراب پیتے تھے بغیر توبہ
کے مر گئے **حکایت** بعض صلحا رسے کہا ہے کہ میرا بیٹا مر گیا مینے بعد ایک مدت کے اسکو
خواب مین دیکھا سر سفید ہو گیا تھا مینے کہا اے بیٹے مینے تجکو کم عمر کا دفن کیا تھا تو کس طرح بوڑھا
ہو گیا کہا ای باپ جب تو نے مجھکو دفن کیا تو میرے پہلو مین ایک شرابی مدفون ہوا اوسپر آگ نے
ایک ایسی چیخ ماری جس سے کوئی طفل نہ بچا کہ بوڑھا نہین ہو گیا **حکایت** ایک جوان نزدیک
عبد الملک بن مروان کے غمگین اور روتا ہوا آیا کہا ای امیر المومنین مینے ایک گناہ عظیم کیا ہے
میری توبہ قبول ہو سکتی ہے کہا تو نے کیا گناہ کیا ہے کہا بہت بڑا گناہ ہے کہا توبہ کر اللہ توبہ قبول
کرنے والا ہے اور سیئات کو معاف کر دیتا ہے کہا مین نباش قبور تھا عجائب امور مینے دیکھے پوچھا
کیا دیکھا کہا مینے ایک قبر کو کھودا مردہ کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا تھا مین ڈرکر باہر نکلا ایک شخص نے
قبر کے اندر سے مجھے پکار کر کہا تو نہین پوچھتا کہ اسکا منہ قبلہ سے کیون پھرا ہے مینے کہا اچھا بتا
کیون پھرا ہے کہا یہ نماز کا استخفاف کرتا تھا یہ اوسکی جزا ہے دوسری قبر کھودی اوسکا منہ سوئر
کا ہو گیا تھا وہ طوق زنجیرون مین گرفتار تھا مین ڈرکر بھاگا کسی نے مجھسے کہا تو اسکے عمل سے
سوال نہین کرتا مینے کہا اسکو کیون عذاب ہوا کہا یہ شرابخوار تھا بے توبہ مر گیا تیسری قبر کھودی
وہ زمین مین آگ کی میخون سے بندھا تھا زبان پشت کی طرف سے باہر نکلی تھی مین ڈرکر پھرا کہا
اسکا حال نہین پوچھتا ہے مینے کہا کیا حال تھا کہا پیشاب سے احتراز نہین کرتا تھا اور چغلخور تھا
چوتھی قبر کھودی وہ شعلۂ آگ مین پڑا ہوا تھا مین ڈرکر بھاگا کسینے کہا تو اسکا حال نہین دریافت
کرتا مینے کہا کیا حال ہے کہا یہ تارک نماز تھا پھر ایک پانچوین قبر کو کھودا دیکھا مد نظر تک کشادہ
ہے نور چمک رہا ہے مردہ ایک پلنگ پر آرام سے سو رہا ہے اچھے کپڑے پہنے ہوے ہے منور
ہو رہا ہے مجکو اوس سے ڈر لگا مینے نکلنا چاہا مجھسے کہا گیا تو اسکے حال سے سوال نہین کرتا کہ
یہ اکرام اسکا کس سبب سے ہوا مینے کہا کہو کہا یہ ایک جوان طالع تھا طاعت و عبادت مین

اس نے نشو و نما پایا عبد الملک بن یہ حال سنکر کہا ان فی ذلک لعبرۃ للعاصین وبشارۃ للمطیعین
جعلنا اللہ ممن اطاعہ فرضی عنہ بمنہ وکرمہ آمین +

فصل

حملہ کرنا معصوم پر بارادہ قتل یا اختلال یا انتہاک حرمت بشبہ یا بارادہ ترویع وتخویف کے گناہ کبیرہ ہے
مسلم مین ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملائکۃ تلعنہ
حتی ینتھی وان کان اخاہ لابیہ وامہ شیخین کا لفظ ابوبکر صدیق سے یہ ہے جب متوجہ
ہوتے ہین دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر تو قاتل ومقتول دونون آگ مین ہین دوسرا لفظ یہ ہے
دو مسلمانون مین جب ایک اپنے بھائی پر ہتھیار لیکر حملہ کرتا ہے تو وہ دونون کنارہ جہنم پر ہوتے
ہین پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کر ڈالا تو دونون جہنم مین جاتے ہین ابوداؤد کا لفظ بسند
صحیح یہ ہے حلال نہین ہے کسی مسلمان یا مومن کو کہ ڈراوے کسی مسلمان کو بزار وطبرانی وابن حبان
کا لفظ یہ ہے لا تروعوا المسلم فان روعۃ المسلم ظلم عظیم طبرانی وابو الشیخ کا لفظ یہ ہے
من نظر الی مومن او مسلم نظرۃ یخیفہ فیھا بغیر حق اخافہ اللہ یوم القیامۃ
ف ان سب کا کبائر ہونا صریح احادیث باب سے ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اسکا ذکر نہین دیکھا
لیکن ائمہ شافعیہ نے خون صائل علی الشئی کو انہین سے ہدر کیا ہے کبھی اوسکے خون کو واسطے
مصول علیہ کے مباح کہا ہے اور کبھی دفع کرنا صائل کا اوسپر واجب بتایا ہے دفع اخف فاخف
کرے جب بغیر مارے نہ بنے تو بقتل دفع کرے اس صورت مین خون اوسکا ہدر ہوگا مصول علیہ
پر قصاص نہ آویگا نہ دیت نہ کفارہ یہ اہدار صریح ہے فسق مین اسلئے کہ صیال جب ہدر دم ٹھیرا
تو فسق بالاولی ہوگا یہ جب تھا کہ احادیث نہ آتی اب تو اس بارہ مین احادیث بھی آچکی ہین
بلکہ حدیث مسلم نص ہے اس بارہ مین ایک شخص نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بتاؤ اگر کوئی آدمی میرا مال لینا چاہے تو مین کیا کرون فرمایا مت دے کہا اگر وہ مجھسے

ستاتا کرے کہا تو بھی اوس سے قتال کر کہا اگر وہ مجھے مار ڈالے فرمایا تو شہید ہے کہا اگر مین اوسکو
مار ڈالون فرمایا وہ آگ میں ہے نسائی کا لفظ یہ ہے فان قتلت ففی الجنة وان قتلت
ففی النار یہ بھی حدیث مین آیا ہے من قتل دون ماله فهو شهید ومن قتل
دون دمه فهو شهید ومن قتل دون دینه فهو شهید ومن قتل دون
اهله فهو شهید یعنی جو کوئی مارا گیا مال خون بی بی کے بچانے مین وہ شہید ہے بعض متاخرین
شافعیہ نے تصریح اسے ڈرانے کو کبیرہ گنا ہے ؛

فصل

جھانکنا کسی گھر مین روزن وغیرہ سے بغیر اوسکے اذن کے اوسکی حرم کو گناہ کبیرہ ہے صحیحین
مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے جسنے جھانکا گھر مین کسی قوم کے بغیر اونکے اذن کے تو حلال
ہے اونکو کہ اوسکی آنکھ مین پھوڑ ڈالین ابو داؤد کا لفظ یہ ہے کہ اگر آنکھ پھوڑ ڈالی ہے تو ہدر ہے
یعنی اوسکا قصاص نہین ہے نسائی کا لفظ یہ ہے فلا دیة ولا قصاص احمد کا لفظ بسند صحیح
یہ ہے جس آدمی نے پردہ اوٹھا کر اپنی نظر داخل کی قبل اذن کے اوسنے حد کا کام کیا اوسکو
حلال نہین کہ اب وہ آوے اور اگر کسینے اوسکی آنکھ پھوڑ ڈالی تو وہ رائگان گئی ہان اگر ایک
آدمی کا گزر دروازۂ خانہ پر ہوا اور وہ در بے پردہ تھا اوسنے اوس گھر کی عورت کو دیکھ لیا
تو یہ خطا اوسپر نہین ہے گھر والون کی خطا ہے صحیحین مین ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے حجرہ
مین جھانکا آپ سر مین کنگھی کر رہے تھے فرمایا اگر مین جانتا کہ تو دیکھتا ہے تو مین اس سے تیری
آنکھ کو زخمی کرتا استیذان اسی نظر کے لئے مقرر کیا گیا ہے ف اسکا کبیرہ گناہ صریح احادیث
باب سے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا نہین دیکھا کیونکہ ہدر چشم صریح دلیل ہے اس فعل
کے فسق ہونے پر گویا یہ فعل حد ہے اوسکے جرم کی اور حد امارات کبیرہ سے ہے ؛

فصل

سنا اوس بات کا جسپر لوگ مطلع ہونے کو مکروہ رکھتے ہین گناہ کبیرہ ہے بخاری مین ابن عباس
سے مرفوعًا آیا ہے من استمع الی حدیث قوم وھم لہ کارھون صب فی اذنیہ الآنک
یوم القیامۃ ف یہ حدیث صریح ہے کبیرہ ہونے مین اس کام کے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ
ذکر اوسکا نہین دیکھا کیونکہ کان مین گرم سیسہ ڈالنا وعید شدید ہے پہر معلوم ہوا کہ بعض نے اسکا
ذکر کیا ہے حدیث مین لا تجسسوا ولا تحسسوا آیا ہے معنی تجسس و تحسس کے طلب معرفت
اخبار ہے کسیسے کہا تجسس یہ ہے کہ اپنی ذات سے سنے تحسس یہ ہے کہ دوسرے سے پوچھے غرضکہ
انسان کو استراق سمع کرنا غماز وغیرہ سے ممنوع و مذموم ہے۔

فصل

ترک کرنا ختان مرد یا عورت کا بعد بلوغ کے گناہ کبیرہ ہے بعض نے اسکا ذکر کیا ہے کیونکہ اسمین
مفاسد ہین از انجملہ ایک ترک نماز ہے اسلیئے کہ غیر مختون کا استنجا بغیر غسل حشفہ کے صحیح نہین
ہوتا ہے اور غیر مختون مین اکثر استنجا بتساہل کرتے ہین تو انکی نماز صحیح نہین ہوتی گویا استنجا کبیرہ ہی
بات ہے ہان ترک ختان کا حق مین انثی کبیرہ کے بلا وجہ ہے بعض شراح منہاج نے کہا ہے کہ
ختان واجب ہے ترک کرنا اوسکا بلا عذر کبیرہ ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم حقیقین کرکے
سے ہے نہ انثی کے فقط ۔

کتاب الجہاد

ترک کرنا جہاد کا وقت تعین کے اس طرح پر کہ اہل حرب دار الاسلام مین گھس آئین یا کسی مسلمان
کو پکڑ لین اور اوسکا چھڑانا ممکن ہو اور ترک کرنا لوگون کا جہاد کو سرے سے اور ترک کرنا اہل اقلیم

کا تحصین سرحدات کو اسطرح پر کہ خوف استیلاء کفار کا ہو گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ**
ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة ابن عباس و جمہور و بخاری کا مذہب یہ ہے کہ مراد ترک
نفقہ ہے جہات جہاد مین یعنی تنگ کرنا اعدا پر مستولی ہو جاوین اور انکو ہلاک کر دین بعض نے
کہا ہے مراد اسراف ہے نفقہ مین بعض نے کہا مراد سفر الی الجہاد ہے بلا نفقہ بعض نے کہا مراد تنہا
جہاد کرنا ہے جس سے تعرض ہلاک ہو یا گھس پڑنا حرب مین بغیر حصول کسی نکایت عدو کے
یہ قاتل نفس ہو جاتا ہے بعض نے کہا احباط انفاق ہے جہاد مین ریا و سمعہ سے کسی نے کہا قنوط
ہے کہ گناہ کبیرہ کرے ناامید ہو جاوے خیال کرے کہ اب کوئی عمل نافع نہ ہوگا اسلیے معاصی مین منہمک
ہو جاوے یا انفاق خبیث کرے الی غیر ذلک طبری نے کہا یہ آیت عام ہے ان سب معانی
مین کیونکہ لفظ سب کو محتمل ہے ترمذی مین قصہ ابو ایوب کا مدینہ روم مین آیا ہے کہ انہون نے
کہا تہلکہ مراد اقامت ہے اموال اور انکی اصلاح پر اور ترک کرنا غزو کا ابو داؤد و ابن ماجہ
کا لفظ یہ ہے من لم یغز ولم یجهز غازیا او یخلف غازیا فی اهله بخیر اصابه الله
تعالی بقارعة قبل یوم القیامة ترمذی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے من لقی الله بغیر اثر
من جهاد لقی الله وفیه ثلمة طبرانی کا لفظ بسند حسن یہ ہے ما ترک قوم الجهاد
الا عمهم الله تعالی بالعذاب **فـــ** کبیرہ ہونا ان تینون کا ظاہر ہے اسلیے کہ یہ ایک
امر ہے ان امور مین سے فساد عائد علی الاسلام و علی اهل الاسلام حاصل ہوتا ہے جسکا تدارک
نہین ہو سکتا اسی پر وعید شدید آیت و احادیث محمول ہے فتامل ذلک فانی لم ار احدا من
نبّه ذلک مع ظهوره اه انتهی کلام الزواجر

فصل

ترک کرنا امر معروف نہی عن المنکر کا باوجود قدرت کے یعنی حصول امن کے نفس و مال پر و رحجان منفعت
قبول کی فعل سے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولیاء بعض

یامرون بالمعروف وینهون عن المنکر غزالی نے کہا ہے اِس آیت نے یہ بات سمجھائی کہ
ہجر سے ان دونون کے خروج زمرہ مومنین سے ہو جاتا ہے قرطبی نے کہا ہے یہ فرق رکھا ہے
اللہ نے درمیان مومنین ومنافقین کے ترک انکا تعاون ہے اثم پر اور اوس سے منع
کیا ہے حق مین بنی اسرائیل کے فرمایا ہے لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان
داؤد وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون کانوا لا یتناهون
عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون یہ نہایت درجہ کی تہدید وتشدید ہے مسلم مین حدیث
ابو مسعود بدری سے مرفوعا آیا ہے جو کوئی دیکھے تم مین کسی منکر کو تو چاہیے کہ تغییر کر دے اوسکو
اپنے ہاتھ سے اگر نہ کر سکے تو اپنی زبان سے اور یہ بھی نکر سکے تو دل سے یہ اضعف ایمان ہے
اسی کے لگ بھگ نسائی نے بھی روایت کیا ہے ابو داؤد وترمذی کا لفظ یہ ہے افضل جہاد
کلمۂ حق ہے نزدیک سلطان جائر کے ترمذی مین آیا ہے کہ جب بنی اسرائیل معاصی مین گرے
تو علما نے اونکو منع کیا جب اونہون نے نہ مانا تو اونکے ساتھ مجالس مین بیٹھنے لگے ہم نوالہ
ہم پیالہ ہو گئے اللہ نے بعض کے دل بعض پر مارے زبان داؤد وعیسی بن مریم پر اونکو لعنت
کی نسائی کا لفظ ابو بکر صدیق سے یہ ہے لوگ جب ظالم کو دیکھین اور اوسکا ہاتھ نہ پکڑین
تو قریب ہے کہ اللہ اون سب پر اپنا عقاب کرے دوسرا لفظ نسائی کا یہ ہے القوم اذا
راوا المنکر لم یغیروہ عمہم اللہ بعقاب زواجر مین اس باب کی احادیث کو جمع کیا ہے

ف ان تینون کا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے بوجہ وعیدات شدیدات زواجر مین جو
امر ونہی اور صور کبائر وصغائر کو بسط سے ذکر کیا ہے پھر کہا ہے کہ وجوب امر ونہی کا شامل
ہے ہر آزاد وقن وذکر وانثی کو لکن یہ وجوب علی الکفایہ ہے لقولہ تعالی ولتکن
منکم امۃ اگر فرض عین ہوتا تو ولتکونوا فرمایا جاتا ہان کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہی جبکہ
ایسی جگہہ ہو کہ سوا اسکے دوسرا اوسکو نہین جانتا ہے یا اوسکے غیر اسکا قدرت نہین رکھتا ہے

فصل

سلام کا جواب نہ دینا گناہ کبیرہ ہے جیسے کہ بعض نے ذکر کیا ہے اور بعض ائمہ نے صغیرہ بتایا ہے یہی متجہ ہے ہان اگر اس ترک مین اخافت وایذای شدید ہیت ور ہو تو اسکا کبیرہ ہونا کچھ دور نہین ہے

فصل

دوست رکھنا انسان کا اس بات کو کہ لوگ اوسکے لئے کھڑے ہو جائین تعظیماً و افتخاراً کبیرہ ہے ابوداؤد کا لفظ باسناد صحیح و ترمذی کا لفظ باسناد حسن معاویہ سے مرفوعاً یون ہے من احب ان یتمثل له الرجال قیاما فلیتبوء مقعده من النار دوسرا لفظ ابوداؤد و ابن ماجہ کا باسناد حسن ابوامامہ باہلی سے مرفوعاً یہ ہے لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضهم بعضا

ف اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث اول سے ہے شافعیہ کہتے ہین حرام ہے شخص اہل پر محبت قیام کی اپنے لئے بدلیل حدیث مذکور مراد تمثل سے یہ ہے کہ لوگ اوسکے سامنے مثل عادت جبابرہ کے کھڑے رہا کرین بیہقی نے اسطرف اشارہ کیا ہے بعض نے اونکے قول سے تعداد کبائر مین یہ اخذ کیا ہے کہ آدمی اسبات کو دوست رکھے کہ وہ تو بیٹھا رہے اور لوگ اوسکے سامنے کھڑے رہین یہی حال اوس قیام کا ہے جسکی محبت براہ تفاخر و تطاول علے الاقران کے ہووے ہان اگر یہ محبت براہ اکرام ہے نہ بروجہ مذکور تو تحریم اوسکی متجہ نہین ہے اسلئے کہ اس زمانہ مین یہ ایک شعار تحصیل مودت کا ہو گیا ہے ابن العماد نے اسپر تنبیہ کی ہے یہ کچھ منافی حدیث ثانی کے نہین ہے اسیلئے شافعیہ نے کہا ہے کہ قیام کرنا واسطے اہل علم و صلاح و شرف یا ولادت یا رحم یا ولایت منصوب یا معاقت یا نحو ہا کے مستحب ہے کیونکہ اونہون نے اس قیام کو مقید ساتھہ بر و احترام و اکرام کے کیا ہے نہ وہ قیام جو واسطے ریا و تفخیم کے ہوتا ہے حضرت نے جو قیام سے منع فرمائی ہے وہ یہی قیام ریا و فخامت ہے اسیلئے اس قیام مقید کو مندوب کہتے ہین نووی نے اس باب

مین ایک جزء تصنیف کیا ہے اوسمین منکر مذہب قیام پر انکار کیا ہے اور عینی نے کہا اس زمانہ مین
واجب معلوم ہوتا ہے واسطے دفع عداوت و تقاطع کے جسطرح کہ ابن عبد السلام نے بھی اسطرف
اشارہ کیا ہے اس بنیاد پر یہ قیام باب دفع مفاسد سے ہے انتہی کلام الزواجر شوکانی نے کہا
ہاین کہ قیام تعظیمی ناجائز ہے اور قیام محبت جائز جسطرح کہ حضرت واسطے فاطمہ علیہا السلام کے
اور فاطمہ واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام فرماتی تھین انتہی لکن عمل موافق ظاہر
حدیث باب کے اولی ہے کسی کے خوف سے باندیشہ ذلت اوسکی تعظیم کرنا درست ہے لکن جہان تک
ممکن ہو احتراز اس کبیرہ سے احوط ہے ؛

فصل

فرار کرنا زحف یعنے کافر یا کفار سے جو دو چند سے زیادہ نہین ہین گناہ کبیرہ ہے مگر واسطے تحرف کے
طرف قتال کے یا متحیز ہونیکی طرف اپنے گروہ کے قال اللہ تعالی ومن یولهم یومئذ
دبره الا متحرفا لقتال او متحيزا الى فئة فقد باء بغضب من الله وماواه جهنم
وبئس المصير حدیث صحیحین مین ابو ہریرہ سے مرفوعا منجملہ سبع موبقات کے ایک فرار زحف سے
بھی آیا ہے روایت احمد و نسائی مین فرار یوم الزحف کو ہمراہ شرک باللہ و قتل نفس مسلمہ کے کبائر مین
گنا ہے اسکا کبیرہ ہونا احادیث متعددہ مین بصراحت تمام آیا ہے جس کسی حدیث مین کبائر کو
سات یا نو عدد کہا ہے وہان اسکا ذکر بھی موجود ہے **ف** علمانے اسکے کبیرہ ہونیکی تصریح
کی ہے شافعی نے کہا ہے مسلمان جب غزا کرین اور اعدا کو آپسے دو چند دیکھین تو اونپر گریز کرنا حرام
ہے مگر لڑتے یا اپنی گروہ سے پناہ پکڑنے کو ہان اگر مشرکین انکے دو چند عدد سے بھی زیادہ ہون تو
پھیر نا مضائقہ نہین رکھتا یہی مذہب ابن عباس کا بھی ہے ؛

فصل بھاگنا طاعون سے گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت
فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم اللہ پاک کی عادت ہے کہ بعد بیان احکام کے ذکر قصص
کا واسطے عتبار سامع کے فرمایا کرتا ہے مفسرین نے کہا ہے کہ یہ ایک قریہ تھا قریب واسط کے
وہان طاعون آیا ہا تمام اہل قریہ نکل بھاگے ایک گروہ باقی رہگیا وہ تھوڑے سے بیمار لوگ تھے جب
طاعون جاتا رہا بھگوڑے صحیح سلامت پھر آئے بیمارون نے کہا ہمسے تو یہی زیادہ ہوشیار
نکلے کاش ہم بھی ایساہی کرتے تو نجات پاتے اب اگر کبھی پھر طاعون آیا تو ہم بھی ایسی زمین کی
طرف نکل جاوینگے جہان وبا نہوگی اتفاقاً سال آیندہ مین پھر طاعون پڑا سارے اہل قریہ نکل گئے
وہ کچھ اوپر تیس ہزار یا ستر ہزار یا تین ہزار تھے واحدی نے کہا کسی نے تین ہزار سے کم اور
ستر ہزار سے زیادہ نہین بتائے اُن لفظ یہ چاہتا ہے کہ وہ دس ہزار سے زیادہ ہون اسلیئے
کہ دس اور دس سے کم کو اُلوف نہین بولتے ہین مگر نادرًا غرضکہ وہ ایک وادی خوش ہوا مین
جاکر اوترے اور خیال کیا کہ ہم بچگئے ایک فرشتہ نے اسفل وادی سے اور دوسرے نے اعلائے
وادی سے پکارا کہ مرجاؤ سب مرکر رہگئے بدن اونکے گل سڑ گئے خرقیل علیہ السلام ثالث خلفاء
بنی اسرائیل کا بعد موسی علیہ السلام کے اوپر گزرہوا بڑے خلیفہ اونکے یوشع تھے پھر کالب پھر
خرقیل اسلیئے کہ یہ خلیفہ کالب کے تھے انکو ابن العجوز کہتے تھے اسلیئے کہ انکی ماں نے بڑی عمر مین
اللہ سے بیٹا مانگا تھا حسن ومقاتل کہتے ہین وہ ذوالکفل تھے بہرحال جب گزر خرقیل کا ہوا تو وہ
اون موتی پر متفکرانہ متعجبانہ کھڑے ہوگئے اللہ نے وحی کی کہ تو کوئی نشانی دیکھنا چاہتا ہے کہا
ہان فرمایا پکار اے ہڈیو اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ تم جمع ہوجاؤ وہ اوڑکر بعض بعض سے ملگئین یہانتک
کہ سب پوری ہوگئین پھر اللہ نے وحی کی کہ اب یون پکار اے ہڈیو اللہ تمکو حکم دیتا ہے کہ تم گوشت
وخون پہن لو پھر تیسرے بار پکا کہ کھڑے ہوجاؤ وہ سب زندہ ہوکر سبحانک ربنا وحدک

لا الہ الا انت کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے پھر اپنی قوم کی طرف پھر آئے اونپر امامات موت کے اونکے
چہرون اور بدنون پر ظاہر تھے یہانتک کہ اپنی اجل پہنچکر مرے حدیث عبد الرحمن بن عوف مین آیا ہے
کہ جب تم کسی زمین مین وبا کو سنو تو وہان نجاؤ اور جس زمین مین ہو وہان سے مت بھاگو **ف**
طاعون کہتے ہین وبا کو قالہ الجوہری لکن صحیح یہ ہے کہ وبا نام ہے مرگ عام کا اور طاعون کہتے ہین
چھوٹی چھوٹی پھڑیون کو جو بدن مین نکلتی ہین اور بغل مین ہو جاتی ہین حدیث عائشہ مین مرفوعًا
آیا ہے کہ طاعون غدہ ہے مثل غدہ شتر کے جو مراق و آباط مین ہوتا ہے احمد کا لفظ بسند حسن
جابر سے مرفوعًا یہ ہے کہ بھاگنے والا طاعون سے مثل فار کے زحف سے ہے اور جو اوسمین صبر کرے
اوسکو اجر برابر شہید کے ہے رواہ البزار والطبرانی والترمذی وحسنہ وابن حبان
ایضًا **ف** اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے آیت و حدیث دونون سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ مشابہ فرار عن الزحف
کے ہے گو تشبیہ مقتضی تساوی کلی کے نہو بخاری مین وبا کو رجز و عذاب فرمایا ہے بعض امم
کا بقیہ بتایا ہے ❊

فصل

غلول یعنے خیانت کرنا غنیمت مین سے اور چھپانا اوسکا گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی**
ومن یغلل یأت بما غل یوم القیامۃ بخاری مین ابن عمرو سے آیا ہے کہ حضرت کے سامان
غنیمت پر ایک آدمی تھا کرکرہ نام بکسر ہر دو کاف یا بفتح ہر دو وہ مر گیا حضرت نے فرمایا وہ
نار مین ہے لوگون نے جاکر دیکھا اوسنے ایک عبا کو خیانت کیا تھا غرضکہ ناری ہونا غال کا بہت
حدیثون مین آیا ہے **ف** علمانے اس کبیرہ کی تصریح کی ہے یہ خیانت کچھ مخصوص بہ غنیمت
نہین ہے سارے اموال مشترکہ بین المسلمین اور بیت المال اور زکوۃ وغیرہا کا بھی حکم یہی ہے
اور یہ ظاہر ہے طبرانی کی حدیث مین منجملہ کبائر کے غلول کو بھی شمار کیا ہے ❊

باب الامان

قتل کرنا یا عہد توڑنا یا ظلم کرنا اہل امان یا ذمہ یا عہد والے پر گناہ کبیرہ ہے **قال تعالی**
اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا **وقال تعالی** اوفوا بالعقود مراد عقود
سے عہود ہین آسمین وہ عہد و امان بھی داخل ہے جو درمیان ہمارے اور مشرکین کے ہوا ہے کما قالہ
بعض ائمۃ التفسیر صحیحین مین آیا ہے کہ چار خصلتین نفاق کی ہین جسمین ہونگی وہ منافق
خالص ہے اونمین ایک عہد شکنی ہے حدیث مسلم مین عہد شکن پر لعنت آئی ہے اللہ و ملائکہ و
سارے لوگونکی یہ بھی فرمایا ہے کہ نہ اوسکا فرض مقبول ہے نہ نفل احمد و بزار و طبرانی کا لفظ انس سے
مرفوعا یہ ہے لا دین لمن لا عہد لہ یعنی بے عہد بے دین ہوتا ہے ابوداؤد و نسائی و ابن حبان
کا لفظ یہ ہے جسنے قتل کیا کسی معاہد کو ناحق وہ جنت کی بو تک نہ پائیگا الحدیث **ف** ان تینون کا
کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے اور یہ ظاہر ہے بعض نے اسکی تصریح بھی کی ہے فقط

فصل دلالت کرنا عیب مسلمین پر گناہ کبیرہ ہے

دلیل اسکی حدیث صحیح حاطب بن بلتعہ ہے کہ اونہون نے اہل مکہ کو حال روانگی حضرت کا لکھ بھیجا
تھا اور سیدنا عمر نے کہا مجکو حکم دو تو مین اسکی گردن مارون لیکن حضرت نے بسبب اہل بدر ہونے کے
منع فرمادیا **ف** اس دلالت پر اگر دین اسلام یا اہل اسلام یا قتل یا قید یا نہب مرتب ہو تو
پھر وہ اعظم کبائر و اقبح معاصی ٹھیرگی کیونکہ سعی ہے زمین مین ساتھہ فساد کے اور اہلاک حرث
و نسل ہے جسکا انجام جہنم و بئس المہاد ہے +

باب مسابقت و مناضلت کا

گھوڑا پالنا واسطے تکبر کے یا واسطے گھوڑ دوڑ کے بطور رہان یا مقامرت اور تیر اندازی کرنا او

ترک کرنا تیر اندازی کا بعد تعلم کے بے رغبتی سے اس طرح پر کہ موڈی بطرف غلبہ عدو اور استہتا اہل اسلام ہو گناہ کبیرہ ہے صحیحین میں آیا ہے گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وزر یعنے گناہ فرمایا منذر وہ ہے جسکو واسطے ریا و فخر دشوار یعنی عداوت اہل اسلام کے پالا ہے ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے وزر وہ گھوڑا ہے جسکو واسطے اشر و بطر و بذخ کے باندہا ہے یعنی کبر کے لئے تاکہ ضعفاء مسلمین پر تعاظم و استعلا کرے طبرانی کا لفظ یہ ہے گھوڑے تین طرح پر ہین ایک گھوڑا رحمن کا دوسرا انسان کا تیسرا شیطان کا شیطان کا وہ ہے جسکو واسطے رہان و مقامرت کے پالا ہے مسلم کا لفظ یہ ہے جسنے سیکھی تیراندازی پہر ترک کر دیا اوسکو وہ ہم مین سے نہین ہے یا وہ عاصی ہے **ف** ان تینون کا کبیرہ گناہ ظاہر حدیث و قیاس ہے ؛

كتاب الايمان

یمین غموس یعین کاذبہ کو غموس منوا اور بہت کثرت سے قسم کہانا گو سچی قسم ہو گناہ کبیرہ ہے

قال تعالى ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا قليلا اولئك لا خلاق لهم في الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم شیخین کا لفظ ابن مسعود سے مرفوعاً یہ ہے جسنے حلف کیا مال پر کسی مرد مسلمان کے ناحق وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا حدیث ابوداؤد مین ایسے حالف کو اجذم فرمایا ہے یہ لفظ حدیث ابن ماجہ مین بہی آیا ہے بخاری مین یمین غموس کو منجملہ کبائر کے شمار کیا ہے یمین غموس یہ ہے کہ کسی مسلمان کا مال جہوٹی قسم کہاکر مار لیوے ابن حبان مین اوسکو منجملہ اکبر کبائر کے گنا ہے گو برابر ایک پر پشہ کے حلف کیون نکرے وہ ایک داغ ہوگا اوسکے دل مین دن قیامت کو طبرانی کا لفظ یہ ہے کہ اکبر کبائر شرک باللہ اور یمین غموس ہے بیہقی کا لفظ یہ ہے کہ یمین فاجرہ گہرون کو ویران کر دیتی ہے اس باب مین بہت احادیث آئی ہین جنکو زواجر مین ذکر کیا ہے **ف** انکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب سے ہے ؛

فصل

حلف کرنا ساتھ امانت یا صنم کے یا یون کہنا کہ اگر یون کرون تو کافر ہون یا اسلام سے بری ہون یا قسم کھانا کسی نبی کی گناہ کبیرہ ہے بعض نے ان تینون کی طرف اشارہ کیا ہے اور حلف بغیر اللہ کے مثال مین حلف بہ نبی وکعبہ وملائکہ وسماء وآباء وحیات وامانت وروح وراس وحیات سلطان ونعمت سلطان وتربت فلان کو ذکر کرکے سوق ادلہ کیا ہے احادیث نہی و وعید کو لکھا ہے جیسے ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم حدیث لا تحلفوا بالطواغی وحدیث من حلف بالامانۃ فلیس منا وحدیث من حلف بغیر اللہ فقد اشرک حاکم کا لفظ یہ ہے من حلف فقال انی بریٔ من الاسلام فان کان کاذبا فہو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما دوسرا لفظ یہ ہے من حلف علی یمین فہو کما حلف ان قال ہو یہودی فہو یہودی وان قال ہو نصرانی فہو نصرانی الحدیث اس باب مین احادیث متعددہ آئی ہین ÷

فصل

جھوٹی قسم کھانا ملت غیر اسلام کی گناہ کبیرہ ہے جسطرح بعض جاہلہ کہتے ہین کہ اگر یون کرون تو یہودی یا نصرانی ہوجاؤن ÷

فصل وفا نہ کرنا نذر کا گناہ کبیرہ ہے

خواہ نذر قربت ہو یا نذر لجاج اسکا کبیرہ گناہ ظاہر ہے کیونکہ باز رہنا ہے اداء حق لازم علی الفور سے جیسے کوئی شخص اداء زکوٰۃ سے باز رہے ÷

فصل

تولیت قضا کی اور تولی و سوال اوسکا باوجود علم خیانت نفس یا جور کے اور حکم کرنا جہل و جور سے گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون دوسری آیت مین ظالمون تیسری آیت مین فاسقون فرمایا ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جو والی ہوا قضا کا یا قاضی کیا گیا درمیان لوگون کے وہ بے چہری ذبح ہوا رواہ ابی داؤد والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ والحاکم دوسرا لفظ ابوداؤد و ترمذی کا یہ ہے قاضی تین ہین ایک جنت مین دو آگ مین جسنے حق پہچانکر حکم دیا وہ جنت مین ہے اور جسنے حق پہچان کر جور کیا وہ نار مین ہے اور جسنے جاہلانہ حکم دیا وہ بھی نار مین ہے حدیث ابویعلی وابن حبان مین مرفوعاً آیا ہے من کان قاضیا فقضی بجھل کان من اھل النار اس باب مین حدیثین بکثرت آئی ہین زواجر مین سب کو جمع کر دیا ہے **ف** ان پانچون کا کبیرہ ہونا صریح احادیث صحیحہ باب سے ہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے قاضی کو چاہیے ایکدن قضا مین رہے اور ایک دن لوگون مین اپنی جان پر محمد بن واسع نے کہا ہے سب سے پہلے واسطے حساب کے بھی قضاۃ بلائے جاوینگے مکحول نے کہا ہے اگر مجکو اختیار دیا جاوے درمیان قضا اور گردن مارنیکے تو مین ضرب عنق اختیار کرون نہ قضا مالک بن منذر نے محمد بن واسع کو قضاء بصرہ پر مقرر کرنا چاہا تھا اونہون نے نہ مانا پھر کہا تم بیٹھو نہین تو مین تمکو بیٹھو نگا اونہون نے کہا تم بادشاہ ہو جو چاہو کرو دنیا کا ذلیل آخرت کے ذلیل سے بہتر ہے زواجر مین کہا ہے والحاصل ان ھذا المنصب اخطر المناصب اقطع آمال والمثالب قد افردت قضاۃ السوء بتالیف مستقل سمیتہ جم الغضا لمن تولی القضا وذکرت فیہ من احوالھم القطیعۃ واعمالھم الشنیعۃ ماتمجہ الاسماع وتستنکرہ الطباع لما ان الجرأۃ علی فعلہ توجب القطع والیقین بانھم لیسوا من المتقین بل ولا من المسلمین نسأل اللہ العافیۃ انتھی اس بارہ مین ایک رسالہ میرا بھی ہے

ظفر اللاضی بما یجب فی القضا للقاضی مشتمل احکام قضا و قضاۃ پر وہ بھی لایق ملاحظہ اہل علم و دستغاثہ اہل دین کے ہے ✣

فصل

اعانت و مساعدت کرنا کسی باطل کی گناہ کبیرہ ہے حاکم نے ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے جسنے اعانت کی کسی خصومت پر ناحق وہ اللہ کے غصے و خفگی مین ہے جب تک کہ باز نہ آوے ابوداؤد کا لفظ یہ ہے فقد باؤ بغضب من اللہ ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے اعانت کی اپنی قوم کی ناحق پر وہ مثل اونٹ کے ہے جو کنوئین مین گر پڑا ہے وہ اوسمین اپنی دم مارا ہی یعنی نکلنا چاہتا ہے مگر نکل نہین سکتا دوسرا لفظ طبرانی کا یہ ہے جو آدمی غصہ ناک ہو اکسی مسلمان پر خصومت مین بکا علم اوسکو نہین ہو وہ اللہ کے حق کا سامنا ہوا اور اوسنے اللہ کے سخط پر حرص کی اوسپر لعنت ہے اللہ کی پہا پے قیامت تک اصبہانی و طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے اعانت کی کسی ظالم کی تاکہ دباوے کسی حق کو وہ بری ہوا اللہ و رسول کے ذمہ سے اور جو شخص چلا ساتھ کسی ظالم کے اوسکی مدد کو اور وہ جانتا ہے کہ وہ شخص ظالم ہے تو نکل گیا اسلام سے **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اوسکو نہین دیکھا ✣

فصل

راضی کرنا قاضی وغیرہ کا ساتھ سخط خدا کے گناہ کبیرہ ہے ابن حبان مین عائشہ سے مرفوعًا آیا ہے جسنے تلاش کیا لوگونکی رضامندی کو ساتھ سخط اللہ کی سخط سے اللہ اوسپر غصہ کریگا اور ناراض کر دیگا اوسکو جسے اسنے راضی رکھا ہے حاکم کا لفظ یہ ہے جسنے راضی کیا بادشاہ کو جس سے اللہ خفا ہے وہ نکل گیا دین سے اللہ کے. اس باب مین اور حدیثین بھی آئی ہین **ف** اسکا کبیرہ ہونا صریح احادیث باب ہے اور یہ ظاہر ہے اگرچہ اسکو نہین دیکھا

فصل

لینا رشوت کا اگرچہ حق سے ہو اور دینا رشوت کا باطل سے اور سعی کرنا درمیان راشی و مرتشی کے اور لینا مال کا تولیت حکم پر اور دینا مال کا باوجود عدم تعین قضا کے اس شخص پر حالانکہ بذل مال اسکو لازم نہیں ہے گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بہا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون مفسرین نے کہا ہے کہ مراد کھانا خاص اکل نہیں ہے ذکر اکل کا اسلیے ہے کہ مقصود اعظم تحصیل اموال سے یہی اکل ہوتا ہے لہٰذا باطل شامل ہے سارے وجوہ منہی عنہا کو شرعاً جیسے مسکر و موذی و مغصوب و مسروق و صرف فی المعصیۃ وغیرہ اور ادلا سے مراد دفع رشوت ہے طرف حکام کے بعض مفسرین نے کہا ہے یہ اقرب الی الآیۃ ہے یعنی حکام کو مال رشوت دیکر اپنے موافق حکم کرا کر غیر کا حق کھا جاؤ ابن عمر کہتے ہیں لعنت کی ہے حضرت نے راشی و مرتشی پر رواہ ابو داؤد والترمذی وقال حسن صحیح ابن ماجہ و ابن حبان کا لفظ یہ ہے لعنۃ اللہ علی الراشی والمرتشی وصححہ الحاکم طبرانی کا لفظ بسند ثقات یہ ہے الراشی والمرتشی فی النار احمد کا لفظ یہ ہی نہیں ہے کوئی قوم کہ ظاہر ہو اس میں رشوت لیکن پکڑی جو جاتی ہے رعب میں ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے لعن رسول اللہ صلعم الراشی والمرتشی فی الحکم رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے والرائش الذی یسعی بینہما احمد و بزار و طبرانی کا لفظ ثوبان سے یہ ہے لعنت کی ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے راشی و مرتشی و رائش پر جو دوڑتا ہے درمیان میں دونوں کے طبرانی کا لفظ باسناد صحیح یہ ہے ابن مسعود نے کہا رشوت لینا حکم میں کفر ہے اور یہ رشوت درمیان لوگوں کے سحت ہے

ف اسکا کبیرہ گناہ صریح آیت و احادیث باب سے ہے جلال بلقینی نے کہا ہے لینا رشوت کا احکام پر خواہ حکم باطل کرے یا حکم حق یکسان ہے انتہی جو قاضی قضا پر رشوت لے اسکی قضا مردود ہے

فصل ہدیہ لینا سفارش پر گناہ کبیرہ ہے

ابوداؤد کا لفظ یہ ہے جسنے کسی کی سفارش کی اور اوسنے اسکو ہدیہ بھیجا اور اسنے لے لیا تو یہ ایک
بڑے دروازے پر ابواب کبائر سے آیا اسکو ابن مسعود نے سحت کہا ہے اور قرطبی نے مالک سے
نقل کیا ہے **ف** بعض ائمہ نے اسکی تصریح کی ہے لکن صاحب زواجر کہتے ہیں کہ یہ بات
ہمارے قواعد پر ٹھیک نہیں ہے کیونکہ ہمارے یہاں اگر محبوس نے کسیکو کچھ دیا کہ وہ اوسکے
رہائی میں گفتگو کرے تو یہ جعالہ جائز ہے اسلئے متجہ یہ ہے کہ یہ قبول کرنا ہدیہ کا جب کبیرہ ہوگا
کہ بمقابلہ سفارش محرم کے ہو فقط ؁

فصل

خصومت باطل یا بغیر علم مثل وکلاء قاضی کے اور طلب حق باظہار لدد و کذب واسطے ایذار خصم
و تسلط کے خصم پر اور خصومت براہ عناد محض بقصد قہر خصم و کسر خصم اور مراء و جدال مذموم گناہ
کبیرہ ہے **قال تعالی** ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیاۃ الدنیا ویشہد اللہ علی
ما فی قلبہ وہو الد الخصام واذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیہا ویہلک الحرث
والنسل واللہ لا یحب الفساد واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم
ولبئس المہاد ابن عباس نے مرفوعًا کہا ہے کفی بک اثما ان لا تزال مخاصما یعنے تجکو اتنی ہی
معصیت کافی ہے کہ تو رات دن جھگڑتا ہے رواہ الترمذی وقال غریب بخاری کا لفظ یہ ہے
ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم بڑا دشمن لوگوں میں خدا کو وہ شخص ہے جو بڑا جھگڑالو ہو
ہے ایک حدیث میں یوں آیا ہے من جادل فی خصومۃ بغیر علم لم یزل فی سخط اللہ حتی
ینزع **ف** اسکا کبیرہ گناہ صریح حدیث بخاری سے ہے اور یہ ظاہر ہے بعض علما نے فجور کو مخاصمت
میں کبیرہ گناہ ہے اور مراء و جدال کو کبیرہ ٹھیرایا ہے نووی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ

مارأيت شيئاً اذهب للدين ولا انقص للمروءة ولا اضيع للذة ولا اشغل للقلب من الخصومة مذموم وہ خصومت ہے جو باطلاً یا بغیر علم ہو جسطرح وکیل قاضی کہ بدون دریافت اس امر کے کہ حق کسکے جانب ہے وکالت کرنیکو طیار ہو جاتا ہے بلکہ جو طالب حق ہے وہ بھی داخل ذم ہوتا ہے اگر قدر حاجت پر اقتصار نکرے اور اظہار لدد وکذب بغرض ایذا یا تسلط علے الخصم کی کرے اسی طرح وہ مخاصم جسکو حامل خصومت پر محض عناد بغرض قہر وکسر خصم ہے یا وہ شخص جو خصومت مین کلمات موذیہ کا خلط بلا ضرورت کے کرتا ہے اس طرح کی خصومت مذموم ہوتی ہے بخلاف اوس خصومت کے جو بطریق شرع بنصرت اپنی حجت کے بغیر لدد و اسراف و زیادت لجاج بغیر قصد عناد و ایذا کے کرتا ہے کہ یہ کچہ مذموم و حرام نہین ہے لیکن جب تک ممکن ہو اسکا ترک کرنا بھی اولی ہے کیونکہ ضبط کرنا زبان کا خصومت مین حد اعتدال پر بہت مشکل ہوتا ہے غزالی نے کہا ہے مراد کہتے ہین کسی کی بات مین طعن کرنیکو واسطے اظہار خلل کے اوس کلام مین بغیر کسی غرض کے سوا تحقیر قائل اور اظہار مرتبہ اپنے کے اور سپر جدال وہ ہے جسکا تعلق اظہار و تقریر مذاہب سے ہو اور خصومت کہتے ہین لجاج کرنیکو کلام مین نووی نے کہا جدال کبھی حق سے ہوتا ہے تاکہ اظہار و تقریر حق پر موقوف حاصل ہو اور کبھی باطل سے ہوتا ہے کہ مدافعت حق کرے یا بغیر علم کے جھگڑے

قال تعالى ولا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتي هي احسن وقال تعالے وجادلهم بالتي هي احسن وقال تعالى ما يجادل في آيات الله الا الذين كفروا

جو نصوص مدح و ذم جدال وغیرہ مین آئے ہین وہ اسی پر محمول ہین صاحب عمدہ نے کثرت خصومات کو اگرچہ یہ شخص محق ہو منجملہ صغائر کے شمار کیا ہے

باب قسمت کا

جور کرنا قاسم کا قسمت مین اور مقوم کا تقویم مین گناہ کبیرہ ہے بحدیث ابو سعید خدری ہین مرفوعاً آیا ہے ان هذا الامر في قريش ما اذا استرحموا رحموا واذا حكموا عدلوا واذا قسموا

اقسطوا ومن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین رواہ الطبرانی بسند
صحیح ف دیکہا نہین کہ کسینے اسکو کبیرہ گناہ ولکن اسکا کبیرہ ہونا صریح حدیث باب ہے اور دوسرا
امر قیاس کیا گیا ہے پہلے امر پر اسلئے کہ جبر قسمت مین شامل ہے جور کو انصاف وقسمت بین +

کتاب الشہادات

جہوٹی گواہی دینا اور اوسکا قبول کرنا گناہ کبیرہ ہے حدیث ابی بکرہ مین قول زور وشہادت زور کو
سمجھا ایک کبائر کے گناہ ہے رواہ الشیخان بخاری مین یمین غموس کو کبائر مین ذکر کیا ہے صحیحین مین
قول زور وشہادت زور کو اکبر کبائر ٹہیرایا ہے ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ کا لفظ یہ ہے کہ تین بار
فرمایا عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ یعنی جہوٹی گواہی برابر شرک کے ہے پہر یہ آیت پڑہی
فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ ابن ماجہ وحاکم
کا لفظ صحیح یہ ہے لن تزول قدما شاہد الزور حتی یوجب اللہ لہ النار طبرانی کا لفظ یہ ہے
لا یفارق قدماہ الارض حتی یقذف بہ فی النار دوسرا لفظ یہ ہے جیسے پوشیدہ رکہا گواہی کو
وقت طلب کے وہ مثل شاہد زور کے ہے ف ان دونون کا کبیرہ ہونا صریح حدیث باب ہے
شہادت زور یہ ہے کہ بلا تحقق کے شاہد ہوجاوے ابن عبد السلام کہتے ہین تکبیر اسکی مال خطیر مین
ظاہر ہے اور اگر مال قلیل بین ہو جیسے ایک منقی یا ایک دانہ کہجور کا تو مشکل ہے لکن اوسکو بہی کبیرہ
ٹہیرانا جائز ہوسکتا ہے جسطرح کہ ایک قطرہ خمر کا پینا کبیرہ ہے اگرچہ مفسدہ متحقق نہو غرض کہ حکم شہادت
زور کا قلیل کثیر مین یکسان ہے اسیلئے اوسکو عدیل شرک فرمایا ہے +

فصل چہپانا گواہی کا بلا عذر گناہ کبیرہ ہے

قال تعالی ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ طبرانی کا لفظ یہ ہے من کتم شہادۃ اذا دعی الیہا
کان کمن شہد بالزور اس حدیث کی روات سے بخاری نے احتجاج کیا ہے ف اسکا کبیرہ ہونا

اس حدیث اور تصریح اہل علم سے ثابت ہے ۔

فصل وہ جھوٹ جسمیں حد یا ضرر ہو کبیرہ ہے

قال تعالیٰ الا لعنة اللہ علی الکاذبین ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے تم بچو کذب سے
کذب راہ دکہاتا ہے فجور کی فجور راہ دکہاتا ہے نار کی بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ارادہ جھوٹ
کا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک اللہ کے جھوٹا لکھہ لیا جاتا ہے رواہ ابی داؤد والترمذی وصححہ
احمد کا لفظ یہ ہے حضرت سے پوچھا عمل نار کا کیا ہے فرمایا کذب ہے بندہ جب جھوٹ بولتا ہے فاجر
ہوجاتا ہے جب فجور کرتا ہے کافر ہوجاتا ہے جب کافر ہوا آگ میں گیا صحیحین میں جھوٹی بات کو
علامت نفاق کی فرمایا ہے طبرانی واحمد کا لفظ یہ ہے بندہ مومن کامل نہیں ہوتا یہانتک کہ مزاح
ومرا میں جھوٹ بولنا ترک کردے اگرچہ سچا ہو بیہقی وابو یعلی وطبرانی کا لفظ یہ ہے یطبع المومن
علی کل خلة غیر الخیانة والکذب اسکی سند صحیح ہے ذم کذب میں بہت سی حدیثیں آئی
ابن بزار کا لفظ بسند جید یہ ہے داخل نہو گا جنت میں بادشاہ کذاب ف اسکے کبیرہ ہونیکی
تصریح کی ہے اگرچہ صغیرہ ہو اذرعی نے کہا ہے کبھی ایک ہی کذب کبیرہ ہوتا ہے شافعی نے
کتاب الام میں کہا ہے کہ جسکا شعار الکذب مظہر الکذب غیر مستتر کی گواہی درست نہیں ہے
انتہی کذب خواہ تھوڑا ہو یا بہت سب کا ایک ہی حکم ہے شافعی نے رسالہ میں کہا ہے کہ بعضا کذب
خفی ہوتا ہے جسطرح کہ کوئی شخص کسی شخص سے کوئی خبر روایت کرے اور وہ شخص نہیں جانتا ہو کہ وہ
سچا ہے یا جھوٹا ہے انتہی زواجر میں انواع کذب و توریہ کو بسط سے لکھا ہے ف منجملہ
کذبات کے ایک حرفہ وقائع نگاری واخبار نویسی ہے حدیث میں آیا ہے کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل
ما سمع صاحب زواجر نے اسکا ذکر اسواسطے نہیں کیا کہ یہ بدعت اونکے عہد میں مروج نہ تھی
اس مسئلہ کی تفصیل کتاب دلیل الطالب میں مفصل مرقوم ہے ۔

فصل

بیٹھنا پاس شراب خوار و فساق وغیرہم کے بطور ایناس کے گناہ کبیرہ ہے اسکو اذرعی نے نقل کیا ہے
زواجر کا لفظ یہ ہے کہ جلوس ہمراہ میخواران و دیگر اہل فسوق و ملاہی محرمہ کے باوجود قدرت کے
نہی پر یا مفارقت کے وقت عجز کے ازالۂ منکر سے کبیرہ ہے خصوصاً جبکہ اونکے پاس نشست
کرکے اونکا موافق بنے ؛

فصل

ہمنشینی کرنا فجار و فساق کے ساتھ کبیرہ ہے بعض اہل علم نے اسکا ذکر کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ خواہ
نشست حالت مباشرت فسق مین ہو یا حالت مجانبت مین بلافرق کبیرہ ہے غزالی نے دوستی
فجار و مجالست شرابخوار کو منجملہ ذنوب کے شمار کیا ہے بلکہ نری دوستی حرام ہے گو مجالست نہو ؛

فصل

قمار بازی کرنا خواہ مستقل طور پر ہو خواہ مقترن ملعب مکروہ جیسے شطرنج یا لعب محرم جیسے
نرد گناہ کبیرہ ہے **قال تعالیٰ** انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل
الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون الآیۃ میسر سے مراد قمار ہے کسی طرح کا ہو جوا کھیلنے
سے اسلئے منع کیا ہے کہ اسمین اکل مال بباطل ہوتا ہے **قال تعالیٰ** ولا تاکلوا اموالکم
بینکم بالباطل یہ قمار اس حدیث مین بھی داخل ہے ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ
بغیر حق فلھم النار بخاری مین آیا ہے جسنے کہا اپنے دوست سے آؤ جوا کھیلین وہ صدقہ
دے سو جبکہ نری بات کہنے پر یہ کفارہ ہے تو فعل و مباشرت کا کیا کہنا اسکا کبیرہ گناہ صریح
آیت شریف سے ظاہر ہے ؛

فصل لعب نرد کبیرہ ہے

ابوموسی کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے لعب کیا نرد یا نردشیر سے وہ عاصی ہوا اللہ و رسول کا رواہ ابو داؤد
وصححہ ابن حبان والحاکم مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے گویا غوطہ دیا اوسنے اپنے ہاتھ کو
گوشت و خون خوک میں ایت احمد و ابو یعلی و بیہقی میں آیا ہے کہ اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی ابو داؤد کا
لفظ یہ ہے تین چیزیں منجملہ میسر کے ہیں قمار ضرب بکعاب صفیر کبوتر ف اسکا کبیرہ ہونا ظاہر حدیث
باب ہے اور کچھ وعید ہوتی تو عدم قبول نماز ہی کافی تھی کتاب الام میں نقل کی ہے حرمت قمار پر
اور قمار کو فاسق مردود الشہادۃ کہا ہے امام الحرمین و اذرعی نے کہا ہے قمار کیا گیا نرد میں سے
ہے نردشیر منسوب ہے طرف اول ملوک فرس کے اسلیے کہ اول واضع اوسکا وہی تھا بیضاوی
نے کہا ہے سب سے پہلے اسکو سابور بن اردشیر ثانی ملوک ساسان نے نکالا ہے اسی لیے اوسکا نام نردشیر ہوا

فصل

شطرنج کھیلنا نزدیک قائل تحریم شطرنج کے گناہ کبیرہ ہے اکثر علما قائل تحریم لعب مذکور کے ہیں
اور جو قائل حل ہے وہ وقت اقتران قمار یا خروج وقت نماز وغیرہ اسباب کے کبیرہ کہتا ہے ابوبکر
اثرم اور ابوبکر آجری نے اپنی اپنی سند سے ذکر شطرنج کا مرفوعًا حدیث واثلہ بن الاسقع سے روایت
کیا ہے کہ اللہ ہر دن تین سو ساٹھ بار طرف اپنی خلق کے نظر کرتا ہے مگر صاحب شاہ کا اوسمیں
کچھ حصہ نہیں ہے صاحب شاہ کو ترجمہ کیا ہے ساتھ لاعب شطرنج کے اسلیے کہ اوسمیں شاہ ہوتا ہے
دوسری حدیث میں سلام کرنے سے شطرنج باز پر منع فرمایا ہے ایک لفظ میں یوں آیا ہے اشد الناس
عذابا یوم القیامۃ صاحب الشاہ الا تراہ یقول قتلتہ واللہ مات واللہ افتراء وکذبا
علی اللہ علی مرتضی نے کہا ہے شطرنج جوا ہے اعاجم کا ایکبار اونکا اہل شطرنج پر گزر ہوا تو کہا
ماھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون تم اگر چنگاری کو لو یہاں تک کہ بجھ جائے بہتر ہے

اس سے تحریم اسکی بہ تصدیق پوچھ کہا واللہ لغیر هذا خلقتم یہ بھی کہا ہے کہ سب سے زیادہ جھوٹا شطرنج
باز ہوتا ہے کہتا ہے قتل کیا حالانکہ نہیں کیا کہتا ہے مات ہوا حالانکہ نہیں ہوا ابو موسی اشعری کہتے
ہیں لاعب شطرنج خاطی ہے یعنی عاصی ابن راہویہ سے کسی نے پوچھا تھا شطرنج کھیلنے میں
کچھ ڈر ہے کہا سارا ڈر اسی میں ہے تو سے کہا سرحد والے حرب کے لئے کھیلا کرتے ہیں کہا یہ فجور ہے
ابن عمر نے کہا یہ میسر سے بھی بدتر ہے علیہ علی نے کہا شطرنج نرد ہے اور اکثر علما کے نزدیک کبیرہ ہے
ابن عباس نے ایک یتیم کے مال میں شطرنج پاکر آگ سے جلادی نخعی نے لاعب شطرنج کو ملعون
کہا ہے **حکایت** ایک آدمی مرنے لگا اوس سے کہا کلمہ کہہ اوسنے کہا شاہ مات پھر مر گیا
وسکی زبان کو یہی عادت پڑی تھی مرتے دم عوض کلمۂ اخلاص کے بسبب ذکر شاہ کا نکلا اسی طرح کی
ایک دوسری حکایت ہے ایک شرابی سے مرتے وقت کہا تھا کلمہ پڑھ اوسنے کہا اشرب واسقنی
پھر مر گیا لا حول ولا قوۃ الا باللہ حدیث میں آیا ہے یموت کل انسان علی ما عاش علیہ ویبعث
علی ما مات علیہ نووی نے فتاوی میں شطرنج کو نزدیک اکثر علما کے حرام لکھا ہے زواجر میں
دربارۂ حکم شطرنج بہت بسط کیا ہے پھر کہا ہے کہ لعب مسمی بہ باب دوک ولعب گنجفہ ولعب فاتر سب
ممنوع و حرام ہیں زرکشی کا لفظ یہ ہے ویلحق باللعب بالنرد اللعب بالاربعة عشر وبالصدر
والسافر والثواقیل والکعاب والرباریب والذرافات پھر کہا ہے وکل من لعب
بهذا الجنس فیخیف مردود الشہادة قمار او غیرہ انتہی اذرعی نے کہا ہم بعض اشیاء
کو انہیں سے نہیں پہچانتے ہیں انتہی **ف** احادیث مذکورہ لائق نظر و لحاظ کے ہیں معلوم نہیں
کہ اسانید کا کیا حال ہے مگر آثار صحابہ موید و مصدق تحریم و تکبیر کے ہیں اسمیں شک نہیں ہے
کہ انس ملاعب ملاہی علی الاطلاق حرام ہیں مگر وہ ایک دو لعب جسکو شارع نے مباح رکھا ہے جیسے
مسابقت افراس و ملاعب شوہر بزن وغیرہ جیسے انواع میسر و اقسام قمار سے جا بجا ہوں اس بنیاد پر
خواہ لعب شطرنج ہو یا اور کوئی لعب ولہو حرام ٹھیر لیگا حرمت مقتضی تکبیر کی ہے اسجگہ اوڑکا مسہ بھی
کفایت کرتی ہیں اگر کوئی دلیل خاص واسطے کسی لعب خاص کے میسر نہ آوے ؛

فصل

ستار بجانا یا اور کوئی مزمار اور استماع کرنا اوتار کو خصوصاً گناہ کبیرہ ہے قال تعالیٰ
ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذہا ہزوا
اولئک لہم عذاب مہین ابن عباس وحسن نے تفسیر لہو الحدیث کی ملاہی کی ہے وقال
تعالیٰ واستفزز من استطعت منہم بصوتک مجاہد نے اسکی تفسیر غنا ومزامیر سے
کی ہے حدیث میں آیا ہے اللہ ہر مذنب کو بخشتا ہے مگر صاحب عرطبہ یا عرطابیہ یا کوبہ کو عرطبہ عود کو
کہتے ہیں ف ان ہر شش امور کو بہ تبعیت اکثرین کبائر میں شمار کیا گیا ہے اہل عراق یقیناً
انکو منجملہ کبائر کے بتاتے ہیں کتاب شامل میں کہا ہے جسنے استماع کیا کسی ایک شئے کا ان محرمات
میں سے وہ فاسق مردود الشہادۃ ہوا اسمین کچھ تکرار سماع شرط نہیں ہے انتہی صاحب زواجر کہتے
ہیں ضرب واستماع ہر مطرب کا حرام ہے جیسے طنبور وعود ورباب وچنگ وکمنچہ و دیتج و صنج ومزمار عراقی
ویراع یعنے شبابہ وکوبہ وغیرہ اوتار معازف جمع ہے معزفہ کی اصوات قیان کو کہتے ہیں جبکہ ہمراہ عود ہو
ورنہ معزفہ نہیں کہینگے بعض نے کہا ہے ہر باجا جسمیں تار ہو معزفہ ہے اسلئے کہ وہ آلات طرب سے
ہے حدیث ابوعامر میں نزدیک اہل سنن کے آیا ہے میری امت میں ایک قوم ہوگی جو حر یعنی فرج
وحریر وخمر ومعازف کو حلال کرلینگے یہ حدیث تحریم جمیع آلات لہو وطرب میں صریح ظاہر ہے ابن حزم کا اس
حدیث کو موضوع وکذب کہنا غلط ہے اسلئے کہ بخاری نے اوسکو تعلیقاً اور اسمعیلی نے موصولاً اور
احمد وابن ماجہ وابونعیم وابوداود نے باسانید صحیحہ جنمیں کوئی مطعن نہیں ہے روایت کیا ہے اور
ایک جماعت ائمہ نے اوسکی تصحیح فرمائی ہے زواجر میں کئی ورق تک آلات لہو پر نام بنام منقول کلام
فقہاء اسلام بسط کیا ہے حاصل یہ ٹہیرا کہ استعمال واستماع جملہ آلات ملاہی ومعازف کا حرام ہے
اور جملہ طنابیر واعواد واوتار ومزامیر وغیرہ کبائر میں داخل ہیں اگرچہ بعض میں خفیف اختلاف
فقہاء کا ہے ۞

فصل

اشعار و منظومات مین تشبیب کرنا ساتھ غلام کے ہر چند کہ معین ہو ہمراہ ذکر عشق کے یا ساتھ
کسی عورت اجنبیہ کے اگرچہ ذکر اوسکا فحش سے نکرے یا ساتھ کسی عورت مبہمہ کے جسکا ذکر فحش سے
کرے اور پڑھنا اوس تشبیب کا گناہ کبیرہ ہے پہلی بات کو روبانی نے کبیرہ کہا ہے اور یون لکھا ہے
ولو کان یشبب بغلام ویذکر انہ یعشقہ فسق وان لم یعینہ لان النظر الی الذکور بالشہوۃ
حرام بکل حال انتہی لکن تہذیب مین اعتبار تعیین کا کیا ہے اذرعی کہتے ہین یہی اقرب ہے اور
قول اول ضعیف ہے اسلیے کہ شاعر حقیقت مین کچہ عاشق نہین ہوتا ہے بلکہ اظہار صنعت کا
واسطے ترقیق شعر کے کرتا ہے اسلیے محبت و تشبیب مجہول سے فاسق نہین ہوگا شافعی نے اپنی غزل
مین کہا ہے

وان علیہ البلک الدھر ناظرہ		فحیاءت وفاتی ولم اشبع من النظر

پہر کہا ہے کہ اس شعر مین کچہ تصریح غلام کی نہین ہے جائز ہے کہ امام رضی اللہ عنہ نے یہ شعر
حق مین اپنی بی بی یا کنیز کے کہا ہو انتہی مین کہتا ہون کہ شاعر کو مقصود شعر سے صرف مضمون بندی
ہوتی ہے بلاغت معنی و فصاحت لفظ پر نظر رہتی ہے نہ وہان کوئی غلام ہوتا ہے نہ کوئی عورت
حلال یا حرام رہا کبیرہ ہونا دوسری تیسری بات کا سوا اوسکا ذکر شریح نے روضۃ الحکام
مین کیا ہے اذا شبب بامرأۃ وذکرھا بالفحش فھو فاسق وان ذکرھا بالطول وقصر لہ
استہواء و منہ کالفظ یہ ہے التشبیب بالنساء والغلمان من غیر تعیین لا یخل بالعدالۃ
وان اکثر منہ لان التشبیب صنعۃ وغرض الشاعر تحسین الکلام لا تحقیق المذکور
انتہی کعب بن زہیر نے حضرت کے سامنے تشبیب سعاد کی تہی انکار نفرمایا بعض نے کہا ہے
کہ وہ اوسکے چچا کی بیٹی اور بی بی تہی وہ مدت سے غائب تہا اسی جنس کی یہ بات ہے کہ شعرا
ذکر لیلی و سعدی و دعد و ہند و سلمی و لبنی کا کیا کرتے ہین ابن عبد البر نے کہا ہے ولا یکن

من الشعراء من اهل العلم ولا من اهل النهى وليس احد من كبار الصحابة وذوى الدين
ومواضع القدوة الا وقد قال الشعر او تمثل به او سمعه فرضيه ما كان حكمة او مباحا و
لم يكن فيه فحش ولا خنا ولا لمسلم اذى وكان عبد الله بن عتبة بن مسعود احد فقهاء
المدينة العشرة ثم المشيخة السبعة شاعرا مجيدا انتهى ؛

فصل

شعر مشتمل ہجو مسلم پر کہنا اگرچہ سچی ہو یا فحش وکذب پر مشتمل ہو اور اوس ہجو کا پڑھنا مشہور کرنا
گناہ کبیرہ ہے ف الشاکبیرہ گنا بموجب تعریف جرجانی وغیرہ کے سبب انشاد وانشاء شعر سے
کوئی مردود الشہادۃ نہیں ہوتا ہے جب تک کہ ہجو کسی مسلمان کی یا فحش یا کذب یا فحش نہو
نہ وا تہ بین بابت ہجو مسلم وذمی وغیرہ کے بہت مبتلا کیا ہے قول فیصل اس باب میں یہ ہے
کہ شعر ایک کلام ہے حسن اوسکا حسن اور قبیح اوسکا قبیح ہے ؛

فصل

شعر میں ایسا مبالغہ کرنا جسکی عادت نہیں ہے جیسے کسی جاہل یا فاسق کو عالم ٹہیرانا یا عادل
کہنا اور شعر کے ذریعہ سے کمائی کرنا اور بہت سا وقت شعر گوئی میں صرف کرنا اور جب حد
سے بڑھ جائے تو مدح وذم وفحش میں مبالغہ کرنا گناہ کبیرہ ہے ف ان دونوں کا کبائر ہونا مدلول اقوال
اہل علم ہے عبارہ میں کہا ہے ممدوح کو مانند شیر یا بدر کے کہنا قادح عدالت اور موجب رد
شہادت نہیں ہے یا کاتب کا یون لکھنا کہ انا فی ذکرك اناء اللیل والنہار ولا اخلی مجلسا
عن ذکرك وانت احب الی من نفسی کہ یہ بھی قادح نہیں ہے کیونکہ مقصود اس سے تزئین
کلام ہے نہ کذب گویا بمنزلہ لغو یمین کے ہے ہان کسی فاسق جاہل بخیل کو اعلم اعدل اکرم کہنا جو
بدلالت حس کذب ہے بے شبہہ طرح جلباب حیا ومروت ہے اسی طرح مدح کو حرفہ ٹہیرانا اور اکثر

وقت اوسمین منافع کا زمانہ صرف ہووے گناہ ہے جب شعر آفات ترجیہ و فحش سے خالی ہو تو اوسکا انشاد و انشا
لاباس بہ ہے حضرت کے شعرا تھے جیسے حسان اور عبداللہ بن رواحہ و کعب بن مالک اور حضرت نے
سو شعر امیہ بن الصلت کے سنے تھے وہ فرمایش کر کے انشاد کراتے تھے اور ایک خلائق سے
صحابہ و تابعین و من بعدہم سے انشاد اشعار کا ہے اصمعی کہتے ہیں میں نے شعر ہذیلین کے امام
شافعی کو سنائے باز حفظ و وہ دین عرب میں بڑی معرفت ہے معرفت کتاب و سنت پر بخاری کا لفظ
یہ ہے ان من الشعر لحکمۃ شافعی کا لفظ مرفوعا یہ ہے الشعر کلام حسنہ حسن و قبیحہ قبیح
زواجر میں کہا ہے اسمیں شک نہیں ہے کہ جو شعر طاعت خدا و اتباع سنت و اجتناب بدعت
و حذر معصیت پر آمادہ کرے وہ قربت ہے یا مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہو
شاعر کا ہجو کرنا صحیح ہو یا در مدح حرام اور موجب رد شہادت ہے اسیطرح اشعار فاحشہ و قذف
وغیرہ کا حکم ہے ÷

فصل

اصرار صغیرہ یا صغائر کا اس طرح کہ معصیت طاعت پر غالب آجاوے گناہ کبیرہ ہے علما نے
اسکی تصریح کی ہے رافعی نے کہا ہے کہ اصرار صغیرہ پر مثل ارتکاب کبیرہ کی ہے جمہور کہتے ہیں
جسکے معاصی طاعت پر غالب ہیں وہ مردود الشہادۃ ہے حاصل یہ ہے کہ معتمد باتفاق متاخرین
مثل اذرعی و بلقینی و زرکشی و ابن العماد وغیرہم کے یہ بات ہے کہ مداومت کسی صغیرہ پر یا
انواع صغائر پر خواہ اوسپر مقیم ہو یا مکثر اسصورت غلبہ طاعات کے معاصی پر مصر نہیں ہوتی ہے
ورنہ مصر ہے ولم یصروا علی ما فعلوا کی تفسیر یہ کی ہے کہ لم یعزموا علی ان لا یعودوا الیہ
مطلب یہ ہے کہ اصرار کہتے ہیں عزم کو عود پر یا ترک عزم عدم عود ابن الصلاح کا لفظ یہ ہے کہ اصرار تلبس
ہے ساتھ ضد توبہ کے اس طرح پر کہ عزم عود کا مستمر ہو اور مدام اوس کام کو کرتا رہے یہانتک کہ تیز
کبیرہ ہو جانے میں داخل ہو اسکے لیے کوئی زمانہ اور عدد محصور نہیں ہے غرضکہ مدار غلبہ کا تا ہو یا معاصی پر ہے

فصل

ترک کرنا توبہ کا کبیرہ سے گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ ذکر اوسکا نہین دیکھا قال تعالے وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون اسی طرف اشارہ ہے یعنے عدم توبہ خسارہ ہے اسیلئے توبہ کرنا کبیرہ سے واجب عین ہے فوراً بنص کتاب وسنت واجماع امت باتفاق کہتے ہین واجب ہے توبہ تاخیر توبہ سے بلکہ ابوالحسن اشعری نے کہا ہے کہ توبہ کرنا صغیرہ سے بھی فوراً واجب عین ہے جسطرحسے کہ کبیرہ سے واجب ہے بلکہ امام الحرمین نے اسپر اجماع نقل کیا ہے **ف** اسمین اختلاف ہے کہ قبول ہونا توبہ کا قطعی ہے یا ظنی نووی نے کہا ہے قبول ہونا توبہ کافر کا اسلام سے قطعی ہے اور قبول ہونا توبہ غیر کافر کا وقت وجود شروط کے ظنی ہے امام نے کہا ہے وزر کفر کا ایمان لانیسے اور کفر پر نادم ہونیسے بالاجماع ساقط ہوجاتا ہے اسکے سوا جو اور انواع توبہ کے ہین اونکا قبول ہونا مظنون ہے بیہقی نے شعب الایمان مین کہا حدیث مین حدود کو کفارہ ٹھیرایا ہے جبکہ توبہ کرے کیونکہ سارق سے بعد قطع کے فرمایا تبت الی اللہ **ف** وہ توبہ جو ماحی اثم ہوتی ہے دو طرح پر ہے ایک یہ کہ متعلق حق آدمی نہو دوسرے وہ جو اوس سے متعلق ہو اول جیسے وطو اجنبیہ مادون فرج مین اور شرب خمر حدیث مین آیا ہے الندم توبۃ اور باز رہنا فی الحال اور عدم عود پر توبہ ثمرہ ہے ندامت کا کچھ شرط نہین ہے مگر تاج سبکی نے کہا ہے تحقق ندم کا نہین ہوتا مگر بقیہ امور سے وہ تین یا پانچ امر ہین ایک ندامت دوسرے عزم عدم عود تیسرے فی الحال باز رہنا گناہ سے چوتھے استغفار کرنا زبان سے پانچوین وقوع توبہ کا قبل غرغرہ ومعائنہ کے بعض نے کہا پانچ سے بھی زیادہ ہین جیسے ہونا توبہ کا اضطراراً بظہور آیات جیسے نکلنا سورج کا مغرب سے اور جیسے چھوڑ دینا مکان معصیت کا اور جیسے تجدید توبہ کی معصیت سے جبکہ بعد توبہ کے یاد آئے اور جیسے عود نکرنا طرف اوس معصیت کے اور جیسے تمکین دینا حاکم کو اقامت حد پر اور جیسے تدارک کرنا اوسکا باداء قضا دوسری قسم

توبہ کی جو متعلق حق آدمی ہے اونمین بھی یہی شروط ہین بلکہ یہ شرط زیادہ ہے کہ اوس حق کو اپنے
ذمہ سے ساقط کرے اگر مال ہو تو واپس کردے اور اگر اور کچھ ہو تو اوسکا ویسا تدارک کرے
قاضی حسین نے کہا ہے کما یحرم فعل الحرام یحرم الفکر فیہ **لقولہ تعالے** ولا تتمنوا
ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض فمنع من التمنی کما منع من النظر الی ما لا یحل لقولہ
قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم انتہی اگر یہ نیت کی ہے کہ کل مین کافر ہوجاؤنگا تو وہ آج
ہی کافر ہوگیا علے الاصح زواجر مین بحث مسائل توبہ کو سات ورق مین بسط سے لکہا ہے مذہب
فقہا و اہل علم کو مع خلاف کے ذکر کیا ہے ؎

فصل

انصار سے بغض رکہنا اور کسی صحابی کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے بخاری مین آیا ہے علامت ایمان کی
حب انصار اور علامت نفاق کی بغض انصار ہے دوسرا لفظ صحیحین کا یہ ہے لا یحبہم الا مؤمن و
لا یبغضہم الا منافق من احبہم احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ مراد انصار سے
اوس و خزرج ہین اگرچہ بعض جنابا نے کہا ہے کہ مراد انصار خدا و رسول و دین اسلام ہین اور
وہ قیامت تک باقی ہین شیخین کا لفظ یہ ہے لا تسبوا اصحابی فو الذی نفسی بیدہ لو انفق
احدکم مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ نہی واسطے تحریم کے آتی ہے
یہ حدیث شامل ہے جملہ مہاجرین و انصار وغیرہم کو ترمذی کا لفظ یہ ہے تم ڈرو اللہ سے حق مین میرے
اصحاب کے مت نشانہ بناؤ اونکو بعد میرے جو کوئی اونکو دوست رکہیگا وہ میری محبت سے
اور جو کوئی اونکو دشمن رکہیگا وہ میرے بغض سے جسنے اونکو ایذا دی اوسنے مجکو ایذا دی
اور جسنے مجکو ایذا دی اوسنے اللہ کو ایذا دی جسنے اللہ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللہ اوسکو پکڑ لے
اس بارہ مین بہت حدیثین آئی ہین کتب سنت مین باب فضائل و مناقب صحابہ کا مستقل منعقد
ہے صاحب زواجر کہتے ہین و قد استوفیتہا وما یتعلق بہا فی کتاب ما فل لم یصنف فی

هذا الباب فيما الظن مثله ومن ترجمة الصواعق المحرقة لاخوان الشياطين اهل الابتداع
والضلال والزندقة فاطلبه ان شئت لترى ما فيه من محاسن الصحابة وثناء
اهل البيت عليهم لاسيما الشيخان ومن انتهاج الشيعة والرافضة في كذبهم وتقولهم
وافترائهم عليهم بما هم بريئون منه رضوان الله عليهم اجمعين ف ان دونون
کے کبیرہ ہونے کی تصریح بہت سے علما نے کی ہے شیخین وغیرہما نے کہا ہے کہ سب صحابہ کبیرہ
ہے بلقینی نے کہا ہے داخل ہے تحت مفارقت جماعت کے جیسے سب صحابہ کیا وہ بلا نزاع
مرتکب کبیرہ ہوا انتہی اکثر علما نے کہا ہے کہ سب ابوبکر و عمر کفر ہے اسلئے کہ ایک حدیث مین آیا ہے
من سبك یا ابابکر فقد کفر سو جبکہ حدیث صحیح مین یون آیا ہے من قال لاخیه یا کافر فقد
باء بها احدهما تو بیشبہہ ساب ابی بکر و ذریت ابی بکر قطعًا کافر ہوگا اللہ پاک نے قرآن مین
کئی جگہ نفی کی ہے کہ وہ صحابہ سے راضی ہے سو اب جو کوئی کسی ایک صحابی کو برا کہیگا وہ گویا
اللہ سے محاربہ کرتا ہے حضرت نے صحابہ کی محبت و بغض کو اپنی محبت و بغض ٹھیرایا ہے فضائل
صحابہ کے بےگنتی ہین اونکے آثار حمیدہ اسلام مین بیشمار ہین اگر صحابہ نہوتے ہم تک علم قرآن و حدیث
کا کچھ نہ پہنچتا شرائع اسلام کا ظہور ہوتا علی الخصوص خلفاء راشدین فاطمہ عشرہ مبشرہ پھر درجہ
بدرجہ تا آخر صحابی سب کی محبت و تعظیم کرنا امت پر واجب ہے جو لوگ اونکو برا کہتے ہین یہ
سب دلیل ہے اونکے خبث باطن پر [illegible] کمال ابن قدیم نے تاریخ حلب مین لکھا
کہ جب ابن منیر مرگیا ایک جماعت جوانان حلب کی سیر کرنے کو نکلی تھی بعض نے بعض سے کہا ہمنے
سنا ہے کہ کوئی ساب ابوبکر و عمر نہین مرتا ہے لکن اللہ اوسکو قبر مین سور کی صورت کر دیتا ہے اسمین
شک نہین ہے کہ ابن منیر ساب شیخین تھا سب کی راے یہ ہوئی کہ اوسکی قبر پر جاکر اوسکی صورت
دیکھین چنانچہ قبر کو کھودا دیکھا کہ سور ہو گیا ہے منہ اوسکا قبلہ سے اور طرف کو پھرا ہے اوسکو
نکال کر کنارہ قبر پر ڈالدیا کہ لوگ دیکھین پھر سب کی سمجھ مین یہ آیا کہ اوسکو آگ سے جلا دین
چنانچہ منہ جھلس کر قبر مین ڈالدیا اور مٹی ڈال کر چلے آئے شعبی اکابر تابعین سے تھے وہ کہتے ہین

رافضہ یہود ہین اس امت کے اسلئے کہ مثل یہود کے بغض اسلام رکہتے ہین پہر مطابقت اونکے
و اعمال کی ساتہہ یہود کے ذکر کی پہر کہا کہ یہود و نصاری کو اونپر فضیلت حاصل ہے پہر وجہ فضیلت کی
بیان کی جسکا ذکر مع دیگر حکایات کے زواجر مین مذکور ہے **ف** علمانے کہا ہے سب عائشہ
رضی اللہ عنہا بالاجماع کفر ہے اسلئے کہ اس سب مین تکذیب ہے قرآن کی اسیطرح انکار صحبت ابوبکر کا بالاجماع کفر ہے کیونکہ
اسمین بہی تکذیب قرآن کی ہے **قال تعالی** اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا سببے علمانے فتوی دیا ہے کہ سابّ
عائشہ کو قتل کرنا چاہئے حسن بن زید کے سامنے ایک شخص نے عائشہ کو برا کہا تہا غلام سے کہا اوٹہہ اسکا گلا کاٹ لے
چنانچہ اوسنے سر اوسکا کاٹ لیا عائشہ کے مناقب بہت ہین ستر ہزار محتاجون مین صرف کئے اور خود پیوند لگائے
ہوئے تہین آنہون نے جبرئیل کو دیکہا تہا حضرت نے کہا اے عائشہ سلام کر یہہ کہا یہ جبرئیل ہین
تمکو سلام کرتے ہین زواجر مین اسجگہ بہت سے فضائل و خصائص عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر کئے ہین ؞

فصل

جہوٹا دعوی کرنا کسی شخص کا باوجود علم کے گناہ کبیرہ ہے حدیث مین آیا ہے من ادعی ما لیس لہ
فلیتبوء مقعدہ من النار یہ وعید بہت سخت ہے اس وعید کی وجہ سے اسکا کبیرہ گناہ سمجہا
ہے اگرچہ کسیکی تصریح اس باب مین ہمنے نہین دیکہی ہے ؞

کتاب العتق

خادم بنانا مرد آزاد کا بلغیر کسی مسوغ شرعی کے مثلاً باطن مین آزاد کر دیا ہے اور ظاہر مین اوس سے
خدمت لیتا ہے استمرارا گناہ کبیرہ ہے اسکا کبیرہ ہونا ظاہر ہے اگرچہ اسکی تصریح نہین دیکہی جو وعید
شدید غلام بنانے مین کسی آزاد کے آئی ہے وہ اس کبیرہ کو بہی شامل ہے زواجر مین خاتمہ
تعداد کبائر کا اسی کتاب العتق پر کیا ہے عتق کہتے ہین آزاد کرنے کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

کالقب عتیق تھا اسلیے کہ اللہ نے اونکو آگ جہنم سے آزاد کر دیا تھا میرا نام بھی صدیق ہے اگرچہ مجکو بوجہ مشارکت اسمی کے کوئی مناسبت اونسے نہین ہے لیکن اللہ کی رحمت اوسکے غضب پر سابق ہے اگر مجکو بھی وہ اپنے فضل و کرم سے عذاب و عقاب اخروی سے آزاد کر دے تو کچھ دور نہین ہے الحمد للہ تعالی کہ اتمام کبائر کا بیان آزادی نار پر ہوا اعتقنا اللہ من النار وجعلنا من اولیائہ المصطفین الاخیار +

خاتمہ بیان مین فضائل و متعلقات توبہ کے

اس باب مین آیات و احادیث کثیرہ مشہورہ وارد ہین قال تعالی وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون وقال تعالی الا من تاب وامن وعمل صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما وقال تعالی ومن تاب وعمل صالحا فانہ یتوب الی اللہ متابا مسلم کا لفظ مرفوعا یہ ہے بیشک اللہ بڑہاتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گنہگار دن کا اور بڑہاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گنہگار رات کا یہانتک کہ نکلے سورج مغرب سے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ مغرب کی طرف ایک دروازہ ہے جسکا عرض چالیس یا ستر برس کا رستہ ہے کھول رکھا ہے اللہ نے اوسکو اوس دن سے جب سے کہ آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے اوسکو بند نہ کریگا یہانتک کہ نکلے سورج اوس طرف سے وذلک قولہ تعالی یوم یاتی بعض آیات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے طبرانی کا لفظ بسند جید یہ ہے جنت کے آٹھ دروازے ہین سات بند ہین ایک واسطے توبہ کے کھلا ہے یہان تک کہ اوس طرف سے سورج نکلے ابن ماجہ کا لفظ بسند جید یہ ہے اگر خطا کرو تم یہانتک کہ پہنچین خطائین تمہاری آسمان کو پہر توبہ کرو تم تو قبول کریگا اللہ توبہ تمہاری ترمذی و ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے سارے بنی آدم خطاوار ہین اور بہتر خطاوارونمین سے توبہ کرنیوالے ہین اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے ترمذی کا لفظ بسند حسن یہ ہے اللہ قبول کرتا ہے توبہ بندہ کی جب تک

کہ غرغرہ نہین لگتا ہے یعنی جان حلق تک نہین پہنچی ہے طبرانی کا لفظ بسند صحیح یہ ہے کہ التائب من الذنب
کمن لا ذنب لہ لکن اسکی سند مین انقطاع ہے مگر بیہقی نے اسکو دوسرے طریق سے روایت کیا ہے۔
ابن حبان وحاکم کا لفظ یہ ہے الندم توبة اسکو حاکم نے صحیح کہا ہے مسلم وغیرہ کا لفظ یہ ہے قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری اگر تم گناہ نکرتے اور استغفار نکرتے تو اللہ تمکو لیجاتا اور ایک
دوسری قوم کو سوا تمہارے لاتا جو گناہ کرتی اور استغفار کرتی پہر اونکو بخشتا مسلم مین یہ قصہ
آیا ہے کہ ایک عورت نے حرام کا بچہ جنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو رجم کیا اور اوسپر
نماز جنازہ پڑہی پہر فرمایا لقد تابت توبة لو قسمت بین سبعین من اہل المدینة لوسعتہم
وہل وجدت افضل من جادت بنفسہا للہ عز وجل ابن عمر کہتے ہین مینے ایک حدیث
حضرت سے سنی نہ ایکبار دوبار بلکہ سات بار فرماتے تھے کفل بنی اسرائیل مین تہا کسی گناہ سے پرہیز
نکرتا تہا اوسکے پاس ایک عورت آئی اوسکو ساٹھہ دینار دیے وطی کرنے پر پہر جب بیٹہا جیسے مرد
عورت پر بیٹہتا ہے تو وہ عورت کانپی اور روئی کہا کیون روتی ہے کہا مینے تجہپر زبردستی کی ہے
کہا نہین لکن یہ ایک ایسا کام ہے جو مینے کبہی نہین کیا اور مجہکو اس کام پر آمادہ نہین کیا ہے
مگر حاجت نے کہا تو یہ کام کرتی ہے جو تو نے کبہی نہین کیا تو جا یہ دینار مینے تجہکو دیے اور قسم ہے
اللہ کی کہ مین بہی اب کبہی اللہ کی معصیت نکرونگا پہر وہ اوسی رات مرگیا صبح کو اوسکے دروازے
پر یہ لکہا ہوا تہا ان اللہ قد غفر للکفل یعنی اللہ نے کفل کو بخشدیا صحیحین مین قصہ ایک شخص
کا آیا ہے جسنے ننانوے خون کیے تہے جب وہ اوس زمین معصیت سے نکل کر چلا راہ مین مرگیا ملائکہ
رحمت عذاب مین جہگڑا ہوا آخر اوسکو دوسری زمین سے قریب پایا ملائکہ رحمت لیگئے اس قصہ کو
طبرانی نے بہی بسند جید روایت کیا ہے زواجر مین دونون روایات کو لطولہا نقل کیا ہے مسلم کا
لفظ یہ ہے اللہ فرماتا ہے مین پاس گمان اپنے بندے کے ہون اور ہونگا اوسکے ساتہہ ہون جب
وہ مجہکو یاد کرتا ہے واللہ کہ اللہ بہت خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے بندے کی جتنا کہ کوئی تم مین
سے اپنے گم کردہ جانور کی جنگل مین پانے سے خوش نہین ہوتا جو کوئی مجہسے ایک بالشت قریب

ہوتا ہے مین اوس سے ایک گز قریب ہوتا ہون اور جو کوئی مجھسے ایک گز قریب ہوتا ہے مین اوس سے
ایک باع قریب ہوتا ہون اور جب وہ میری طرف متوجہ ہوکر چلتا ہے تو مین اوسکی طرف دوڑکر
آتا ہون اسکو بخاری نے بھی روایت کیا ہے طبرانی کا لفظ یہ ہے جسنے اچھا کام کیا آیندہ بخشا گیا
اوسکا کام گذشتہ اور جسنے برا کام کیا آیندہ وہ پکڑا گیا گذشتہ وآیندہ پر مسلم مین آیا ہے کہ ایک
شخص نے سوا جماع کے سب کام ایک عورت سے کیے تھے حضرت سے آکر کہا صلعم کچھ جواب نہ دیا جب
وہ چلا گیا اوسکو بلاکر یہ آیت پڑھی واقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات
یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین ایک شخص نے قوم مین سے کہا ای رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ خاص اسکے لیے ہے فرمایا نہین بلکہ سب لوگون کے لیے ہے بزار وطبرانی کا لفظ
بسند جید یہ ہے کہ ایک آدمی نے آکر حضرت سے کہا بھلا بتاؤ کہ جسنے سارے گناہ کیے ہین اور کوئی
شے نہین چھوڑی اور اوسنے اس حال مین کسی حاجہ وداجہ کو ترک نہین کیا وہ بھی توبہ کرسکتا ہے
فرمایا تو مسلمان ہوچکا ہے کہا ہان مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فرمایا تو حسنات کر سیئات کو چھوڑ دے اللہ تعالی اون سب گناہون کو تیرے لیے خیرات کر دیگا
اوسنے کہا بھلا میرے غدرات فجرات بھی خیرات ہوجا دینگے فرمایا ہان اوسنے کہا اللہ اکبر پھر تکبیر
کہتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ آنکھ سے اوٹ مین ہوگیا حاجہ وہ شخص ہے جو حاجیون کی راہ زنی وقت
توجہ کے طرف حج کے کرے داجہ وہ شخص ہے جو پھرتے وقت حاجیون کو لوٹے راہزنی کرے
اگلی حدیث دلیل ہے تکفیر سیئات صغائر پر کہ نماز پڑھنے سے چھوٹے گناہ معاف ہوجاتے ہین
دوسری حدیث دلیل ہے تکفیر کبائر پر کہ توبہ کرنے اور حسنات بجالانے سے زمانہ آیندہ مین
گو وہ کیسے ہی بڑے گناہ کیون نہون مبدل بہ خیرات ہوجاتے ہین وللہ الحمد ای اللہ
تو میرے غدرات وفجرات کو بھی اپنی رحمات سے خیرات کر دے اور مجکو توفیق عمل حسنات وترک
سیئات کی باقی عمر مین لطف فرما تیری رحمت واسعہ کے سامنے ایک مشت خاشاک کا پاک کر دینا
کچھ بڑی بات نہین ہے صحیحین مین آیا ہے ایک آدمی اپنی جان پر اسراف کرتا تھا اوسکو جب

موت آئی اپنے بیٹون سے کہا جب مین مرجاؤن مجکو جلاکر پیس کر ہوا مین اوڑا دینا واللہ اگر اللہ
مجپر قدرت پائیگا یعنی ارادہ کریگا تو مجھے ایسا عذاب کریگا جو کسی کو نکیا ہوگا جب وہ مرگیا تو
اوسکے ساتھہ ایسا ہی کیا گیا اللہ نے زمین کو حکم دیا کہ جو کچھہ تجھہ مین ہے اوسکو جمع کردے
زمین نے ایسا ہی کیا وہ کھڑا ہوگیا اللہ نے پوچھا تجکو اس کام پر کسنے آمادہ کیا اوسنے کہا
خشیتک یا رب یا یون کہا مخافتک اللہ نے اوسکو بخشدیا ترمذی کا لفظ بسند حسن وغریب یون
ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجکو ایک دن یا ڈرا مجسے کسی
جگہہ مین صحیحین کا لفظ یہ ہے اللہ تعالی کہتا ہے جب ارادہ کرتا ہے بندہ میرا اس بات کا کہ کوئی
سیئہ کرے تو تم اوسکو نہ لکھو جب تک کہ عمل مین نہ لائے پہر اگر عمل مین لائے تو اوسکا مثل
اوسکے لکھو یعنی ایک ہی سیئہ اور اگر وہ اوسکو میرے سبب سے چھوڑ دے تو تم ایک حسنہ لکھو الحدیث
ابن حبان کا لفظ یہ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے مجکو قسم ہے میری عزت کی جمع نکرونگا مین اپنے
بندے پر دو خوف اور دو امن جب وہ مجھسے دنیا مین ڈریگا تو امن دونگا مین اوسکو قیامت مین
اور جب امن مین ہوگا وہ دنیا مین تو ڈراؤنگا اوسکو قیامت مین ابن عباس کہتے ہین جب یہ آیت
اوتری یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب پر تلاوت کی ایک جوان بیہوش ہوکر گر پڑا حضرت نے اوسکے
دل پر ہاتھہ رکھا وہ متحرک تھا فرمایا اے جوان کہہ لا الہ الا اللہ کہا اوسنے کہا حضرت صلے اللہ علیہ و
وسلم نے اوسکو بشارت جنت کی اصحاب نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیا یہ بشارت ہمارے درمیان مین سے ہے فرمایا تمنے یہ قول اللہ تعالی کا نہین سنا ہے ذلک
لمن خاف مقامی وخاف وعید رواہ الحاکم وصححہ غرضکہ خوف بڑی نعمت ہے خوف
سے جنت ملتی ہے پہر جو کوئی خوف سے اللہ کے کوئی گناہ ترک کردیتا ہے اوسکو تو ضرور ہی
بہشت نصیب ہوتی ہے قرآن پاک مین فرمایا ہے فاما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی
فان الجنۃ ہی الماوی یہ اللہ کا وعدہ ہے اوسکے وعدے مین تخلف نہین ہوسکتا ہے بلکہ

خائف کے لئے دو جنتوں کا وعدہ بھی فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان گویا دار مدار
حصول نعیم جنت کا خوف وخشیت پر ہے اور کیوں نہو کہ جسکو خشیت نہیں ہے اوسکو معاصی و
آثام وسیئات صغائر وکبائر پر جرأت ہوتی ہے جسکو خوف دامنگیر حال ہوتا ہے وہ بہ نسبت
غیر خائف کے گناہ سے زیادہ بچتا ہے یہ خوف بہ نسبت عموم خلایق کے اہل علم کو زیادہ ہوتا
انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء مراد علماء سے اس جگہہ وہ لوگ ہیں جو عارف اسماء
وصفات الٰہی واحکام تشریعی اور تابع کتاب وسنت ہیں اعتقاداً وعملاً ہیں گویا خوف کو انہیں
میں منحصر فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ جو لوگ علماء سوء ہیں یا متبع رائے مجرد وہ اس خشیت سے
بے بہرہ محض ہوتے ہیں بلکہ جو رعونت وجرأت گناہوں پر اونکو ہوتی ہے وہ غیر کو ملکہ جہلا
عوام کو نہیں ہوتی ہے سو جبکہ یہ خشیت مخصوص باہل علم ٹہیری تو یہ معلوم ہوا کہ جنت بھی
خاص انہیں کا حصہ ہے اسلئے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے ذلک لمن خشی ربہ یعنے جنت
واسطے اہل خشیت کے ہے اور اہل خشیت یہی اہل علم ہیں تو جنت انہیں کی میراث ٹہیری یا اوسکی جو کہ
انکے حکم میں ہے اہل تقوی وزہد واعمال صالحہ سے گو علم وعمل میں برابر انکے نہو اسلئے کہ دوستدار
صلحاء واہل علم کا بھی درجہ آخرت میں ہمشان انکا ہوگا حدیث میں آیا ہے المرء مع من احب دوسرا
لفظ یہ ہے انت مع من احببت اے اللہ میں ایک ادنی مسلمان عاصی ہوں نہ عالم ہوں نہ خاشی
ہوں مجھسے رات دن صدور معاصی کا یوں ہوتا ہے جیسے مینھ برستا ہو میں ہر چند چاہتا ہوں
کہ اس ورطہ سیئات سے کسی طرح علحدہ ہو کر تیرے ہی کام کا خالصاً مخلصاً ہو رہ جاؤں مگر
نفس امارہ وتلبیس ابلیس ہر دم راہزن ہے بجز تیری توفیق کے کوئی رستہ نجات کا نظر نہیں
آتا ... کا آسان کرنے والا ہے تو مجھکو سب سے منقطع کر کے اپنی طرف بلالے سارے
مبارزہ ... ... کر کلمہ توحید پر استقامت بخشکر خاتمہ بالخیر کر دنیا سے با ایمان صحیح
وسلامت ... ... ات قبر وبرزخ وآفات ہول محشر وتکلیفات موقف سے نجات دیکر نعیم
آخرت نصیب فرما وما ذلک علیک بعزیز الحمد للہ کہ آج روز پنجشنبہ بوقت ... ساعت

قول رو زیہ رسالہ مختصر کتاب مبسوط زواجر سے منتخب ہوکر بتاریخ بست ہشتم صفر ۱۳۰۶ ہجری قدسی کو تمام ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید رسلہ خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وصلحاء امتہ اجمعین آمین ثم آمین ✧

بسم اللہ

خاتمہ کتاب مستطاب قواطع الشر

از تصنیف سید جمیل احمد صاحب سہسوانی

آسان نہیں ہے حمد خدا مشکل ہے	توصیف رسولِ دوسرا مشکل ہے
گویائی کی جا ہے نہ خموشی کا محل	مشکل ہے بہرحال دلا مشکل ہے

اما بعد گوش شنوا کو بشارت ہے چشم بینا کو بشارت متقین کو مژدہ آثمین کو صلا کہ ان دنوں یہ کتاب ہدایت مآب فہرست معاصی گنہگاران گوشوارہ ذنوب سیہ کاران فاتح ابواب اتقا و پرہیزگاری سادِ ذرائع تردامنی و نکوہیدہ کاری ہمہ تن قبول سراپا اثر موسوم بہ قواطع الشر عن انواع الشر مطبع بلند نام مفید عام میں مزین بہ طبع ہوکر مطبوع طبائع اہل دین مرغوب خواطر کہین و مہین ہوئی ہے

نہ صرف لالہ و نسرین زنو بہار شگفت	کہ گل شگفت صنوبر شگفت انار شگفت

کیون نہو کسکی سعی کا نتیجہ ہے کسکا باندھا ہوا نقشہ ہے جسکی صورت دیکھے سے خدا یاد آئے پاس بیٹھے سے آدمی انسان بنجائے وہ نامیون کا نامی مسلمانون کا حامی غریبون کا ساتھ دینے والا بیکسون کا دل ہاتھ میں لینے والا متقیون کا دوستدار گنہگارون کا غمخوار

دین کی اشاعت مین سرگرم امور آخرت مین سخت معاملات دنیا مین نرم شرافت کی جان سیادت
کا ایمان عامیون کا مستند عالمون کا معتمد تفاخر کا اقبال اقبال کا تفاخر سیدنا مولانا سید

محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر اداھم اللہ اقبالہ ؎

کہتی ہے اوسے دیکھکے خلقت بہم لیا
دیکھا نہین سردار خدا کی قسم ایسا

ناظرین اس کتاب پر انصاف سے نظر فرمائین میرے ممدوح کی کثرت تحقیق وسعت نظر کی داد زبان پر لائین اسکا طرز تالیف سب سے جداگانہ ہے خوبی بیان فرد خوش اسلوبی مین یگانہ ہے مخبر راست گفتار ہے گنہگارون کے حالات سے خبردار ہے کبائر متعلقہ ظاہر کو ایک ایک کرکے بتاتی ہے ایک ایک گناہ کی وعید سناتی ہے آیات واحادیث سے مملو ہے اب کسیکو کیا جای گفتگو ہے گنہگارو خدا سے ڈرو توبہ کرکے متقی بنو ؎

اے گنہگارو یہی وقت ہے توبہ کرلو
بند ہو جائے گا پھر باب اجابت دیکھو

خداوند کریم عامۂ مسلمانین کو توفیق خیر عطا فرمائے قرب کبائر سے دور رہنگا لئے صغائر کو سخت زلات سے ہرگز نہ کرے ؎

معاف کر میرے جرمون کو رحم کر مجھپر
الٰہی تجھکو غفور الرحیم کہتے ہین

قطعہ تاریخ

جہان ہو گیا تیری نام آوری کا ای ممدوح
شمار ہو نہین سکتا تیرے فضائل کا
عزیز رکھتے ہین کیونکر سمجھے ہر ایک بشر
نگین ہون خوش تراد یدار دیکھکر دیندار
سیادت و شرف و سروری و سرداری
تیرے زمانہ بخشش مین آجتک ہے

ملی ہے نام وری سبھی سے نامدارون کو
کوئی بھی گن نہین سکتا فلک کے تارونکو
وہ کون ہے جو نہ چاہے خدا کے پیارونکو
نشاط عید سے ہوتا ہے روزہ دارونکو
ہے فخر ذات مبارک پہ تیری چارون کو
سنا نہین کبھی مایوس امیدوارون کو

دکھا رہا ہے تو وحدت میں جلوہ کثرت
ہیں اب وہ تیری بدولت ہر ایک علم میں طاق
ہر ایک علم میں یکسان تجھے مہارت ہے
عجوبہ تیری تصانیف کی طفیل میں آج
لکھا ہے کیسا عدیم المثال یہ نامہ
ہوا کبائر ظاہر کا اس سے وہ اظہار
تھے مبتلائے معاصی علانیہ بے شرم
سنا یہ نامہ تو ایسے ڈرے کہ شرمایا
نہیں کتاب یہ نسخہ ہے مومیائی کا
لکھی جمیل نے تاریخ اسکے چھپنے کی

ہزاروں فائدے اک تجھ سے ہیں ہزاروں کو
نہ تھی تمیز الف و با میں جن گنواروں کو
بلند و پست برابر ہے شہسواروں کو
ہے بیشمار مسائل پہ بیشماروں کو
ہر ایک شعر رہ ہدایت ہے دین شعاروں کو
کہ شرم آتی ہے سنکر گناہگاروں کو
ق
خدا کا خوف نہ تھا کچھ خدا کے ماروں کو
گنہگاروں نے لئے آج اتقا شعاروں کو
دکھا ہے خنجر عصیان کے دل فگاروں کو
ملی یہ شمع ہدایت سیاہکاروں کو
۱۳ ہ

دیگر

جمیل اس رسالہ میں قوم ہیں سب
جو تاریخ چھپنے کی مد نظر ہے

کبائر سے ہیں جتنے عصیان ظاہر
تو کہدے بنظر گناہان ظاہر
۱۳ ہ ۴

صحت نامہ قواطع الشیر

صفحہ	سطر	خطا	صواب		صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۲	تو وہ	تو وہ تو		۸	۱۳	هم	ھم
۳	۱۰	غافلات کو	غافلات کو عقوق والدین		۹	۵	عبار	عبارہ
۵	۱۸	یلبق	یلیق		″	۷	انسیان	نسیان

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۲	۱۴	رسیان	رسیان	۵۲	۱۳	با آپ	یا آپ
۲۰	۳	۱۶/ئی	رائی	//	۱۲	اوسکو	اونکو
۲۲	۷	ستفہات	ستمعات	۵۷	۲	الحرأث	الحارث
۲۳	۱۹	کہ وہ	×	//	۱۳	نہین ہے	نہین ہین
۲۵	۲	وقت	×	//	۱۸	ہوا	ہو
۲۶	۲	یقیل	یقیل	۵۸	۵	ذکر	اگرچہ ذکر
//	۸	النی	الیسی	//	۱۲	حرام	حرم
۳۲	۱	جسبت	جبیت	۵۹	۱۸	بیع	بیع مین
//	۱۳	روایت	×	۶۰	۱۲	بتائے	بتاتے
۳۵	۵	ہلال	حلال	۶۴	۲	اقوال	×
۳۶	۲	جد	حد	//	//	یاساری اقوال ہین	یا تولنا ہے
//	۸	نالعبو	نالعبوا	۶۷	۹	وغیرہما	وغیرہا
۳۸	۱۰	سیعہ	سیعۃ	//	۱۱	لعبہ	کعبہ
۴۳	۱	کما	کہا	۶۸	۹	القضاو	القضاۃ
//	۵	جالیت	جاہلیت	۷۰	۴	تحذیر	تخدیر
۴۵	۱۹	تمیمتہ	تمیمۃ	//	۶	عریدہ	عربدہ
۴۸	۶	واثلتد	واللہ	۷۱	۲	تحذیر	تعزیر
۴۹	۱۵	مدیہ	ردیہ	//	۱۸	والمترویۃ	والمتردیۃ
۵۱	۱۵	خنز	خنز	۷۲	۶	طواغیست	طواغیت
۵۲	۱۲	اسلی	اسی لئی	//	۲۰	باورحت	یاورخت

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۵	۱۷	دست بدست بیچنا	بیچنا لیکن ایک کے لیے مین مجلس سے تاخیر یا	۱۰۲	۱۲	اورسہز	اورلمز
〃	〃	〃	تخایر کرنا	۱۰۳	۷	بنمیم	بنمیم صاع للتخییر معنے یا نیم
۷۶	۱۹	ردی	ردّی	۱۱۲	۱	اجماع کا	اجماع
〃	〃	بیچکر	بیچکر	۱۱۵	۸	حق	احق
۷۹	۲۱	اتھنی	اتنی	۱۱۶	۱۵	جزام	جُزام
۸۱	۱۸	یا ہاتھ امرد کے جو	یا امرد کا اوسکے ہاتھ	۱۱۸	۱۴	اورلاٹھی	لاٹھی
〃	〃	مجبور کریگا یا ہاتھ کنیز	جو مجبور کریگا یا کنیز کا	۱۲۰	۴	خزیمۃ	خزیمۃ
〃	〃	کے جو بغی ہو جائیگی	اوسکے ہاتھ جو اوس سے حرام کرائیگا	۱۲۲	۱۰	ای قحبہ	ای قحبہ ای لوطیہ
							یا بنت الزنا
۸۱	۱۹	یا ہاتھ واسطے اہل	یا ہتھیار بیچنا یا ہاتھ				
〃	〃	حرب کے	اہل حرب کے	۱۲۲	۱۱	یا بنت الزنا	〃
۸۲	۱	بنائیگا	〃	〃	۱۲	ولوطیہ	〃
〃	۴	دسہری	دنزی	۱۲۹	۴	مین سے	سے
〃	۹	یہ ہے	یہ سے	۱۳۰	۱۱	ولھم و	ولھم
〃	۱۲	اصرار	اضرار	〃	۱۲	ہے کہ	یہ ہے کہ
۸۳	۵	مکر	مگر	۱۳۳	۱۰	نکالما	نکالا
۸۴	۱۱	للمطفقین	للمطففین	۱۳۸	۱۲	نقف	تقف
〃	۱۲	ہمانے	پیمانے	۱۳۹	۹	نغیر	تغیر
۸۶	۲	فرض	قرض	۱۴۱	۱۴	جبر	جسر
۹۲	۱۲	ہوا اوس	جوا اوس	۱۴۲	۱	لعنت ہے	〃
۹۷	۱۱	حفیف	تخفیف	۱۴۳	۱۷	بکفر	یکفر

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳۵	۱۵	لاتقذاو	لاتقذوا
۱۴۶	۱۱	بہار	بہار
۱۵۳	۳	اورسکر	یااورسکر
"	۶	فیہما	فیھما
۱۵۷	۸	مانگنا	جھانکنا
۱۶۰	۵	لما	بجا
۱۶۵	۱۳	دین اسلام	دشمن اسلام
۱۶۷	۶	حدیث	وحدیث
۱۷۰	۷	وجود	وجوہ
۱۷۸	۱۱	سوات	معترفا صوات
۱۷۹	۱۷	التسبیب	التشبیب
۱۸۱	"	یھوداو	لیھودوا
۱۸۲	۱۳	عدم	عزم عدم
۱۸۴	۱۳	الزنذقة	الزندقة
۱۸۵	۱۱	شخص کا	شخص پر
۱۸۸	۶	زلفا	وزلفا
"	۷	ضین	ھابن
۱۸۹	۲۰	تھکے	وستھکے